

أَمَّ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ط

# الامر المبرم

لابطال

الكلام المحكم

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

تأليف مولانا محمد ابوالقاسم بنارسی

تقديم وتعليق

شیخ الحدیث مولانا محمد عبده فیروز پوری

ناشر

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

### ☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ وَالْمُنَّةُ كَمَا رَسَّالَهُ بِدَارِيتِ كَمَا مَقَالَهُ مَسْمِيَّةُ بِهِ

الامر المبرم

لا یتطال

السلام عليكم

۱۳۲۹

اس رسالہ میں مولوی عمر اکرم حنفی ٹینوی کے ان اختراعات کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے صحیح بخاری شریف کے ۷۵ اُرواۃ پر کیا تھا۔

تأثره تأليقات مولانا محمد ابو القاسم صاحب مصنف صراط مستقيم والعرجون القديم  
العظيم والنخري العظيم وغيره وغيره خلف الصديق مولانا مولوي محمد سعيد صاحب  
محدث (پنجابی ثم البنارسی) مرحوم ومنغفور۔

تقديم وتعليق

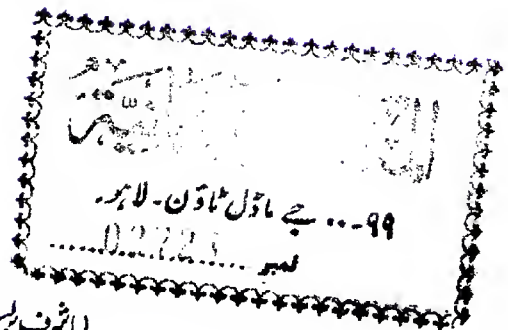
شیخ الحدیث مولانا محمد عبد فیروز لوری

تأليف

[www.kluweronline.com](http://www.kluweronline.com)

اہل حدیث اکادمی - کشمیری بازار - لاہور

2142



(اشرف پریس، ایک روڈ، لاہور)



ج

# تقدیم الجامع الصحیح

اور

اس کے ناقدین

امام بخاری جس دور کے علماء سے ہیں اس دور کو علمائے تاریخ نے تدوین سنت کے عصر ذہبی (سنہری دور) سے تعبیر کیا ہے۔ کبار محدثین جنہوں نے جمع و تدوین سنت اور نقد رجال پر اپنی عمریں صرف کی ہیں وہ سب اسی دور کی پیداوار ہیں۔ اس دور میں امام بخاریؒ کو امیر المؤمنین فی الحدیث اور اس پاکیزہ گروہ کے سرخیل کی حیثیت حاصل ہے۔ جمع و تدوین اور تاریخ رجال پر جس قدر کام ہوا ہے وہ سب امام بخاری کی تالیفات کی نتیجہ ہے۔ ابن حجر مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:-

وهو اقل من وضع في الاسر من كتابا صحيحاً یعنی امام بخاری پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں صحیح  
نصراً للناس له تبعاً بعد ذلك - کتاب لکھی پھر دوسرے علماء نے ان کی اتباع کی۔

اور انہوں نے اپنی ”الصحیح“ میں صرف صحیح احادیث کو ہی جمع نہیں کیا بلکہ تراجم ابواب میں پوری فقہ اسلامی کو سمودیا ہے۔ لہذا ان کی یہ کتاب اگر روایت کے اعتبار سے بلند معیار پر ہے تو استنباط و اجتہاد کے اعتبار سے بھی مؤلف کی شخصیت کی عکاسی کر رہی ہے۔ چنانچہ مقدمہ فتح الباری میں ہے:-

ليس مقصود البخاری الاقتصار على الاحاديث امام بخاری کا مقصود صرف احادیث کا جمع کرنا نہیں  
فقط بل مراد الاستنباط منها والاستدلال و ہے۔ بلکہ ان کا مقصد ان سے استنباط و استدلال  
ابواب الادھا... وانه وضع ذلك عمداً۔ (فہم السلیق) بھی ہے جس کے لیے انہوں نے ابواب قائم کیے ہیں

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بخاری کی ”الصحیح“ جس طرح انواع حدیث کی جامع ہے۔ اسی طرح فقہ ائمہ  
اور علوم اسلامیہ کی بھی جامع ہے۔ عقائد و اصول فقہ کے اہم مباحث کو روایت کے انداز میں جمع  
کرنا مؤلف ہی کا حصہ ہے۔ اور یہی چیز صحیح بخاری کو دوسری کتابوں سے امتیاز بخشتی ہے۔

امام بخاری نے الصحیح کے جمع کرنے میں تدریجاً سولہ سال صرف کیے۔ تالیف کے بعد اپنی اس  
کوشش کو ائمہ حدیث اور اپنے شیوخ کے ساتھ پیش کیا تو سب نے اسے بنظر استحسان دیکھا اور  
امام بخاری کی زندگی میں کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر مقدمہ الفتح میں لکھتے ہیں:-

لما الفت البخاری کتاب الصبیح عرضہ علی  
احمد بن حنبل و علی ابن المدینی و یحییٰ بن  
معین وغیرہم فاستحسنوہ و شہدوا  
لہا بالصحة (ہدی الساری) اوم  
شہادت دی۔

بلکہ ملا علی القاری لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کو بے نظیر قرار دیا ہے۔ اور مؤلف کی حسن  
نیت کا یہ نتیجہ ہے کہ اُمت مسلمہ نے ان کی اس کتاب کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کا مرتبہ بخشا ہے۔  
اور جن لوگوں نے اس صحیحیت میں دوسری کتابوں کے نام لیے ہیں ان کی رائے کو تسلیم نہیں کیا۔  
الغرض الجامع الصبیح کی تالیف نے سنت کی حفاظت اور فقہ اسلامی کے استنباط میں جو کردار  
ادا کیا ہے وہ اُمت پر بہت بڑا احسان ہے۔ اور صحیح بخاری کی اس قدر خدمت کے باوجود علمائے  
امت اس کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔

امام بخاری کے بعد کچھ ائمہ فن ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے مابین محدثین کے کام کا تنقیدی جائزہ  
لیا۔ اور انہوں نے صحیح بخاری کے رجال کو بھی اصول فقہ کے تراویں تو لے کر کوشش کی۔  
ان ناقدین میں پہلا نام امام دارقطنی (رحمہ اللہ) کا ہے۔ اور ان کے بعد ابو مسعود دمشقی اور  
ابو علی الغسانی ہیں۔ چنانچہ امام نووی مقدمہ صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:-

تحد استدرک علی البخاری و مسلم احادیث  
اخلا شریطاً خیراً... فقد الفت الدارقطنی فی  
بیان ذلک کتاب المصحح «یا لاستدرک اکات  
والتبیع» و ذلک فی مآتی حدیث مما کان  
فی الکتابیین و لابی مسعود الدمشقی ایضاً  
استدرک علیہا و لابی علی الغسانی فی کتابہ  
تقیید المہل فی جزء العلل منہ استدرک  
اکثر علی المرواة عنہ ہما۔

لیکن ائمہ نے ان استدرکات کے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ چنانچہ امام نووی لکھتے ہیں:-  
و قد اجیب عن کل ذلک و اکثرہ۔  
پھر اس کے بعد مزید لکھتے ہیں:-  
ان کے اکثر استدرکات روافہ پر ہیں۔  
ان میں سے اکثر کا جواب دے دیا گیا ہے۔

دارقطنی کے ان استندراکات کی اساس بعض قواعد ضعیفہ

پر ہے۔ جو کہ جمہور علمائے فقہ و اصول کے خلاف ہیں۔

حافظ نے فتح الباری میں ان اعتراضات کے اجمالی اور تفصیلی جوابات دیئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ بخاری کی کل احادیث جن پر کہ اعتراض کیے گئے ہیں ایک سو دس ہیں۔ جن میں سے ۳۲ احادیث متفق علیہ ہیں۔ اور باقی ۷۸ صرف بخاری میں ہیں۔

حافظ ابن حجر کے جواب کے بعد ان اعتراضات کا اعادہ اہل علم کی شان سے بعید تھا۔ تاہم پاک وہند میں بعض متعصب اور جاہ پسند علمائے انہی اعتراضات کی نشر و اشاعت کو اپنا شعار بنالیا۔ اور مختلف اسالیب سے ان کو دھراتے چلے آئے۔

اس قسم کی کتابوں میں سے ڈاکٹر عمر کریم ٹپنوی کی المخرج علی البخاری اور القول المحکم ہیں۔ کوئی اہل علم اگر اپنی محنت شاقہ سے علمی تنقیحات پیش کرے تو قابل داد ہوتی ہیں۔ لیکن امام دارقطنی یا دوسرے ائمہ فن کی کوششوں کو بازاری انداز میں پیش کرنا اہل علم کی شان سے بعید ہے۔

لیکن تقلید کی برکات نے اس قسم کے علماء کو بھی جنم دیا ہے جو سلف کی شان میں گستاخی کو اپنا شرف سمجھتے ہیں۔ اس قسم کے علماء بعض مصر میں بھی ہو گزرے ہیں۔ اور پاک وہند میں بھی پائے جاتے ہیں۔

لیکن ہر دور میں بھدا اللہ اہل حدیث علمائے ان کے دفاع میں کونابھی نہیں کی۔ مولانا ابوالقاسم بنارسہی مرحوم کی یہ کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جسے اہل حدیث اکیڈمی خدمت حدیث کے جذبہ سے پیش کر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

داخراً دعوتاً ان الحمد للہ رب العالمین ۵

خادم العلمہ محمد عبدہ الفلاح

قاسم منزل حاجی آباد

لائل پور

۲۰-۸-۷۲

# مترجم مؤلف

مختصراً

از تراجم علمائے حدیث نوشہری ج ۱

۳۵۹ - ۳۵۶

محمد ابوالقاسم سیفی

(عدد ۱۱)

(عدد مسلسل ۹۵)

مولد و منشا بنارس، تاریخ ولادت یکم شوال ۱۳۱۷ھ - تاریخی نام محمد فضل قاور۔

۷ سال کی عمر میں ناظرہ (قرآن مجید) ختم کرنے کے بعد التزام حفظ کیا۔ اسی سال میں جناب قاضی شیخ محمد چھلی شہری سے سند "مسلسل بالاولیہ" حاصل ہوئی۔ اساتذہ علم و فن میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔ مولانا سید عبدالکبیر بہاری سے فارسی و صرف و نحو، مولانا سید تندر الدین احمد جعفری ہاشمی بناری سے ادب و معانی، جناب حکیم عبدالحمید صاحب بناری سے فقہ و اصول فقہ، منطق و فلسفہ وغیرہ اور حدیث و تفسیر اپنے والد گرامی مولوی محمد سعید مرحوم اور علامہ شمس الحق دیانوی مصنف عون المعبود شیخ حسین عرب، شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی اور شیخ النکاح حضرت میاں صاحب (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے غرض مولد سال کی عمر میں فارغ ہو کر خود تدریس و تصنیف فرمانے لگے۔ یہ دونوں مشغلے اب تک جاری ہیں اور یوں مافیہ و ترقی پذیر۔

ماہوار رسالہ السعیدہ جاری کیا۔ مگر ۱۳۳۷ھ میں بند ہو گیا۔ ۱۳۳۱ھ سے مدرسہ "سعیدہ" بنارس میں اول مدرس مقرر ہوئے۔ جہاں تمام علوم و فنون کی کتابیں آپ کے ذمہ ہیں۔ دوسری کتابوں کا حال تو خدا کو معلوم ہو گا۔ مگر اس وقت تک بخاری و مسلم (۵۳۷ھ تک) ۲۵ مرتبہ پڑھا چکے ہیں۔

مطبع سعید المطالع (جو آپ کے والد مرحوم نے جاری کیا تھا) کا کام آپ کے ذمہ رہا۔ جس میں بالالتزام نصرت اہل حدیث پر کتابیں چھپیں۔ صدیہ یوپی بلکہ ناک کے تمام حصص میں اہل حدیث کے جلسوں میں آپ کی شرکت گویا فرض کتابیہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

مولوی عمر کریم حقانی!

ان بزرگوار نے صحیح بخاری پر وار کرنے کے لیے دو کتابیں تالیف کیں۔ ایک کا نام البحر علی البخاری اور دوسری کا نام القول المحکم رکھا۔ مولانا بنارس مرحوم نے پہلی کتاب کا جواب "حاصل مشکلات بخاری" کے نام سے دیا۔ اور دوسری کتاب کا جواب الامر المہرم کے نام سے دیا۔ علاوہ انہیں مرحوم کی دیگر تصانیف بھی ہیں۔ جن میں بعض مولوی عمر کریم کے جواب میں ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے، اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین ء

فہرست اسماء الرواۃ المندرجہ  
 فی  
 ہذا الكتاب وبعضها لباحث المهمة

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
۵۰	قول النسائي "ليس بالقوي" (حاشیہ)	۳	تعارف
۵۱	اسید بن زید الجمال	۹	مقدمہ
۵۲	ایوب بن عائد الطائی الکوفی	۳۲	دفع اتهام جرح و تمہید ضروری
۵۳	احمد بن حلیلی المصری		حرف الالف
۵۴	ایوب بن سلیمان بن بلال المدنی		
	حرف الباء	۳۶	ابراہیم بن عبد الرحمن السکسکی
۵۵	بدل بن الححیر التیمی البصری	۳۸	ابراہیم بن المنذر الخزاز
۵۶	یرید بن عبد اللہ بن ابی بردہ	۳۹	ابراہیم بن یوسف
۵۷	قول احمد تیروسی المتأثیر "ليس بجرح" (حاشیہ)	۴۰	ابی بن عباس بن سهل
	حرف التاء	۴۱	احمد بن یثیر الکوفی
۵۸	ثابت بن عکبان الانصاری	۴۲	احمد بن شیبیب بن سعید الجبیطی
۵۹	ثابت بن محمد الکوفی	۴۳	احمد بن صالح المنبری ابو جعفر
۶۰	ثور بن زید الدیلی	۴۴	احمد بن عبد اللہ بن حکیم
	حرف الجیم	۴۵	اسامہ بن حفص المدنی
۶۱	ثور بن یزید الکلاعی	۴۶	اسباط ابو الیسع
		۴۷	اسحاق بن محمد بن اسماعیل الفردی
۶۲	جعید (او الجعد) بن عبد الرحمن	۴۸	اسرائیل بن موسی البصری
		۴۹	اسمعیل بن ابان الازدی
		۵۰	القشیر لیس لجرح مطلقاً (حاشیہ)
		۵۱	اسمعیل بن مجاہد بن سعید

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
	حرف الیمن		حرف الحاء
۸۳	سالم بن عجلان الافطس	۶۴	حاتم بن اسماعیل المدنی
"	سجید بن عمرو بن النشروع	"	حرب بن شداد البشکری
۸۵	سجید بن سلیمان الواسطی	۶۵	حسان بن ابراہیم الکرمانی
"	سجید بن عبید اللہ بن جبیر	۶۶	الحسن بن بشر البجلي الکوفی
۸۶	سجید بن ابی عروبہ	۶۷	الحسن بن ذکوان البوسلہ البصری
۸۷	سجید بن کثیر بن عقیق	۶۸	الحسن بن مدرک السدوسی
۸۸	سجید بن ابی حلال اللیثی	۶۹	حمید بن نبیروہ المعروف بحمید بن الطویل
۸۹	سلم بن زریع (زریر)	"	الکذب یطلق علی الخطار والوهم (حاشیہ)
"	سلم بن رجاء الکوفی		حرف الخاء
۹۰	سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی		خالد بن مخلد القطوانی
۹۱	سلیمان بن کثیر العبدي	۷۲	معنی قول ابی حاتم "لا یتب حدیثہ" (حاشیہ)
۹۲	سیدان بن مضارب	۷۳	خالد بن مهران
۹۳	سیف بن سلیمان المکی	"	خیشم بن عراک الغفاری
۹۴	سریج بن النعمان الجوهري	۷۴	خلیف بن خیاط ابو عمرو البصری
	حرف الشین	۷۵	
			حرف الدال
۹۶	شبابہ بن سوار المدائنی		داؤد بن عبد الرحمن الطار
۹۷	شبيب بن سعید الجبلی	۷۶	
۹۸	شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر		حرف الزاء
	حرف الصاد		
۱۰۰	صالح بن حی (او حمان)	۷۹	زیاد بن الربیع الیمدی البصری
"	صخر بن جویریہ	"	زیاد بن عبد اللہ بن الطفیل

## ی

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
۱۳۲	عبدالعزیز بن مسلم		حرف الطاء
۱۳۲	عبدالملک بن اعین	۱۰۲	طلحہ بن نافع
۱۳۳	عبدالملک بن الصباح	۱۰۲	طلحہ بن یحییٰ الزرقی
۱۳۴	عبدالواحد بن واصل		حرف البعین
۱۳۵	عبید اللہ بن عبد الحمید	۱۰۴	عاصم بن سلیمان الاحول
۱۰	عبیدہ بن حمید القصبی	۱۰۵	عاصم بن علی الواسطی
۱۳۶	عثمان بن فرقد	۱۰۷	عاصم بن ابی النجود
۱۰	عطارد بن السائب	۱۰۹	عباد بن راشد
۱۳۸	عطارد بن ابی میمونہ	۱۱۱	عباد بن یعقوب الاسدی
۱۳۹	عکرمہ مولیٰ ابن عباس	۱۱۱	عبداللہ بن دینار
۱۴۳	علی بن الجعد	۱۱۳	عبداللہ بن ذکوان
۱۴۴	علی بن الحکم البنانی	۱۱۴	عبداللہ بن سعید المدنی
۱۴۵	علی بن عبداللہ (ابن المہینی)	۱۱۴	عبداللہ بن صالح الجبلی
۱۴۷	عمر بن ذر الھمدانی	۱۱۵	عبد اللہ بن العطار بن زبیر
۱۴۸	عمر بن ابی زائد	۱۱۶	عبداللہ بن ابی لیبید المدنی
۱۰	عمر بن علی بن عطار	۱۱۷	عبداللہ بن المثنیٰ
۱۴۹	عمر بن محمد بن زبید	۱۱۸	عبداللہ بن ابی یحییٰ المکی
۱۵۰	عمر بن نافع	۱۱۹	عبدالحمید بن ابی اولیس
۱۵۱	عمران بن الخطاب	۱۲۳	عبدالحمید بن عبدالرحمن
۱۵۲	عمران بن مسلم القصیرہ	۱۰	عبد ربیعہ بن نافع
۱۵۳	عمرو بن ابی عمرو	۱۲۴	عبدالرحمن بن ثروان
۱۵۴	عمرو بن محمد بن بکیر النادر	۱۲۶	عبدالرحمن بن حماد
۱۵۵	عمرو بن مرزوق	۱۲۷	عبدالرحمن بن سلیمان
۱۵۷	عمرو بن ابی مرۃ الجلی	۱۲۷	عبدالرحمن بن عبد اللہ بن الدینار
		۱۲۷	عبدالرحمن بن عبد الملک
		۱۲۸	عبدالرحمن بن محمد الحارثی
		۱۲۹	عبدالرحمن بن ابی نعیم الجبلی
		۱۳۰	عبدالرحمن بن عمر البیہقی
		۱۳۱	عبدالسلام بن حرب الملائکی
			عبداللہ بن عبد اللہ الاولیٰ المدنی



صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
۱۸۴	محمد بن تریاد	۱۵۸	عنبتہ بن خالد الایلی
۱۸۵	محمد بن سابق	۱۵۹	عوف الاعرابی
۱۸۶	محمد بن سوار السدوسی	۱۶۱	علی بن طهمان
"	محمد بن الصلت (اسدی)		
۱۸۷	محمد بن طلحہ بن مصرف		حرف القار
۱۸۸	محمد بن عبد اللہ بن مسلم الذہری	۱۶۳	فضیل بن سلیمان
۱۸۹	محمد بن عبد الرحمن الطفاوی	۱۶۴	فلیح بن سلیمان
۱۹۰	محمد بن عبد العزیز العمری		
۱۹۱	محمد بن عبید الطنافسی		حرف القاف
۱۹۲	محمد بن عمرو بن علقمہ	۱۶۷	قنادہ بن دعامہ السدوسی
۱۹۳	محمد بن فضیل بن غزوان	۱۶۹	قیس بن ابی حازم
۱۹۵	محمد بن فلیح بن سلیمان المدنی		
"	محمد بن محبوب البنانی		حرف الکاف
۱۹۶	محمد بن میمون	۱۷۱	کثیر بن شیطیر
۱۹۷	مروان بن شجاع الجوزی	۱۷۲	کلیب بن وائل
"	مروان بن محمد دمشقی	۱۷۳	کھس بن المنصالح
۱۹۸	مسکین بن بکیر الحرانی		
۱۹۹	مطرف بن عبد اللہ النہالوری		حرف الیم
"	معوذ بن اسحاق	۱۷۴	مسور بن مخزومہ
۲۰۰	معروف بن خربوذ	۱۷۷	مروان بن حکم بن ابی العاص
"	محمد بن مطرف	۱۸۰	مجاہد بن جبر المقری
۲۰۲	معلى بن منصور	۱۸۱	محارب بن دثار
۲۰۳	مغیرہ بن عبد الرحمن	۱۸۲	محبوب بن الحسن
"	مغیرہ بن مقسم	۱۸۳	محمد بن حمیر

## ل

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
	حرف الیاء	۲۰۵	الفضل بن فضالہ
		"	مقسم مولیٰ ابن عباس
۲۲۲	یحییٰ بن ابی اسحاق	۲۰۷	منصور بن عبد الرحمن
"	یحییٰ بن حمزہ المحضری	۲۰۸	منہال بن عمرو الکوفی
۲۲۳	یحییٰ بن سعید الانوسی الکوفی	۲۰۹	موسلی بن عقبہ
۲۲۴	یحییٰ بن سلیمان الجعفی	۲۱۰	موسلی بن مسعود
۲۲۵	یحییٰ بن صالح الوحاظی	۲۱۱	موسلی بن نافع
"	یحییٰ بن عباد النضعی	۲۱۲	میمنون بن سیاه
۲۲۶	یحییٰ بن عبداللہ بن بکیہ		
۲۲۷	یعقوب بن حمید		حرف الھاء
۲۲۸	یونس بن ابی الفرات	۲۱۳	یہدیتہ بن خالد
	باب الکتبی	۲۱۴	ہشام بن حجر المکی
		۲۱۵	ہشام بن ابی عبداللہ
۲۳۰	ابو بکر بن عیاش	"	ہمام بن یحییٰ البصری
	الخاتمة والتقاریظ		حرف الواو
۲۳۶	الاشعار والقصائد	۲۱۸	ورتان بن عمر
۲۳۳	{ حادثہ انتقال شیخ شمس الحق	۲۱۹	وہب بن جریر بن حازم
	المحدث المرحوم		حرف اللام
۲۳۴	الاشعار فی تاریخ وفاته	۲۱۱	لاحق بن حمید

( ۱ ۸ ۲ )

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا

## دیباچہ

ان حسینوں کا لو کہیں ہی رہے یا اللہ  
بہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانِ ناول کا

صبح کا سہانا وقت ہے اور مشرق افق کی طرف آفتاب کی زرد زرد شعاعیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ نسیمِ سحر کے جھونکے اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ ادھر ہم نے بھی صحیح بخاری شریف کی تدلیں سے فراغت پائی ہے کہ ناگاہ ڈاک پیادہ نے ایک پکیٹ لا کر دیا۔ بڑے شوق سے اس کو کھولا تو کید کیا کہ ہمارے قدیم کرم فرما مولوی عمر کریم حنفی ربرکس نہند نام رنگی کا فورہ کا رسالہ الکلام المحکم ہے جس میں صحیح بخاری شریف کے ایک سو پچھتر اداہوں پر لایسنی اعتراضات کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اول میں خیالی پیدا ہوا کہ عرصہ ہے حضرات مقلدین کی جماعت شانِ قلم سے خون کے فوارے اڑا رہی ہے اور نو ایجاد ستم و جنفا کی چھریوں سے جماعتِ حقہ اہل حدیث کا حلقہ دم جگر کاٹنے ڈالتی ہے۔ گویا وہ راہِ زیست کی ٹھوکریاں گزر گاہِ عام کے پامال و پافکین شہر ہیں جس کو ہر شخص کا پاؤں ٹکڑا کر منوں منت کرتا ہے۔ وہ گدہ اہل حدیث اکثر اللہ سواد ہم اچو کہ بھی مرجعِ عالم اور لجاٹے کا نانات فھے جس کے سرایا قدرتِ ہاتھوں میں مدیجِ مکمل کی بے شمار حیا میں مقید رہی ستم زدہ و غریب آج مکہ وہ اور نفرتی ہاتھوں کے مخاطب صحیح ہیں۔ انہیں کے کلیجوں پر زبان کی چھریاں اور قلم کے بے پل رہے ہیں۔ انہیں کے ناکرہ گناہ کانِ مقلدین کی ناگوار آوازوں کے سوہن جگر دوز سے ریتے جا رہے ہیں۔ ہاتھ ہاتھ فتنے ملنے ہیں پہاڑ ٹکرا رہے ہیں۔ شعلے بھڑک بھڑک کر سفوف نیگول کو جلد سے جلد پھونکنا اور جلاتا چاہتے ہیں۔ ولوں کا سندھ آزادی و ترقی کی موہیں مار رہا ہے۔ مقلدوں کی طرف سے کیسے کیسے خوں دینا اور زہر اگلنے والے پرچے اور اخباراتِ الیکٹرونک اہل فتنہ امرِ تہذیب تو دوسرا سراجِ اخلاقی جہلم میں حصنِ حصین بن رہا ہے۔ اہل حدیث اور صحیح بخاری شریف پر حملہ کرنے کو جاری ہیں۔ جن کی بدذاتی اور حیا سوز بے باکی سے جگہ میں ناسور پڑ گیا۔ سینہ جلتی ہو گیا۔ دل پر ہجومِ طیش اور

آنکھوں پر جویم اٹک نے قبضہ پالیا۔ جذبات موج مارنے لگے۔ طوفان تخیل زور شور سے اٹھا۔ اور سمندر کے اٹھے ہوئے انحرات کے مانند فضا و بارش پر چھا گیا۔ آخری تخیل جو کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوا وہ الکلام المحکم کے جواب لکھنے کا خیالی تھا جس میں صحیح بخاری کے مطلع حقیقت سے الزامات مخالفین (خصوصاً مولوی محمد رفیع) کے گرد و نباد کو دودھ کر کے بخاری شریف کے چہرہ کا کھڑا رنگ اہل فتنہ کو دکھائے۔ اعلیٰ گرم جوش و متعلیٰ حریفوں کو طغیانی کو کس جہالت سے آشنا کر کے کہ یہاں کیا اشقیاء کو گر بخاری سے عداوت ہے احادیث نبی سے فیض اٹھائے جس کا جی چاہے بخاری اپنی بہرہ بد منزلی سماوی ہے قیاس و ما سائے کو نہر بنائے جس کا جی چاہے بخاری آتا ہے بے دینوں کو بس نام بخاری سے گل بارش نبی سے خاک دکھائے جس کا جی چاہے الحمد للہ کہ اس تخیل نے خانہ دماغ سے نکل کر صورت ظہور اختیار کی اور خیالی رسالہ موسومہ بالامرانہ برہم لا بطل الکلام المحکم اصل وجود میں آگیا۔

اب حضرات مقلدین اس کو بنظر انصاف ملاحظہ کریں اور اپنی بد کرداری پر آٹھ آٹھ آنسو بہائیں نیز یہ بھی عرض ہے کہ آپ حضرات اپنی زبان و قلم کی طغیانی کو روکیں۔ امام بخاری براعتراض کرنا چھڑویں صحیح بخاری پر کتہہ چینی کرنا جامعہ تہذیب و لباس ادب سے باہر ہوتا ہے جو مقتضائے جہالت و حیسانیت ہے۔ اومیت و انسانیت کو ایسی باتوں سے نرم آتی ہے۔ کوئی ذی ہوش و عالی نظر آپسکی تحریروں کو پڑھ کر آپس کی نسبت عمدہ رائے ہرگز نہیں قائم کر سکتا۔ چنانچہ مجھے بھی معلوم ہے کہ یہ تحریریں انصاف و جانچ و نظر نالی کا فرض ادا کرنا نہیں چاہئیں۔ بلکہ یہ اُدس و ہر پیلہ مادہ سوادہ کے انحرات ہیں جو مدت سے مقلدین کے اعصاب اور شراشیں میں دوڑا پھیر رہا ہے۔ اسی وجہ سے بے چارے ضعیف و غلط اہل حدیثوں کا گردہ ان پیکانوں کا شکار ہو رہا ہے۔ جن کا وہ سختی صحیح نہ تھا۔ یہ گردہ اس دشوار اور پراز فتنہ و شر زائد میں اس مظلوم کے مانند ہے جو ظالم کے قہر و خود مستولی کو سہتا ہے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ادا ایک آہ سرد پھر کر رہ جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اس چمن میں اگلی سبھی بہار اور بہاریں پہلی سا سمان نہیں رہا۔ اس اجڑے ہوئے بارش کے شکنجہ بند یا اس سچے تہذیب کے بانی سبانی رآ کفرت معلّم اخطیہ و قدس جنّتہ علیہ السلام کو رہے ہیں۔ دیدہ و در تماشا نیوں کا وجود ناپید ہو گیا۔ اوپر ہی نظارہ بازوں کے بوالہوس دل تماشا شے گل سے سیر ہو چکے۔ عناد و سبزدستان و قمریان خوش آہنگی کے خوش آئند نئے کانوں کو سرزد و لوں کو فرحت و انبھاج کا نور کھٹکتے تھے۔ امتداد زمانہ سے خاموش ہو گئے۔ جس طرف

دیکھو اسی کا سال اور وحشت کا سناٹا چھایا ہوا ہے۔ آتش کہہ عرب کی شعلہ وراگ (قرآن مجید) حدیث شریف (اہل الحدیث) ہند میں اگر اصلی حرارت و انتہا (شعلہ زنی) سے آگ ہو گئی، اس آگ کے شعلے سے (اہل حدیث) آگ، کچھ کچھ کرنا کہہ ہو کر ڈھیر ہو گئے، لیکن حریفوں (مقاتلین) کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اہل حدیث اس کچھ جہان سے پرہیز آتش تر خاکستر ہیں۔ قرآن و حدیث مضبوط لکڑی کی دیوار پانگ ہے۔ چودس کی آگ نہیں کہ ایک لپکا ہوا کچھ اور کچھ مختلف ہیں جن کو کہتے ہیں کہ اگر مقلدین باشندگان ہند کی تیز اور پھرتی باز نظر دار سے اس غریب (جماعت) اہل حدیث، اس کے وحشت زندگی کا برگ و بار کاٹ ڈالیں اور کاٹ کر اس کے بے برگ و بار ٹھونڈ کو ظلم و ستم کی آگ میں جلا کر خاکستر کر دیں جب بھی وہ تہ خاکستر شرارہ مقلدین ہند کے خون بستی کو پاک و صاف نہیں چھوڑے گا۔ مذہب اہل حدیث کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ باعتبار وجود مقلدین قدیم ہے اور جس طرح ہتھیاریوں میں انگلیوں کا جوڑ ہے یا گوشت سے ناخن کا اتصال۔ اسی طرح اس کچھ مذہب کا وجود ہندوستان سے وابستہ ہے اس میں تفرقہ ڈالنے کا تخیل و وجہ و سمندر کی ہم تنوئی اور خدمت و آسان کی ہم کناری دور کرنے کا تخیل ہے۔ دونوں محال دونوں ناممکن۔ دونوں طاقت انسانی سے باہر۔ پس مقلد و انام کے حلقہ واپس مذہب باطل میں فقہ کے حامیوں میں نہایت نیک بنتی نہایت صاف دلی سے صلاح دیتا ہوں کہ امام بخاری اور ان کی جامع صحیح پر اصرار کرنا چھوڑ دو۔ اور اس تخیل باطل و فرض محال کو دماغ سے نکال دو ورنہ یاد رکھو

انما مخرجة الودادی اذا ما زوجت واذا انطقت فاننی الجوزۃ

یہ بھی یاد رکھو کہ بآسانی ممکن تھا کہ میرا قلم بھی سختی اور تیز گامی سے منزل و شہر گذار طے کر کے نیم ستنوں کو صدائے ہوشیار باش کی ٹھوکر لگاتا۔ لیکن ان ناگوار چوڑوں کا خراش دل کے نلکے ہو جانے کے ماسوا کیا نتیجہ؟ جس کے لیے خود کو مقلدین کا ہم قدم و ہم آہنگ بناؤں۔ خدا کا فکر ہے کہ مذہب و صداقت ہم جماعت اہل حدیث کی فطرت کا مایہ ناز ہے۔ دغا بازی و جلد گری سے مصفا و مبرا ہے۔

ما اہل حدیثیم و دغلا نشنا سیم صد شکر کہ وہ مذہب ماجدہ و فنی نیست اب ہم اپنے بھائی اہل حدیثوں سے بھی التماس کرتے ہیں کہ دیکھو دیکھو جو کچھ خوب تعلق سے جو کچھ تم جتنے ہو اور حریف ہتھیار بند۔ افسوس تمہارے خاندان عمل میں صفر کا عمل ہے۔ اور صد افسوس کہ تم نے اگلی آن بان کھودی۔ تمہاری کشتی حیات گرواہ میں چکر کھا رہی ہے۔

باوجود مخالف کا زور ہے۔ بحیرہ ہند سے لہروں کا طوفان اٹھ اٹھ کر آسمان سے ٹکرا رہا ہے۔ نہنگ مرزا خواد آبی جانور منہ بھاڑے تار نظر لگائے ہوئے ہیں۔ دیکھو مقلدین کی طرف سے کیسی تار تار کو ششیں ہورہی ہیں۔ اشتہار پر اشتہار سالہ پر سالہ پرچہ پرچہ اخبار پر اخبار ہمیشہ شائع ہوتے رہتے ہیں ایک تم ہو کہ تمہاری طرف سے کچھ نہیں ہے۔ دوستو! اگر دنیا کی دیوی پر کیسہ ہائے نند جو اس ہر کچا ور کر رہے ہو تو تم اپنے پیارے اور کچے مذہب کی حمایت کرنے والے صاحب نفسانیت علماء اہل حدیث کے رسالوں کے چھپوانے کا انتظام کرو۔ بعد طبع اس کی اشاعت کراؤ۔ وہ وقت آ گیا ہے کہ تم سے پوچھا جائے۔

اتوضی صنادید الاعراب بالادی و تقضی علی ذل الکباسة الاعاجم

الہی و مولائی تو کہہ بر پاکندہ انجمن انجم اذنیب و ہندہ انجمن و نیایہ مردم ہے اپنے فضل و کم و تائید غیبی سے، اپنے سچے دین کے اپنے سچے تابعدار گروہ اہل حدیث کو ہمیشہ دن و رات جو گنتی ترقی اور رونق و برکت و اثر عطا کر۔ اور ہمیشہ ان کو غالب اور ان کے مخالفوں کو مغلوب رکھ۔ اللہم انصرنا ولا تنصر علینا

شہ شتم بر حدیث تو اعرابیان ما باشد نگین نام تو مہر وہان ما

خاکسار محمد البوالقاسم پنجابی الاصل

بنارسی الوطن مصنف رسالہ ہذا



وكرم من عائب قولا صحيحا بسم الله الرحمن الرحيم روافقه من الفقه السقيم  
الحمد لله على ما علمنا بالعلم ما لم يكن نعلم - فاعزيت الاكس عمار مسقى الضمائر  
من الحكم ونهنا باناس على سلوك الطريق الواضح المعلم - وسلك بنا من لطفه الحليم  
مسلك الاحسان والنعمة والكرم - وصلى الله على سيدنا محمد خاتمة الكرام ولبنة القام وسلم  
الذي اصابه البر والسود والعرب ومراد العجم - وعلى آله الجهابذة وصحبه الاساتذة  
خيرة الخيرة في الامم - وعلى محمد في امته المرحومة الذين هم المشاعر اليهم لقوله  
اتبعوا السوا الا عظم خصوصا على سيد الفقهاء والمحدثين الامام الهمام البخاري رحمه  
الله تم الذي احب سنن النبي الاكرم - والذي ظهر به الناس هدايته للناس في حركات الظلم  
وعلمنا منهم ببر حجتك يا ارحم الراحمين ارحم - ابعد حضرات تافهين ولا تمكين انما كسارني اپنے  
خيالات کا سچا فروغ مختصر طود پر دیا ہے جس کیلئے کہ دکھایا ہے اس لیے یہاں پر اور کسی تمہید کی ضرورت  
نہیں ہاں اس قدر ضرورت بتلانا ہے کہ ہمارے مقابل مولوی عمر کریم کو باوجود عوامی سیاست کے جو شاید  
قلمی مونیجہ ہر دو کے صفایا کی وجہ سے ہو کیوں اس قدامت بخاری امدان کی جامع صحیح بخاری سے ضد  
ہے - سچ پوچھیں تو ہم کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ بات بالکل صاف ہے چونکہ  
بہدنی مثل مشہور ہے - مع - گھر کا بھیدی لٹکا ڈھائے - امام بخاری نے ان کی فقہ کو بالاستیعاب  
علی وجہ انکمال حاصل کر کے بمقابلہ احادیث صحیحہ آراء فاسدہ و افکار کا سدھ کی قلعی کھولی - اس  
لیے آپ کے بعض ان " نے ان کے دلوں میں کھلبلی ڈال دی امدان کے خیالات یکبارگی پھر گئے گویا  
کایا ہی پلٹ گئی اور چونکہ امام بخاری کا دیباچہ فقہ حنفی پر بالکل صائب تھا اس لیے بقول - ج -  
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوچی - ان حنفیوں نے رداۃ ثقاة جامع صحیح پر بھی اعتراض  
جنانا شروع کر دیے اور ۶۰۰ کس بسخو و یا نشوون گفتگوئے میکنم کے موبہ صحیح ہے - چنانچہ رسالہ  
الکلام الحکم جس کا ہم جواب دینے بیٹھے ہیں اسی کا نمونہ ہے جس کو ہم نے عرض کیا - ان حنفیوں  
کے ایسے ہی کارناموں کی طرف کسی نے اشارہ کیا ہے

وكرم من عائب قولا صحيحا ورافقه من الفقه السقيم

اس لیے اب میں بفضل اللہ ونصرہ وعونہ وصونہ اپنے قلم کو جواب کے لیے اٹھاتا ہوں و  
الا فاس من کرام الناس ان یعفوا الذل و یسبوا الخلل لان جهنم المقل مشکور و یبذل الوسع مخلصا  
اللهم انت الہادی وعلیك اعتمادی ویک فی کل الامور استنادی انت عضدی وقلیدی

بِكَ اِحْوَالٍ وَبِكَ اَسْمَاءُ تَكُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ مَنْ عَادَا فِي مَنِّ الْمَعَانِدِ بَيْنَ وَاحِفُظَنِي مِنْ قُلُوبِهِ  
الشَّيْطَانِ وَحَزَنِيَّةٍ كَمَا تَحْتَظَرُ عِبَادُكَ الصَّالِحِينَ وَانْقَضَى فِي عَلَيَّ عَذَابِي وَعَلَى عَذَابِكَ وَ  
عَذَابُ قَبْلِكَ وَعَذَابُ الْمَحْدُودِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ - سبب الشرح فی حدیسی  
وہیسی فی امہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روح القدس واضح ہو کہ مختصر کا قول قولہ اور جواب کا قول  
سے تعبیر کیا گیا ہے تاکہ ناظرین آسانی سے طرفین کی تحریر میں اختلاف نہ کر سکیں لکن اشعار  
فی المقصود متوکل علی واھب الخیر علیما لہود

قولہ الحمد للہ وسلم علی عبادک الذین اصطفیٰ

اقول سادہ جناب! پہلے ہی بسم اللہ غلط آپ نے احکام قرآنی جو محفوظ ہیں ان کو بھی ترک کر دیا حالانکہ  
قرآن کا حکم ہے صلوا علیہ وسلموا لاحبابہ اودا آپ نے الصلوٰۃ کو اڑا ہی دیا۔ اسی وجہ سے عقلمند  
ابن مطرح صلاویں ہے دیکھو البتہ انقصا سے علی قولہ علیہ السلام یعنی صرف علیہ السلام  
کہنا اودا الصلوٰۃ نہ کہنا یہ بھی مکروہ ہے۔ کیونکہ قرآن کے خلاف ہے۔ لیکن آپ تو عقلمند ہیں جس کے  
بائیں ہاتھ کا یہ کھیل ہے۔ کھما سیجی سع۔ اس کا لڑکھائی دے دو مرواں چٹیں گئے

قولہ نہ اپنے میں اس قدر لیاقت علمی و دیکھتے تھے کہ دو عبادہ حق کی کتاب لکھ کر انہیں  
اقول میں نے کیسی سچی و عبادتی پیشان گوئی رسالہ الرحمن القديم میں پہنچے ہی کر دی تھی کہ آپ کی  
کم مائیگی و قنوت علمی نے آپ کو ان اشتہار بانیوں پر مجبور کیا ہے اور آپ علم سے بالکل نا آشنا  
اور کور سے ہیں الحمد للہ کہ اس کا آپ کو بھی خود اقرار ہے پھر یہ بتلایئے کہ آپ کو ایسی جرأت  
کیونکہ ہوئی کہ امام بخاریؒ پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ کیا یہی تو نہیں؟ کہ چنگاڈر کی آنکھ اور آفتاب  
سے مقابلہ ادھوا سج شمس محمدی نے آپ کی شان میں لکھا تھا

مدعی بے علم کی وہ ساری گرا گیاں ہو گئیں کا فور کیا مسرود پالا ہو گیا  
سفلہ و کم ظرف کرتا تھا بخاری پر جو جرح کھل گئی کم مائیگی ظاہر ہوا وہ ہو گیا

قولہ۔ اور اس تصنیف کو فدایہ اپنی شہرت اور نام آوری کا بنا دے  
اقول۔ کیا جناب آپ کا یہ مقصود نہ تھا؟ سچ کہیے گا! ہم سے نیچے الگ آپ ایسا نہ کرتے تو کوئی  
آپ کو جانتا بھی نہیں



کس فی پسند کہ مجھیا کون ہو پاؤ ہو یا ڈرچھ ہو یا پون ہو  
میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کا اصلی مقصود اذاتی ارادہ ہی تھا کہ مجھے بھی لوگ مرنوی اور صاحب  
تصنیف کہیں میری بھی شہرت ہو۔ ورنہ آپ بالعلم علمی رجحانیت کے ویسے ہی ہیں جیسا خود آپ نے  
لکھا ہے۔

شہرت کے ہم جوعین ہیں عزت سے نہیں کام بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا  
قولہ ہر شہر و قریہ اور کوچہ و بازار میں عمل بالحدیث کا شور بلند ہے  
اقول۔ الحمد للہ کہ باوجود مقلدین کی تاثر توڑ کوشش کے بھی ان کی بی بی تقلید برقعہ اوڑھ کر  
سید ہے اسفل السافلین کو چلی گئی اور یہ حضرات منہ دیکھتے ہی رہ گئے چنانچہ اس کا آپ کو خود  
افراء ہے کہ ہر شہر و قریہ اور کوچہ و بازار میں عمل بالحدیث کا شور بلند ہے آج ہذا کا وہ ارشاد  
پورا ہو گیا۔ یدید دن ان یطغیوا انور اللہ بانوارہم ویدای اللہ الان یتیم نورا و لدکی کا  
الکفر دن رسورہ تو رہا کہ گھر گھر عمل بالحدیث کا شور بلند ہو جائے اور تقلید کا وجود اس  
پردہ دنیا سے کالعدم ہو۔ ع۔ ویرحہ اللہ عبداً قال امینا۔  
قولہ عمل بالحدیث تو ایک اچھی بات بلکہ ہر مسلمان پر فرض و واجب ہے۔

اقول۔ بدیم گفتی وخرسندم عفاک اللہ کو گفتی۔ جب آپ کو خود یہ افراد ہے تو پھر تقلید کے  
پیچھے کیوں اس قدر چڑکے کہ کندن و کاہ برآمدن کے مصداق بنتے ہیں اس لیے کہ عمل بالحدیث  
کو آپ فرض و واجب بتلاتے ہیں اور یہ منافی ہے تقلید کے کیونکہ عمل بالحدیث اور تقلید میں  
تناقض اور تباہی کلی ہے۔ پس ایک ہی شخص عامل بالحدیث اور مقلد نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع  
نقیضیں لازم آئے گا جو محال ہے۔ لہذا آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ جب ہر مسلمان پُرل بالحدیث  
فرض ہے تو تقلید کا ترک بھی اس پر فرض ہوا۔ اگر با آپ نے اپنی اس تحریر سے خود ہی اپنے  
ان دو اشتہار نمبر ۱۰ کا جواب دے دیا جس میں آپ نے تقلید کی بابت خامہ فرسائی کی ہے  
اسی کو کہا جاتا ہے۔ الکذب قد ایصدقی ع۔ کبھی جھوٹا بھی کہہ دیتا ہے سچ دیکھو خدا کی شان۔  
قولہ اس زمانہ کے عمل بالحدیث کا مقصد اصلی ہی رسول اللہ کی امانت اور حقارت کرنا ہے اور  
ثبوت اس کا ان کی کتابوں کو بعد اٹھے تقویۃ الایمان لغایت اس وقت کے دیکھنے سے بخوبی مل سکتا ہے۔  
اقول۔ بالکل غلط اور سفید جھوٹ بھی نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے۔ مجھ عامل بالحدیث اب کر سکتے ہیں  
یہ بالکل ان کی شان کے خلاف اور ان پر اشرار اور اتہام ہے۔ وہ تو یہ کہتے ہیں۔ ع۔

یا صاحب الجہال ویاسید البشر من وجہک المنیر لقد نورا القہر  
لا یمکن التنازع لما کان حقہ بعد انخذ ابزرگ توئی قصہ مختصر

اگر اسی کا نام حقارت و اہانت ہے تو رع چشم مارو شن دل ماشاؤ۔۔۔  
چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد عیب نماید بہرشن در نظر  
بلکہ عج پرچہ تو حضرت مقلدین ہی آنحضرت صلعم کی اہانت و حقارت کرتے ہیں کہ آپ کو عالم  
الغیب اور درجہ بشریت سے پرے درجہ الوہیت پر سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ۴۔  
الٹ چور کو تو ال کو ڈانٹے اپنا الزام ہم پر۔ واہ جناب واہ ہاں تقویۃ الایمان کی ایک ہی کپی۔  
تقویۃ الایمان میں کہیں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے آنحضرت صلعم کی اہانت ہو یہ ایسی  
کتاب ہے کہ من ترکہ فقد غوامی۔ اگر آپ کو شک ہو تو سنئے میں آپ کو ایسے منبر شخص کا قول سننا  
کہ اگر کسی شک آرد کا فرگرد۔ میری مراد اس سے حضرت مولانا رشید احمد صاحب خفی لنگوہی  
رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اور اگر کتاب کے  
خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے۔ اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرتے اور یکموفتادی  
رشید جلد اول مسئلہ ۱ معلوم ہوا کہ آپ کا ایسا لکھنا محض غلط اور سرکذب و بہتانج نیز یہ آپ کی قلت  
علمی کی جس کی بابت آپ کا خود اقرار ہے، ہیں دلیل ہے۔

یہ عقیدہ کی خرابی کہ تو دو کیسے بنی غیر کو مجرم بناتے تھے یہ گت اپنی بنی  
قولہ زیادہ مطلوب یہ امر ہے کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے فقہ کی اہانت کی جائے  
اقول۔ یہ بھی صریح غلط ہے۔ مناقب امام ابو حنیفہ عربے شمار ہیں لیکن اسی قدر جہانتک صحیح ثابت  
ہوں نقطہ کو دائرہ بنا نا یہ خود کسر شان ہے جو مقلدین کیا کرتے ہیں بلفضلہ ہم لوگ اس سے  
بالکل بری ہیں۔ باقی رہی جمع و تدرج ایہ تو محدثوں کا کام ہی ہے۔ اور اس کو اہانت نہیں کہا  
کرتے۔

مشائخ میں جو قبح نکلا حجت یا ائمہ میں جو داغ دیکھا بت یا۔  
باقی رہی ان کی فقہ یہ ہمارا عام اصول ہے کہ جس کی فقہ ہو اگر قرآن و حدیث کے موافق ہو یا  
مخالف نہ ہو تو اس کو قابل عمل سمجھتے ہیں والا خلا۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب وصیت نامہ  
میں فرماتے ہیں۔ دائما تقریبات فضیہ را برکتاب وسنت عرض نمودن اسچہ موافق باشد و دینر  
قبول آردن والا کلائے بد بریش خاندادان اور یہی مقتضائے انصاف ہے اور یہی معنی

ہے اتوں کو قولی بخیر الوسول و قولی امام ابو حنیفہ منقول از تفسیر منظرہری کا پس آپ کا ایسا لکھا کوفہ کی اہانتان کو مطلوب ہے۔ محض اتہام لے جا ہے۔

تہمتہ اللہ تغیر ہے بے جا بہر کیجئے بادر نہ قبول کی نہائی ہوئی بات  
**قولہ**۔ اپنے مسئلہ فقہ کو چھوڑا اگرچہ وہ مسئلہ موافق دوسری حدیث صحیح کے تھا اور وہ حدیث جو اس کے خلاف تھی پایہ اعتبار سے ساقط تھی۔

**اقول**۔ کیا آپ نے یہ بھی ہے کہ فقہ کے کل مسائل حدیث کے موافق ہیں چنانچہ آپ کی عبارت سے ایسا ہی ترشح ہوتا ہے تو زیل کے مسئلہ کے موافق کوئی حدیث پیش کیجئے فتاویٰ کا حقی حال جلد اول میں ہے ان اوج ہیجۃ ارجیۃ و لہ رینزل و لہ رینزل صومہ و کلا یلزم الفسل یعنی کسی نے جانور یا مردہ سے وطی اور دخول کیا اور انزال نہ ہو تو زورہ اس کا ٹوٹنا نہ اس پر غسل آتا اس مسئلہ کا ماخذ قرآن و حدیث سے بتائیے درفتار حلائیں ہے عند وطی لہیجۃ ارجیۃ ارجیۃ ارجیۃ غیر مشتہاۃ فی قولہ و لا ینتقض الموضوع قلا یلزم الفسل یعنی کسی نے جانور یا مردہ اور چھوٹی لڑکی جو قابل تحاشہ کے نہیں ہے سے وطی کیا تو اس پر غسل نہیں اور اس فتویٰ سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ کیجئے جناب آپ کو مبارک ہو بتائیے اس میں کوئی نیت یا حدیث لغی صریح ہے۔ یہ تو مشتہ منونہ از خردار سے عام مسائل فقہیہ تھے اگر خاص امام ابو حنیفہ کا مسئلہ سنا جاتے ہیں تو نیچے محیط و چونکہ کی معتبر کتاب ہے) میں منقول ہے کہ خرچ عورت زانیہ کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال طیب ہے۔ بتلجائیے یہ کس صحیح حدیث کے موافق ہے۔ اگر آپ کو اپنے مسائل فقہ دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارا رسالہ التفتید فی رد التقلید کے آخر میں ۵۴ مسئلہ کا اشتہار ملاحظہ فرمائیے اور اس کے موافق کسی قرآنی آیت یا حدیث صحیحہ لغی صریحہ پیش فرمائیے ورنہ اپنے خیالی قاسد سے باز آئیے اور ہم نے جو اصول محدثوں کا مسائل فقہ کی بابت اور لکھا ہے اس کو تسلیم کیجئے۔ کبھی کہ نہیں جناب

دور کر لند یہ نفیست کا پردہ دور کر کچھ تجھے اپنی خبر اسے بے خبر متی نہیں

**قولہ** جناب تو یہ ہرگز بقابلہ عادیث کہے جو غیر محفوظ ہیں اسکام قرآنی بھی جو محفوظ ہیں ترک کیے جانے لگے  
**اقول**۔ ایسا کرنے والے حضرات فقہیہ ہیں کہ نص قرآنی کے بموجب غلات کہنے ہیں دیکھیے قرآن مجید میں ہے  
 من قتیلتکم المومنات و المومنات انجنو اگر تم کو آزار دہنوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو تم ایماندار لوٹ لو گئی سے نکاح کر لیا کرو۔ اس آیت میں خدا نے عام لوٹ لوٹیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار کی قید لگائی ہے یعنی ایمان دارانی لوٹ لوٹیوں سے نکاح کا حکم دیا ہے۔ فقہیہ کہتے ہیں کہ کافر لوٹ لوٹیوں سے بھی نکاح

کر سکتا ہے۔ وہ کیجئے احکام قرآنی کا کس نے خلاف کیا۔ ہاں اور بتلایئے تعین دس درہم جہر کا جو حنفیہ کے نزدیک ہے قرآن مجید کی کس آیت سے (یعنی تعین) ثابت ہوتا ہے۔ بتلایئے احکام قرآنی کس نے ترک کیے۔ اسی طرح حنفیہ کے بہت سے مسائل قرآن مجید کے صریح خلاف ہیں۔ خود آپ ہی نے اپنے رسالہ کفر بیابہ میں قرآن مجید کا صریح خلاف کیا۔ ہے کہ قرآن کا حکم صلوة و سلام دونوں آنحضرتؐ پر بھیجنے کا ہے اور آپؐ نے صرف و سلامؐ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ پس یاد رہے کہ آپؐ نے یہ اتہام جو عامل بالمحدث پر لگایا ہے محض بے جا اور غلط ہے۔

جھوٹ بد باتوں سے باز آؤ خدا کے واسطے چپ رہو بس منہ نہ دکھاؤ خدا کے واسطے قولہ اور چونکہ اکثر مسائل فقہیہ کے خلاف ہیں احادیث لائی جاتی تھیں۔ الخ

اقول جناب من! آپ صرف انہیں مسائل پر جو اوپر لکھے گئے ہیں موافق حدیث نص پیش کر دیں تو میں آج سے عہد کرتا ہوں کہ مسائل فقہیہ کے خلاف میں احادیث نہ پیش کروں گا۔ ابھی اور مزید فقرہ کے مسائل کو توڑنے دیجئے اور جو کہیں آپؐ نے ان ۲۵ مسائل کے موافق جو الفقہ کے اواخر میں نے لکھے ہیں احادیث پیش کر دیں تو فوراً علیٰ خود میں آپؐ کا بہت ممنون ہوں گا۔ ورنہ

سج سج کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب چھل بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں قولہ۔ لیکن اندو زانی میں کتاب سیرۃ النعمان ایک جامع کتاب ہوئی ہے

اقول اس کا جواب باصواب حسن البیان اس سے کہیں زیادہ جامع اور مانع ہے آپؐ فلا اس کا مطالعہ تو کریں اور چونکہ جن باتوں کو آپؐ نے سیرۃ النعمان سے لکھی ہیں ان کا محض جواب حسن البیان میں ہو چکا ہے اس لیے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے آپؐ اس میں ملاحظہ فرمائیں۔ ع۔ و خانہ اگر کس است یک حرف بس است قولہ۔ احادیث کی تواریحی حالت پر نظر ڈالیے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حدیثوں کی کتابت پوری ایک صدی گزرنیکے بعد اس وقت شروع ہوئی تھی۔ الخ

اقول اسے جناب! آپؐ کو معلوم نہیں کہ بت حدیث پہلی صدی گزرنے کے قبل کیا۔ بلکہ آنحضرتؐ صلعم کے عہد مبارک ہی سے ابتداء اس کی ثابت ہے۔ دیکھئے خود امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح میں باب کتابۃ العلم کے تحت میں ایک حدیث مرفوعہ لائے ہیں کہ آنحضرتؐ صلعم نے فتح مکہ کے دنوں میں خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بھی بیان فرمائے ایک شخص ہمیشہ ابو شاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہؐ حضرت محمدؐ کو یہ لکھو اور کیجئے حضورؐ نے فرمایا اکتبوا لانی شاہ۔ یعنی اس کو لکھ دو۔ دیکھئے آنحضرتؐ صلعم نے خود حکم دے کر حدیثوں کو لکھوایا اور اسی باب کے تحت میں امام بخاریؒ کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ عن حضرت

عبداللہ بن عمر کی بابت حدیث لائے ہیں فانما کان یکتب یہ حدیث آنحضرت صلیم سے سن کر لکھ لیا کرتے تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر کی بابت مسند امام احمد میں ہے امتاخذ من رسول اللہ صلیم فی الکتاب عنہ فاذا نقلہ انتقل یعنی حضرت عبداللہ نے آنحضرت صلیم سے آپ کی احادیث لکھنے کی اجازت لے لی تھی۔ سفین ابی داؤد میں غوا انہیں حضرت عبداللہ بن عمر کا منقول منقول ہے عن عبداللہ بن عمر کنت اکتب کل شیء سمعتہ من رسول اللہ صلیم انتقل یعنی حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں جن آئمہ حدیثیں آنحضرت صلیم سے سننا سب لکھ لیتا۔ اور یہ عبداللہ بن عمر سے ہے وہیں شہید ہوئے ہیں وہ کیونکر تاریخ صغیر للبخاری پس کتابت حدیث پہلی صدی کے الفقہاء کے قبل ہی ثابت ہوئی۔ اور سفین نق البخاری میں ہے اخراج ابن وادع من طریق الحسن بن عمر بن امیہ قال لکنت عند ابی ہریرۃ لحدیث فاخذ ببیدی انی بیتہ فانما لکتاب من حدیث ابی بنی صلیم وقال هذا هو مکتوب عندی انتقل یعنی حسن بن عمر وہی امیہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی تو میرا ہاتھ پکڑ لے پٹے گھر لے گئے اور مجھ کو چند کتابیں آنحضرت صلیم کی احادیث کی دکھائیں اور فرمایا کہ دیکھو یہ وہی ہے میرے پاس رکھا ہوا ہے۔ دیکھئے عناب پہلی صدی کے قبل کئی کئی کتابیں حدیث کی لکھی گئی تھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ابو ہریرہ کا کتب انتقال ہوا ہے علی اختلاف الروایۃ میں شہید ہیں آپ نے وفات فرمائی ہے وہ کیونکر تاریخ صغیر للبخاری پس دیکھئے نصف صدی ہی میں کتابت حدیث ہو چکی تھی۔ اس کو بار بار ملاحظہ فرمائیے

اسے چشم اشک بار ذرا دیکھو تو سہی ہوتا ہے جو خراب وہ اپنا ہی گھر نہ ہو

قولہ جبہ ہر جو ہر جگہ مختلف ہے باب اسیر خود اس سے فاضل ہیں ایک بڑا دفتر انالیٹ اور موضوعات احادیث کا تیار ہو چکا تھا ہر ادول بلکہ لاکھوں موضوعات احادیث کا انبار موجود تھا۔

اقول میں خود اس وجہ سے ناقص ہوں آپ چھپاتے کیوں ہیں؟ سفین یہ آپ کی فقہ کی بدولت ہوا مقتد ابن الصلاح صلیم سے کہ ابو محمد نوح بن ابی مریم (جو ایک شہرہ و ضاع تھا اس سے حدیث وضع کر کے کیدجہ پڑھی گئی تو اس نے جواب دیا کہ ایت الناس تذا عن ضواعن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنیفہ و مغازی محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں ہذا احادیث محسبہ انتقل یعنی میں نے لوگوں کو دیکھا کہ قرآن کو چھوڑ کر ابو حنیفہ کی فقہ میں مشغول ہو گئے۔ پس میں نے ان حدیثوں کو یا امید ثواب بنائیں۔ دیکھئے



لوگ فقہ پر عمل کرنے کو ایسا برا جانتے تھے کہ اس کے مقابل میں موضوع حدیثوں کے ملنے کو اس سے کہیں بہتر سمجھتے تھے۔ اب فرمائیے۔

دوست ہی اپناوشمی لان ہو گیا حافظ فوش دارو نے کیا کیا اثر سسٹم پیدا قولہ عبد الکرم جہا یک مشہور و مناع حدیث کا گندہ ہے۔ ۱۰

اقول معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی انہیں کے بھائی ہو۔ کیونکہ وہ تو حدیث و مناع کو تا۔ اور تم احادیث رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر جو جامع صحیح بخاری میں ہیں۔ اعتراض و تکذیب چینی کر لے ہو۔ اور تمہارا اور اس کا نام بھی ملتعلیٰ کیونکہ عبد الکرم و عمر کریم میں قدر سے فرق ہے۔ اور ہو۔ اور ہو۔

کھل گیا عشق تباہی طرہ کنج سے مومین اب کر نے ہو عیش بات بنا تے کیوں ہو قولہ امام بخاری نے کئی لاکھ حدیثوں سے انتخاب کر کے صحیح بخاری تیار کی ہے۔

اقول جہا یک اللہ بہت فحیک ہے یہاں پر آپ نے ان نین باتوں کو تسلیم کر لیا ہے جس کا کبھی کبھی انکار کرتے ہیں۔ امام بخاری کا یہی امام ہونا جیسے کہ امام ابو حنیفہ وغیرہ امام تھے۔ ہاں ان کو کئی لاکھ حدیثیں ملنا۔ ان کی کتاب جامع بخاری شریف کا صحیح ہونا۔ پھر باوجود اس کے کہ آپ اس کتاب کو صحیح جانتے ہیں۔ اندازے یہ لکھتے ہیں کہ اس میں موضوع حدیث ہیں اور اس کے رعاۃ مجروح ہیں کس قدر دونوں میں تناقض اور تضاد ہے۔ اب ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ چونکہ صحیح مقدم ہے تمام اقسام حدیث پر۔ اس لیے آپ کا

صحیح ماننا صحیح ہے اور مخالفانہ اس کے۔ اعتراضی جمع خود مجروح۔ الحمد للہ کہ آپ کے اعتراض کا جواب خود آپ کی عبارت سے ہو گیا۔ اسی کو خدا جگہ فرمایا ہے۔ یحییٰ یون بیو قہمہ باینا یہمہ زیادہ ی ابو منین فاعتبرو یا اولی الابصار ما وحشہم ہاں آپ نے امام بخاری رحمہ کو کئی لاکھ حدیثوں کے

پہونچنے کا اقرار کیا ہے۔ پھر باوجود اس اقرار کے اپنے اشنہار رسالہ نامہ مستعمل میں یہ کیوں لکھا کہ امام بخاری کا درجہ اس قدر بڑھا یا گیا کہ ان کو چھ لاکھ حدیثیں ملی تھیں کیا کئی لاکھ میں یہ چھ لاکھ داخل نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ حقیقت میں آپ بھی ان کو چھ لاکھ حدیثیں پہونچنے کے اقراری ہیں۔ لیکن تعصب کا گھٹا ٹوٹ

اندھیرا آپ پر ایسا چھایا کہ اپنے ہاتھوں سے ٹانگ میں کلٹاری مادی اور اپنے ہی قول پر اعتراض کر دیا۔ ہاتھ تعصب بھرا استہناس ہو۔ تو بڑوں بڑوں کو اندھا کر دیتا ہے اور ان کی عقل کو زائل کر دیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بیشک امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں ملی تھیں جس کے خود آپ بھی اقراری ہیں۔ پس جب امام بخاری خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ما دخلت فی کتاب الجامع الامام صحیح۔ مقدمہ ابن ملاح (۱) یعنی میں نے

سدا محمد میان من داد صلح قتاد      حوریان رقص کنان سر غر شکر آید زند

اقول سبحان اللہ نام ہرین علم اداہ جناب اسبہ لکھنوی تاریخ و سیرانی کا تہذیبی  
پہلے تو آپ نے اپنی کم علمی کا خود انکار کیا تھا۔ یہاں اور بھی لڑائی ہو رہی ہے جو کچھ راجہ سماوہ بھی جانتا  
رہا۔ جب آپ کو کسی قدر بھی نہیں معلوم کہ صحیح بخاری میں کس قدر حدیثیں ہیں تو اس پر اعتراض کر کے  
کے لیے کیوں کو دڑے۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیئے، اچھی جناب! صحیح بخاری  
میں مکررات کے دور کرنے کے بعد چار ہزار حدیثیں ہیں شک ہو تو مقدمہ ابن الصلاح کے مکرر کتب  
فرائیے جہاں پر ۱۰۰۰۰ حدیثیں مکررات کے بعد ۱۰۰۰۰ حدیثیں باقی رہیں گی۔ اربعۃ الاف حدیثیں  
حدیثا بالا حدیثا مکررات کے بعد ۱۰۰۰۰ حدیثیں باقی رہیں گی۔ اربعۃ الاف حدیثیں باقی رہیں گی۔ اربعۃ الاف حدیثیں  
علیٰ ہذا القیاس تہذیب الاسماء للندوی اور مقدمہ فتح الباری اور مقدمہ بخاری مولوی احمد علی حنفی میں  
دیکھو یعنی صحیح بخاری میں بعد دور کرنے مکررات کے ہم ہزار حدیثیں ہیں۔ کیسے جناب! کیسے! یہی حقیقت کہل گئی  
کی بناوٹ بہت سی باتوں میں پھر کہیں چھپتی ہے بناتی بات

**قولہ**۔ لیکن جو امر قنوتِ بشری سے باہر ہو وہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اقول۔ وہ کونسا امر ہے؟ فرما اس کو کھاتا تو ہوتا۔ کہ اگر آپ یہ کہیں کہ امام بخاری و رحمہ اللہ شریعت سے الگ نہیں

۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲

فان كنت لا تدري في ذلك مصيبة  
وان كنت تدري اني فالمصيبة اعظم

قولہ اور نہ یہ ہو جو وہ دفتر بہادریٹ کا مونسٹرا سٹ سے پاک و خالی ہوا۔

[illegible]



ما صرحوا بكونه ضعيفا او منكرا او يجوز ذلك من اوصاف الضعيف انتفى۔ یعنی ان کتب سنن میں حدیثیں اوصاف ضعیف سے البتہ ہیں۔ دیکھتے ہیں اوصاف ضعیف کا لفظ ہے نہ موضوع کا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ موضوع اوصاف ضعیف سے نہیں بلکہ دونوں میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ بینہما ہوں یجبہا اس لیے کہ موضوع حدیث کسی حالت میں قابل عمل کیا قابل روایت بھی نہیں ہے بخلاف ضعیف حدیث کے۔۔۔۔۔ کہ فضائل میں اس کی روایت و عمل جائز ہے۔ مقدمہ ابن الصلاح مستحکم میں ہے ولا تحمل روایتہ لاحد علم حالہ فی ای معنی کان بخلاف غیرہ من الاحادیث الضعیفۃ التي یحتمل صدقہا فی الباطن حیث سجدوا یتہا فی التزوید و الترهیب انتفی۔ یعنی کسی کو بھی جو موضوع کا حامل ہو اس کے اس کو اس کا روایت کرنا کسی معنی میں حلال نہیں۔ بخلاف احادیث ضعیفہ کے جس میں باطنا صدق کا احتمال ہوتا ہے اس لیے جائز ہے روایت اس کی تزرعیب اور ڈراؤنی حدیثوں میں۔ حاصل کلام یہ کہ موجودہ و فخر صحاح کا موضوعات سے بالکل پاک و صاف مبرا و معالی ہے پتہ او خالی ہے خصوصاً صحیحین کہ جس میں موضوع کیا ضعیف بھی نہیں بلکہ حسن لغیرہ و لذاتہ بلکہ صحیح لغیرہ سے بھی منزہ ہے۔ اسس آپ ایک نہیں بلکہ تمام محدثین پر انتہام کرتے ہیں حالانکہ ان کی کتابیں فرداً فرداً زبان حال پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔

قد اصبحتم اقرانکم و یحدث عنی علی ذنبا کلمہ لصاحیح

قولہ ابن جوزی وغیرہ محدثین نے کثرت سے موضوعات احادیث کا صحاح ستہ وغیرہ میں نشان دیا ہے اقول۔ اگرچہ اوپر کی تقریر سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ صحاح میں موضوع حدیثیں نہیں ہیں لیکن آئیے یہاں آپ کو ایک دوسرے طریقہ سے بتلا دیں۔ پہلے آپ یہ معلوم کریں کہ موضوع حدیث کی پہچان کیا ہے اور پھر اس بنا پر کوئی حدیث صحاح میں نکال دیں۔ سنئے مقدمہ ابن صلاح مستحکم میں ہے انما یعرف کون الحدیث موضوعا باقرار واضعہ او ما یتناول مسئلۃ اقرارہ (الی قولہ) یشہد بانضامہا و کاکۃ الفاظہا و معانیہا انتفی موضوع حدیث کے پہچاننے کے طریقے کسی ہیں ایک تو یہ کہ اس کا واضح خود اس کے وضع کا اقرار کرے۔ یا اس سے ایسے الفاظ ثابت ہوں جو بمنزلہ اس کے اقوال کے ہوں اور موضوع حدیث کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس کے الفاظ اور معانی و لکیک اور بے ربط ہوتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی تدریث الراوی شرح تقریب النوادی میں لکھتے ہیں ومن جملة

وکل اکل اوضع ان یکون مخالفاً للعقل لمجیث لا یقبل التاویل ویلتقی بہ ما یدفعہ الحس و  
 المشاہدۃ کذا فی فتح المغیث۔ خلاصہ یہ کہ موضوع حدیث کی یہ بھی پہچان ہے کہ عقل اور مشاہدہ کے  
 مخالف ہو۔ کیا آپ اس طریقہ پر صحاح میں کوئی حدیث دیکھ سکتے ہیں؟ اہل ثری و دلیل آپ کی یہ ہے  
 کہ ابن جوزی نے صحاح میں موضوع حدیثوں کا نشان دیا ہے اس کا مفصل جواب ہم الراجح نعیم  
 میں دے چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ امام جلال الدین سیوطی کے تعاقب کو ذرا ملاحظہ فرمائی جو غلط  
 نسخہ ابن جوزی کے موضوعات پر کیا ہے جس میں انہوں نے بڑے زوروں سے ترویج کی ہے  
 اصلی درجہ یہ ہے کہ ابن جوزی نقد و اذہاب میں بڑے متقدم تھے اور انہوں نے ان کو جو پہلے  
 تھے تھے اور بعد کو غلط ہو گئے تھے داخل کتاب خود کیا ہے۔ اسی لیے ان کا تعاقب علامہ سیوطی  
 نے ہاں الفاظ کی ہے۔ ولید فان کتاب الموضوعات جمع الامام ابی الفرج ابن الجوزی  
 قد نبہ الحفاظ قدیماً و جدیداً علی ان فیہ تساہل کثیر و احادیث لیسبت بموضوعۃ  
 بل ہی من وادی الضعف و فیہ احادیث حسان و اخری صحاح بل فیہ حدیث من  
 صحیح مسلم بن النبی علیہ الحفاظ ابن حجر و رجعت حدیثا من صحیح البخاری من روایتہ  
 حماد بن شاکر (الی قولہ) فلذلک وجب علی الناقد الاعتناء بما یفقلہ منہما من غیر  
 تقلید لہما انتھی یعنی موضوعات ابن جوزی کی نسبت محدثین سلف و عطف نے کہا ہے کہ اس  
 میں بہت تساہل ابن جوزی سے ہوا ہے اس میں بہت سی حدیثیں موضوع بلکہ وادی ضعیف  
 سے ہیں اور اس میں حسن حدیثیں بھی ہیں۔ بلکہ صحیح تک موجود ہیں۔ اور اس میں ایک حدیث  
 صحیح مسلم کی بھی ہے بلکہ ایک حدیث صحیح بخاری کی بھی بروایت حماد بن شاکر موجود ہے اس  
 لیے ناقد پر جانح واجب ہے نہ آنکو بند کر کے ابن جوزی کی تقلید کر لینا۔ امام سیوطی اپنے آخر  
 رسالہ میں لکھتے ہیں ہذا اخر ما اوردتہ فی ہذا الکتاب من الاحادیث المتعقبۃ الی  
 لا سبیل الی ادراجہا فی سلك الموضوعات وعدتہا نحو ثمانۃ حدیثا منها فی صحیح مسلم  
 حدیث و فی صحیح البخاری من روایتہ حماد بن شاکر و حدیث انتھی۔ یعنی موضوعات  
 ابن جوزی سے میں نے تین سو حدیثیں اس رسالہ میں لکھ دی ہیں جن کو موضوعات کی زنجیر میں پر  
 کی کوئی وجہ صحیح نہیں ہے۔ ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم کی ہے اور ایک حدیث صحیح بخاری  
 کی بروایت حماد بن شاکر ہے۔ خلاصہ مرام یہ کہ کتب صحاح میں موضوعات کا نام و نشان تک نہیں  
 اور ابن جوزی نے جو نشان دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ان کے علاوہ آپ کا اور محدثین پر الزام رکھنا

افتراس ہے۔ انفس آپ کو تو اس قدر احادیث نبوی سے نفرت ہے اور پھر سلیمانیت کا دعوئے  
آہ کیا ہی صحیح ہے۔

دحل یدامی وصلہ للیلے و لیطے لا تقرا لہم ہذا کا

قولہ حتی کہ بخاری و مسلم بھی ایسے یعنی مجروح (رواۃ سے) نالی نہیں۔

**اقول** یہ بعض ابن ہمام کی تقلید کا نتیجہ ہے۔ وہ نہ صحیحین میں کوئی ایسے رواۃ نہیں۔ مختصر تحقیق اس کی  
اوپر گذر چکی ہے۔ اور مفصل تحقیق اور آپ کے شبہوں کا جواب دفع و طعن از رواۃ بخاری میں  
آجائیکا انشاء اللہ قلم فانتظر ہاں اتنا ضرور عرض کرنا ہے کہ آپ جرح کی تعریف سے محض ناواقف  
ہیں اور نہ آپ کو یہ معلوم لگن کی جرح اور کس قسم کی مقبول ہوتی ہے اس لیے آپ بار بار صحیحین کے  
کو مجروح کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ عنقریب اس کی تحقیق آدمے گی۔ پس آپ کا ایسا لکھنا محض قنوت  
علی ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ وہ

قنۃ پر ماری تمہاری شان ہے جو تمہاری بات ہے بہتان ہے

**قولہ** جیسا کہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی دیباچہ میں شرح سفر السعادت کے محقق حنفیہ شیخ کمال الدین  
ابن الہمام کے قول کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں

**اقول**۔ یہ بالکل آداب مناظرہ کے خلاف ہے آپ تو جرح محدثین پر کرتے ہیں اور اس کا ثبوت حنفیہ  
کے اقوال سے دیتے ہیں مالاںکہ جرح کے لیے نقاد من یعنی محدثین کے قول کی ضرورت ہے شیخ عبدالحق  
حنفی تھے اور ان کو محدث باصطلاح محدثین نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ وہ وفاق تھے۔ علی بن القیاس ابن الہمام  
بھی محقق حنفیہ سے ہیں۔ نہ محدثین سے۔ دیکھیے امام بخاری کے متعلق رماضت کا جہوٹا واقعہ جو تراجم بلایہ  
نے لکھا ہے اس کے متعلق آپ کے بھی یہی مولوی عبدالحق حنفی دلا علی قاری حنفی نے جواب دیا ہے  
کہ ثمر لا عبۃ بتقل صاحب النہایۃ ولا لقیۃ شراح المہدایۃ فانہم لیسوا من المحدثین  
یعنی نہ بنیایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار ہے نہ لقیہ شارحین ہدایہ کو۔ جس میں ابن الہمام بھی داخل ہے۔

اس لیے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں۔ لہذا یہ قول بھی ابن الہمام کا جو شیخ  
عبدالحق حنفی نے دیباچہ سفر السعادت میں لکھا ہے۔ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ حافظ ابن حجر شرح منہج  
میں لکھتے ہیں وان صدر من غیر عارف بالاسباب لہدایت بربہ انتہی یعنی اس جرح کا ہفتیا  
نہیں جو ناواقف اسباب جرح سے ماور ہو کر کیونکہ اس سے واقف کار محدثین ہوتے ہیں۔ اور یہ معلوم

ہو چکا کہ ابن الہمام محدثین سے نہیں ہے۔ مولوی عبدالحق حنفی رسالہ الرفع والتکلیل ص ۱۱ میں لکھتے ہیں۔  
ولا تبادرنا لتقليد الجمن لا يفيها الحدیث واصله ولا يعترف فروعها الى تصنيف الحديث  
وتوهيند يجرى الاقوال المبهمة والجورم الخیر المفسرة الصادقة من نقاد الامم  
فی شان راوید انتحق یعنی وہ لوگ جو حدیث کو ادرا س کے اصول و فروع کو نہیں سمجھتے ان کی تقلید  
جلدی سے اس امر میں نہ کرنے لگو کہ انہوں نے صرف اقوال مبہمہ اور جروج غیر مفسرہ سے حدیث  
کی تصنیف و ترویج کر دی ہے اور آپ نے جھوٹ سے ابن الہمام کی تقلید کر لی۔ آخر تو مقلد معلوم  
ہوا کہ حنفیہ کے اقوال جرج کے متعلق خصوصاً شیخین کی صحیحین کے متعلق ہرگز حیر قبول میں نہیں آ سکتے پس  
اس مختصر اصول کو یاد رکھیے اور آگے چلیے۔ ہاں مفصل جواب اس عبارت ابن الہمام کا دیکھنا ہو تو میرے  
رسالہ الریح العقیم کے ص ۲۵ میں ملاحظہ فرمائیے۔

۔ راہ سیدھی پہل کہ اک عالم تجھ سیدھا کچھ کچھ وی بہتر نہیں اسے شوخ یہ رفتار چھوڑو

**قولہ** پس ایسی حالت میں موجودہ احادیث کب ایسی فقہ کی معیار ہو سکتی ہیں کہ جو اعلیٰ درجہ کی ہتیم بالشان ہو۔  
**اقول** فقہ اعلیٰ درجہ کی ہتیم بالشان! جس کے مسائل مختصر نمونے بدیع ناظرین کیسے گئے۔ اے جناب!  
فقہ کی کتابیں تو حدیثوں کی کتابوں کے مدون ہونے کے بعد بنی ہیں و یکھئیے قدوری جو قلمی صدی ہیں اور  
ہدایہ پانچویں صدی اور وقایہ چھٹی صدی میں اور شرح وقایہ ساتویں صدی میں وقس علیٰ ہذا  
البقاتی بنی ہیں اور اس سے پہلے موطا امام مالک پہلی صدی کے ختم ہونے پر بن چکی تھی۔ اور دوسری  
صدی ختم ہونے پر صحیح بخاری و صحیح مسلم قبل قدوری کے نیا ہو چکی تھی۔ پھر انہوں نے باوجود حدیث کے  
پاجانے کے کیوں مسائل فقہ کو حدیث کے مطابق نہ کیا۔ حالانکہ اس کا راستہ پہلے ہی سے امام ابو یوسف  
وامام محمد وغیرہ کھل گئے تھے اور مذہب امام مالک میں امام ابو حنیفہ کا خلاف کر گئے تھے۔ ان فقہاءوں کے  
پاس کوئی صحیح سند و ثابت مسائل فقہ سے نہیں کہ براہ راست اماموں تک پہنچتی ہو بلکہ اس میں ممکن ہے  
کہ کسی یار نے انہی طرف سے بھی کوئی مسئلہ ملا دیا ہو۔ پھر ان کو احادیث مجتہد فی الکتاب پاکر ضرور  
فقہ کے مسائل کو درست کرنا تھا لیکن نہ کہا نہ کیا تھاکہ اذ اتسمتہ صلیبی  
**قولہ** اور مطابق ان احادیث کے ہو کہ جو رسول سے ایک یا دو واسطے سے امام ابو حنیفہ کو ملی تھیں۔  
**اقول** اچھا جناب! تو آپ ان مسائل فقہیہ کے مطابق جس سے کچھ پہلے نقل کئے گئے ہیں ان احادیث سے

کوئی حدیث پیش کریں کہ امام ابو حنیفہ کو کم واسطے سے ملی ہیں۔ اسے حضرت! پہلے آپ اس امر کو ثوابت کر لیں کہ امام ابو حنیفہ کو کس قدر حدیثیں نہیں اور وہ کون کون ہیں تو پھر ان کے مسائل فقہیہ کی مطابقت اس حدیث سے کر کے دیکھا دیں وہ دونوں شرط اقتضاد

قولہ تعجب اور سخت تعجب ہے کہ جو حدیثیں کہ بعد عرصہ کے زمانہ ابو حنیفہ رحم سے بعد از غرابی بسیار جمع کی گئیں ہوں اس کی پابندی کا تکلم امام ابو حنیفہ پر کیونکر ہو سکتا ہے۔

**قول** اجمی حضرت ابو حنیفہ امام ابو حنیفہ کے وقت میں جمع ہو چکیں تھیں اس کی امام ابو حنیفہ نے کوئی پابندی کی دیکھیے امام مالک کی موطا اس وقت تصنیف ہو چکی تھی۔ نیز ابن شہاب زہری شروع صدی میں احادیث مدون کر چکے تھے حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں وادل من دون الحدیث ابن شہاب الزہری علی سہا من المائۃ باصرہ بن عبد الرحمن یزید کثر التذوین ثم التخصیص واصل بن ابی خنیس وکثیر بن عطاء رحمہما رحمہما۔

**قولہ** یہاں جو احادیث ان کو مطابق ان کی شرائط کے ملیں اس کے مطابق انہوں نے فقہ بنایا۔  
**قول** آخرش وہ حدیثیں کیا ہو گئیں کیا جیسے شیعوں کے قرآن کے دس پارے امام مہدی علیہ السلام کے عارین چھپ گئے کہیں ان حدیثوں کو بھی تو نہیں لے گئے؟ آپ آگے چل کر ان حدیثوں کی بابت یہ لکھتے ہیں کہ ”لو جہا امتداد زمانہ کے وقت جمع کرنے حدیثوں کے ان حدیثوں کا نشان نہ باقی ہو“ اس سے معلوم ہوا کہ دراصل وہ حدیث نہ ہوں گی بلکہ آپ لوگ دل خوش کرنے کو یوں ہی شیخ جلیوں کی طرح کہتے ہیں اس لیے کہ امام ابو حنیفہ کے انتقال کے صرف پچاس ساٹھ برس بعد ہی صحیح بخاری جمع ہو چکی تھی اتنے ہی کم مدت میں وہ حدیثیں کا عدم ہو گئیں؟ کس قدر اڑا کہیں ہے! ہاں یہ وجہ آپ کے ایک ہی کہی کہ ”یا متاخرین نے بوجہ ہمیں جمع ہونے شرائط صحت اور قبول کے مادیوں میں ان حدیثوں کو نہ قبول کیا ہو“ اس سے علاوہ اس کے کہ امام ابو حنیفہ کے شرائط کا درست ہونا متعلق وفات کے باطل ہوتا ہے ان کو حدیثیں نہ پہنچنے کا بخوبی اثبات ہوتا ہے۔ اس لیے کہ متواتر اگر اس کو دہر نہ جمع ہونے شرائط صحت و قبول کے نہ لیتے تو ضغایا موضوعات غرض حدیث کی احد کس قسم میں تو اس کو داخل کرتے۔ حالانکہ مشاہدہ خلاف اس کے شہادت دیتا ہے۔  
 میں معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ کو احادیث ملی ہی نہیں۔ لہذا آپ کا آگے چل کر یہ لکھنا کہ اس وجہ سے ابو حنیفہ نے ان احادیث کو امام ابو حنیفہ نہیں کہتے (چیرزا) ان حدیثوں کو قبول کیا ”محض عدم تحقیقاً قلت تدبر پریشانی ہے فافہم وفتابورہ



یہ الجھ پڑنے کی خواہش بھی نہیں ہے محابا گفتگو اچھی نہیں

قولہ امام مسلم نے اپنے استاد امام بخاری کی کتاب بخاری پر دوسرا چھ مسلم میں حملہ کر کے امام بخاری کو سنت لفظوں سے یاد کیا ہے۔

**اقول** بالکل غلط ہے اگر دوسرا چھ مسلم میں تم امام بخاری یا ان کی کتاب بخاری کا نام دکھا دو تو ایک صد چہرہ دار انعام لو۔ اب حقیقت ہم سے سنو۔ امام مسلم نے نہ تو امام بخاری نہ ان کی جامع صحیح بخاری کا نام لیا۔ بلکہ انہوں نے نفس قاعدہ پر اعتراض کیا ہے جس پر مؤرخین نے سخت نفیر کیا ہے۔ اور اس کی تردید کر دی ہے۔ اور جس قاعدہ (اصول) پر امام مسلم کا اعتراض ہے۔ وہ تمام ائمہ فتنہ (حدیث) کا مسلک اصول ہے اور امام مسلم کی مراد اصل عسہ: اسے امام بخاری ہی نہیں ہیں بلکہ علی بن المدینی اور ان کے موافقین ہیں۔ آپ فلا صحیح مسلم کی شرح نووی کا مطالعہ کریں۔ حاصل کلام یہ کہ امام مسلم جس امر کی تردید کر رہے ہیں وہی صحیح ہے اور ان کا اعتراض غیر صحیح ہے! نووی کا ملاحظہ ہو۔ مفصل بحث اس کو میرے رسالہ (الریج العقیقہ ص ۱۲۲) میں دیکھیں۔ اور اپنی کم فہمی پر نادام ہو کر جس جھوٹ پر کمر باندھی ہے اس سے باز آئیں۔

باندھی ہے تم نے زیر فلک جھوٹ پر کمر شایہ بگڑ گیا ہے کہیں پاٹ نیل کا!

قولہ یہ نتیجہ ہوا کہ صحاح ستہ کے اندر ابن جوزی نے موضوع حدیثیں شہرایا۔

اقول یہ سچ ہے۔ دعوہ گوروا نقطہ نباشد! ابھی اس بات کو نگاہ آئے ہیں پھر یہاں پر اسی کو پیش کرتے ہو! اجماعی جناب! ابن جوزی نے کتب صحاح میں جو موضوع حدیثیں بتلائی ہیں اسی پر امام عبداللہ الدین سیوطی کا ہا میں مانع اور سچا اور حق تعاقب ہوا ہے۔

اس کو بھی تو ملاحظہ کر دو جس کی تحقیق ابھی گذر چکی سو ہم تم کو ایک دوسرا قول سناتے ہیں! ابن جوزی کی موضوعات پر علامہ ذہبی نے یہی اعتراض کیا ہے چنانچہ میزان الاعتدال ص ۱ میں ابان بن یزید الطحاوی کے زعم میں لکھتے ہیں۔ وهذا من عیوب کتابة لیس والجرح و لیست عن التوثیق انھی یعنی یہی تو ان کی کتاب کا بڑا عیب ہے کہ راوی کی توثیق بیان ہی نہیں کرتے صرف جرح کر دیتے ہیں غرض صحاح میں موضوعات کا نام و نشان نہیں لکھا۔ یہ سب آپ کا شر و فتور و اتہام ہے۔ شر و فتور! لکھتے ہیں ہر بات بائندہ پر! ابلیس کے سے وصف ہیں مفید کی ذات ہیں

قولہ اگر کل مسائل حنیہ کے مقابلہ میں احادیث پیش کرتا ہوں تو بیکار ہے۔

اقول۔ آپ پیش کہاں سے کریں گے؟ کیونکہ آپ لکھ چکے ہیں کہ مسائل فقہ حنہ احادیث کے مطابق ہیں

ان حدیثوں کا بوجہ امتداد زمانہ نام و نشان نہیں باقی رہا۔ چھوڑ دیا گیا یا نئی پور کے گول گھر سے حدیث لائیں گے؟ چیریز۔ اچھا جناب! آپ کل مسائل کو تو ابھی رہنہ دیں۔ اسی دور جو پہلے لکھے جا چکے انہیں کے مطابق کوئی حدیث بتلا دیں۔ لیکن یاد رہے کہ سہ تو یوں گالیاں شوق سے غیر کو دے نہیں کچھ کہہ گا تو ہوتا رہے گا۔

**قولہ۔** ابتداءً یہ خیال میں آیا کہ ایک ایسا رسالہ لکھوں کہ جس میں صحاح ستہ کے مجروح راویوں کا نام ہو **اقول۔** آپ کو احادیث نبوی اور محدثین خصوصاً صحاح ستہ سے اس قدر عداوت کیوں ہے؟ یاد رکھیے کہ آپ اپنے خطاب رجفی سے معاذی کر کے کسی اور خطاب کے مستحق سمجھے جاویں گے لیکن ہم وہ خطابات نہیں دیں گے بلکہ ایک ایسے بزرگ شخص سے دلوادیں گے جو خود رجفی ہیں۔ ہماری مراد ان سے وہ بزرگ ہیں جن کا نام تاحی اہل فقہ ۱۲ اپریل ۱۳۸۶ء میں یوں لایا گیا ہے **شباب مستطاب عمدة العلماء زبدة النکلاء** رحامی سفت حاجی بدعتہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ حضرت ممدوح فرماتے ہیں ”صحاح کتب میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے جن کلمے داسے صاحب اور بعد کو تیار دے جائیں، وہ مقبول رہیں اور بالفاق جمیع اہل اسلام مقبول اللہ تعالیٰ کی ہیں جو شخص ان کتابوں کو برا کہتا ہے اور توہین کرتا ہے گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ شخص فاسق و فزور بلکہ کافر و ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور رفتاری رشید یہ حصہ دوم مسئلہ ۱۸۱اں بتلایئے آپ اس کے مستحق ہیں یا نہیں؟ آہ کیا فرماتے ہیں۔

جفا جو سنگدل بے رحم و ظالم

لقب اتنے ہیں جن کے وہ نہیں ہو

**قولہ۔** اس واسطے صرف صحیح بخاری کے مجروح راویوں کو جو قریب دو سو کے ہیں اس رکن میں جمع کیا ہے۔

**اقول۔** انشاء اللہ خوب کیا! افسوس آپ کتاب بخاری کو صحیح بھی مانتے ہیں اور پھر اس میں مجروح راوی نکالتے اور بتاتے ہیں۔ کیسی عقل ہے؟ کیا یہ اس بات کا نتیجہ نہیں؟ کہ آپ بعض الناس کی عداوت سے ایسا کرتے ہیں۔ بیشک مندرجہ اس لیے کہ آپ اوپر مانتے ہیں کہ ہر مسئلہ و امود کے متعلق رسالہ لکھے جا چکے ہیں اس لیے تحصیل حاصل ہو گی۔ آپ نے جس قدر راوی مجروح پیش کیے ہیں ان کے پہلے ہی جوابات ہو چکے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر خود اس مرحلہ کو طے کر چکے ہیں پس آپ کا ان کو پھر پیش کرنا تحصیل حاصل نہیں؟ فرمائیے۔ ع۔ خود غلط بود اسچہ ما پنداشتیم۔

دیکھیے آپ کو صحاح ستہ کی امانت کرنے سے اس قدر القاب ملے۔ امام بخاری کی جامع صحیح کی توہین سے آپ جن القاب کے مستحق ہوئے ہیں ہم اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ الہیۃ ص ۱۳۱ میں فرماتے ہیں وانه من يهون امره ما نهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين النعمی۔ یعنی جو شخص صحیح بخاری و مسلم کی توہین کرے وہ بدعتی اور مسلمانوں کے طریقہ سے خارج ہے۔ اور متبع غیر سبیل المؤمنین کا ٹھکانا اور انجام یا سزا خداوند تم قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی و نصلہ جہنم و سامت مصیلا (سورہ نساء) کہیے اب کس قدر القاب ہوئے۔

قیامت کے مفتن ہو غضب کے در با تم ہو خدا جانے پری ہو خور ہو انسان ہو کی تم ہو  
اب جرح اور مجروح کی مختصر تحقیق سنئے۔ جرح وہ مقبول ہوتی ہے جس میں اس کے تمام اسباب  
مبین طور سے مذکور ہوں۔ مولوی عبدالحی حنفی رسالہ الرفع والتکبیل ص ۱۷ میں لکھتے ہیں واما الجرح  
فانه لا يقبل الا مفسر اميينا السبب الجرح الى قوله ان الناس مختلفون في اسباب  
الجرح فيطلق احدهم الجرح بناء على ما اعتقدوا به جرحا وليس بجرح في نفس الامر  
فلا بد من بيان سببه ليظهر اهوتاد حرام كالتفريق يعني: وہ جرح حین قبول میں آسکتی  
ہے جو مفسر ہوا اور اس میں جرح کے کل اسباب مبین ہوں اس لیے کہ لوگ جرح کے اسباب  
میں مختلف ہیں وہ اپنے اعتقاد کی بنا پر کسی کو مجروح کر دیتے ہیں حالانکہ نفس الامر میں وہ جرح  
نہیں ہوتی اس لیے اس کے کل سببوں کا بیان کرنا ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ حقیقت میں  
یہ مجروح ہے یا نہیں اور آپ نے جس ذریعہ میں نقل کی ہیں۔ وہ سبب اسی قبیل سے ہیں۔  
اس لیے حقیقت میں سرے سے وہ جرح ہی نہیں ہیں۔ مقدمہ ابن صلاح میں ہے۔ ان  
الجرح لا يثبت الا اذا فسر سببه انتهت یعنی جرح ثابت نہیں ہوتی جب تک اس کے  
کل سبب بیان نہ کیے جاویں لہذا آپ کا رفاۃ صحیح بخاری کو مجروح کہنا محض غلط ہے۔ پس  
اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ صرف ان کے متعلق ایک دو حوالے جرح کے نقل کر دینے سے  
وہ مجروح نہیں ہو سکتے۔ بلکہ آپ نے یہ کرنا تھا جس کو مولوی عبدالحی حنفی رسالہ الرفع والتکبیل



ص ۳ میں لکھتے ہیں والواجب علیہم ان ینقلوا الجرح والتعدیل کلہما اثمیرہما حجۃ احسبما ینلوح لہما احدھما انتہی یعنی ناقلین جرح پر واجب ہے کہ ان کی جرح و تعدیل دونوں کو نقل کریں پھر ترجیح دیں ان دونوں سے ایک کو جو ان کے لیے ظاہر بالذلیل ہو۔ بتلا سیئے آپ نے ایسا ہی کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا آپ کی نقل کروہ جرمیں اس قابل نہیں کہ ان کا جواب دیا جائے۔ آئندہ کو اس اصول کو خوب اچھی طور سے یاد رکھیں۔ اور اس سے آگے اپنے باقی مفتوحہ کا یہی جواب سمجھیں کہ

ستعلم لیلا ای دین تدانیت دای غریم فی التقاضی ضریمہا

## دفعیہ اتہام جرح از راویان جامع صحیح بخاری تمہید ضروری

جو لوگ کہ صحیح بخاری کے راویوں پر جرح کر کے ان کو مجروح کہتے ہیں ان کی آگاہی و انتباہی کے لیے علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی الساری رحمہ اللہ میں لکھتے ہیں کہ اس طعن و عداۃ میں غور کرنے سے پہلے ہر مصنف کو یہ جاننا چاہیئے کہ صاحب صحیح (امام بخاری) کا کسی راوی سے تخریج کرنا اس بات کو مقتضی ہے کہ ان کے نزدیک وہ راوی عدالت اور صحت حافظہ اور عدم غفلت کے ساتھ متصف ہے اور خاص کی ایسی حالت میں کہ دونوں کئی بول کا صحیحین نام رکھتے ہیں۔ جبہور ائمہ کا اتفاق بھی ہے اور یہ بات اس راوی کی نسبت نہیں حاصل ہے جس سے اپنی صحیح میں تخریج نہیں کیا ہے۔ پس جو راوی ان دونوں میں ذکر کیے گئے ہیں ان کی تبدیل پر تبہور کا اتفاق ہے یہ اس وقت ہے جبکہ اصول میں تخریج کی جاوے اور اگر اس سے متابعت و شواہد و تعلیقات میں تخریج کی جاوے تو ان کے وجہات ضبط وغیرہ میں مختلف ہیں مگر صدق کا نام ان پر صادق ہے اور اس وقت میں جب ہم ان میں سے کسی کی نسبت ان کے غیر کا طعن پادیں گے تو وہ طعن اس امام کی تبدیل کے مقابلہ میں ہوگا اور نہیں قبول کیا جاوے گا مقلد و! خود کہ) مگر اس وقت کہ سبب بیان کیا جاوے اور یہ تفسیر کیا وے کہ جرح کرنے والا ہی راوی کی عدالت اور ضبط میں مطلقاً جرح کرتا ہے یا اس کے بعینہ کسی خبر کے ضبط میں جرح کرتا ہے اس لیے کہ اماموں کے لیے اسباب جرح مختلف ہیں۔ بعض ان میں سے لائق جرح ہیں اور بعض نہیں ہیں شیخ ابوالحسن مقدسی اس شخص کے بارے میں جس سے صحیح بخاری میں تخریج کی جاوے کہا کرتے تھے کہ یہ شخص پل کے پار ہو گیا یعنی اس کے بارے میں جو جرح کی جاوے اس کی طرف توجہ نہ کی جاوے۔ رمعتنوا پھر پڑھو) شیخ ابوالفتح قشیری نے اپنی مختصر میں کہا ہے اور اسی طرح ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں اور اس اعتقاد سے علیمہ نہ ہوں گے گالیسی حجت ظاہرہ اور بیان شافی کے ساتھ جو اس بات پر جس کو ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ شیخین کے بعد تمام لوگوں کا ان دونوں کی کتابوں کو صحیحین نام رکھنے پر اتفاق ہے۔ غلبہ ظن کو زیادہ کرنے اور ان دونوں کے راویوں کی تبدیل اس

اس کے لازم سے ہے راہن جرح کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی کے بارے میں طعن نہ قبول کیا جاوے گا مگر ساتھ جرح واضح کے۔ اس لیے کہ جرح کے اسباب مختلف ہیں اور اس کا مدار پانچ چیزوں پر ہے (۱) بدعت (۲) یا مخالف ثقافت (۳) یا غلط (۴) یا راوی کا مجہول الحال ہونا (۵) یا سند میں انقطاع کا دعویٰ اس طوع سے کہ کسی راوی کے نسبت دعویٰ کیا جاوے کہ وہ تدلیس یا ارسال کرتا تھا لیکن راوی کا مجہول الحال ہونا تو صحیح کے تمام راویوں سے منع ہے اس لیے کہ صحیح کی شرط ہے کہ اس کے راوی معروف بالدرالت ہوں گے۔ پس جو شخص یہ گمان کرے کہ کوئی راوی ان میں سے مجہول ہے گویا اس نے مصنف کے اس دعویٰ کی کہ وہ معروف ہے مخالفت کی اور اس میں شک نہیں کہ اس کے شناخت کا دعویٰ کرنے والا عدم شناخت کے دعوے کرنے والے پر مقدم ہو گا اس لیے کہ ثبوت کرنے والے کو زیادہ علم ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے صحیح کے راویوں میں کسی کو ایسا نہیں پاؤ گے جس پر جہالت کے نام کا اطلاق کیا جاسکے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے لیکن غلط یا کبھی راوی سے بکثرت ہوتا ہے۔ کبھی کم۔ جب وہ کثیر الغلط کے ساتھ متصف ہو تو اس کی روایت میں نظر کی جاوے گی۔ اگر اس کے یا اس کے غیر کے پاس اس معروف یا غلط کے صواب و دوسرے کی روایت پائی جاوے گی تو جانا جاوے گا کہ اصل حدیث پر اعتماد کیا گیا ہے نہ غلط اس سند پر۔ اور اگر اس سند کے سوا نہیں پائی جاوے گی تو یہ جرح اس حدیث کے صحت پر حکم لگانے میں توقف کا باعث ہوگی۔ بحمد اللہ صحیح بخاری میں اس قسم کی کوئی روایت نہیں ہے اور جب قلت غلط کے ساتھ وصف کیا جاوے۔ جیسے کہا جاتا ہے ”سعی الحفظ“ یا ”لہ اوہام“ یا ”لہ منا کبر“ وغیرہ اس میں بھی حکم نقل یا قبل کے ہے۔ مگر روایت ایسے لوگوں سے متابعت میں بہ نسبت ان لوگوں کی روایت کے زیادہ ہے۔ لیکن مخالفت جس سے فتوا اور منکر کی اصطلاح نکلتی ہے اس وقت ہوگی جبکہ ضابط یا مدوق کسی چیز کو روایت کرے۔ پھر اس سے زیادہ حافظہ والا یا اکثر عدد والا اس کے خلاف روایت کرے اور اس کا محدثین کے قواعد کے موافق صحیح کرنا مستحسن کو مشا ذکیں گے اور کبھی مخالفت میں زیادتی اور حفظ میں ضعف ہوتا ہے اس کو منکر کہتے ہیں اور یہ قسم صحیح میں نہیں ہے مگر بہت کم جس کا بیان راہن جرح نے بحمد اللہ تمنا قبیل کی راٹھریں حنفیہ میں کیا ہے۔ لیکن انقطاع کا دعویٰ ان لوگوں کی نسبت جن سے بخاری نے اخراج کیا ہے مدفوع ہے جیسا کہ ان کی شرط سے معلوم ہوتا ہے باوجود اس کے اس کے راویوں کا حکم تو تدلیس یا ارسال کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں یہ ہے کہ جو حدیثیں معتقد کے ساتھ ان کے پاس

موجود ہیں ان کی جانچ کی جاوے۔ اگر سماع کے ساتھ تصریح پائی جاوے گی تو اعتراض دفع ہو جائے گا اور اگر نہیں تو نہیں۔ لیکن بدعت جس کے ساتھ راوی موصوف ہوگا اس قسم کی ہوگی کہ کافر کہا جاوے یا فاسق۔ اس بدعت میں جس سے کفر کی نسبت کی جاوے یہ ضرور ہے کہ وہ تکفیر تمام ائمہ کے قطعاً کے موافق متفق علیہ ہے۔ جیسے کہ غلاقہ معاف ہیں کہ بعض حضرات علی وغیرہ میں التبت کے حلول کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا دنیا میں قیامت کے قبل رجوع ہونے پر ایمان رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ صحیح بخاری میں ان لوگوں کی حدیثوں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ اور فسق کی طرف نسبت کرنے والی بدعتیں خارجیوں اور منافقینوں کی ہے جو اس قدر غلو نہیں کرتے اور ان گروہوں کی ہے جو اصول سنت کے ظاہر مخالف ہیں لیکن کسی تاویل کے ساتھ مستدک کرنے والے ہیں۔ تو اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کی حدیث قبول کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ جب وہ جھوٹ سے پرہیز کرنے میں معروف خلاف مروت سے سلامت رہنے میں مشہور دیانت و عبادت کے ساتھ موصوف ہو تو کہا گیا ہے کہ مطلقاً مقبول ہے اور کہا گیا ہے کہ مطلقاً مردود ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ روایت اس کی رد وصال سے خالی نہیں، بدعت کی داعی ہوگی یا غیر داعی پس غیر داعی مقبول ہوگی اور داعی مردود۔ اور یہی سبب زیادہ قرین انصاف ہے اور اسی طرف ایک جماعت ائمہ کی گئی ہے۔ اور ابن حسان نے اس پر اہل نقل کے اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن یہ دعویٰ ٹھیک نہیں ہے۔ پھر اس میں بھی تائید کا اختلاف ہے بعض اس کے بلا قید قائل ہیں۔ بعض نے اسے اور تفصیل کی ہے کہ غیر داعی کی روایت میں اگر ایسے الفاظ پائے جائیں گے جس سے اس کی بدعت کو ظاہر نہ ہو اور نہ نیت اور تحسین ہوتی ہو تو نہ قبول کی جاوے گی۔ اور اگر نہ پائے جائیں گے تو قبول کی جاوے گی۔ اور بعض نے بعینہ اسی تفصیل کو اس کے عکس میں داعی کے حق میں بیان کیا ہے کہ اگر اس کی روایت میں ایسے الفاظ ہوں گے جن سے اس کے بدعت کا دعویٰ ہوتا ہے تو قبول کی جاوے گی اور اگر نہیں تو نہیں۔ اور اسی بنا پر جب بدعتی کی روایت خرافہ داعی ہو یا غیر داعی ایسے الفاظ کو شامل ہوگی۔ جس سے اس کی بدعت کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو یا مطلقاً مردود ہوگی یا مطلقاً مقبول ہوگی۔ ابوالفتح خشیعی اس میں ایک اور تفصیل کی طرف مائل ہوئے ہیں کہ اگر غیر اس کی موافقت نہ کرنا ہو تو اس کی بدعت کے ٹھنڈی کرنے اور اس کی آگ کے بجھانے کی غرض سے اس کی طرف توجہ نہ کیجاوے اور اگر کوئی اس کی موافقت نہیں کرتا اور اس کے سوا کہیں یہ حدیث پائی نہیں جاتی اور یہ صدق اور جھوٹ سے پرہیز کرنے اور دین کے ساتھ مشہور ہونے کے ساتھ موصوف ہے اور اس حدیث کو اس کی بدعت سے کوئی تعلق نہیں۔ تو اس حدیث

کے حاصل کرنے اور اس سنت کے پھیلانے کی مصلحت کو اس کی اہانت اور بدعت کے بچانے کی مصلحت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔ اور اس بات کو بھی جانو کہ عقائد کے اختلاف کے سبب سے بھی ایک جماعت نے دوسری جماعت پر طعن کیا ہے اس سے بھی نگاہ ہونا چاہیئے اور ایسے طعن پر لحاظ نہ کرنا چاہیئے مگر جبکہ حق ہو اور ایسا ہی پرہیزگاروں کی ایک جماعت نے ان پر طعن کیا ہے جو دنیا کے کاموں میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وجہ سے ان کی تضعیف کی ہے۔ اور صدق اور ضبط کے ساتھ ان کی اس تضعیف کا کوئی اثر نہیں ہے واللہ الموفق۔ ان سب سے بعید وہ اعتبار ہے کہ بعض راویوں کی تضعیف ان امور کی وجہ سے کی گئی ہے جکا و تنوع ان کے غیر سے ہوا ہے اور اسی سبب سے زیادہ سخت اس شخص کی تضعیف ہے جس نے اپنے سے زیادہ ثقہ یا بلند مرتبہ والے یا حدیث کے عارف کی تضعیف کی ہے۔ ایسے سبب قابل اعتبار نہیں ہیں (ابن حجر کہتے ہیں کہ) اور میں نے ایک مستقل فصل مقدمہ کی کی ہے جس کے آخر میں اس کی حد سے ان کے نام بیان کیے ہیں جب یہ سب ثابت ہو چکا تو ہم بخاری کے ان راویوں کو بیان کرتے ہیں جن پر طعن کیا گیا ہے اور اس طعن کی حکایت اور اس کے سبب کی تحقیق کر کے اس کا جواب دیں گے اور جیسا ہم نے اوپر مذکور ہے بیان کیا ہے جو نوں فی فضل میں ہدی کے منقول ہے اسی طرح سے اس کے رد کے طریقہ سے متنبہ کریں گے۔ بحوالہ اللہ تعالیٰ و توفیقہ۔

نالہ بلبلی شیدا تو سنا نہیں کر اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

واعتبروا کہ عوام کو تا حد مشہورہ الحج مقدم علی التذیل سے دہو کہ ہوتا ہے کہ بخروج ہادی کی طرح قابل اعتبار نہیں ہیں۔ سو یہ قاعدہ ان جرحوں کی بابت ہے جو مفسرین واضح مثبت باللیل ہوں یعنی غیر مبہم غیر مفسر غیر مبہم جرحیں تعدیل پر ہرگز مقدم نہیں علامہ ابوالحسن خفی سندی ثم المذنی شرح الشرح محفۃ الفکر ص ۳۳ میں عظیمہ کا قول یوں نقل کرتے ہیں ما اجمع بہ البخاری و مسلم من جماعة علم الطعن فیہم من غیرہما محمول علی انہ لم یثبت الطعن المفسر عنہما وغیر المفسر ایسے مقدم علی التذیل انقلی خلاصہ یہ کہ جرح غیر مفسر تعدیل پر مقدم نہیں ہیں۔ بلکہ ایسی جرحوں پر تعدیل مقدم ہوگی فتا کو و تدبیر۔

بہ پایاں آمدایں دفتر حکایت چہناں باقی

# حرف الالف

**قولہ** راہلہم بر عبد الرحمن السکسی قال احمد ضعیف ترجمہ کیا احمد نے کہ ضعیف ہیں۔ از میں ان لا اعتدال  
**اقول** اور نہ تمہیں یہ قویہ بالا پر خود کرنے سے یہ جمع ہرگز قابل التفات ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ جمع خود  
 جڑوں سے ہے کیونکہ سبب اس برکت کا زمین ہے نہ مفسر کا مہر تحقیق نہ ثنائیا ان کی حدیث صحیح بخاری  
 میں بطور ضابطہ کے ہے اس حدیث کے جو اسی کے ہم معنی اسی بخاری میں ابن مسعود سے دوسرے مقام  
 میں مروی ہے۔ فلا حرج وان کان بخیر مما علا وہ بریہ ابراہیم بن سکسی صدیق قابل حجت ہے ملاحظہ ہو  
 تقریب۔ نیز محمد علامہ مذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے صدق لم یزلہ خیر جم لہ البخاری۔ وقال  
 ابن عدی صاحب الحدیث امتداد المتن انتھی ملخصاً یعنی ابراہیم بن سکسی صدق غیر موقوف ہے  
 امام بخاری نے اس کے تخریج کی ہے۔ نیز آپ اس اصول کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھیں کہ جس راوی سے  
 امام بخاری تخریج کریں وہ ان کے نزدیک ضرور ثقہ عادل ہوتا ہے۔ لہذا امام بخاری کے کل راویوں پر  
 جمع ضرور ہے اور ابن عدی نے کہا کہ میں نے ان کی کوئی حدیث شکر المتن نہیں پائی۔ ایسا ہی امام صفی الدین  
 نے بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو شذوذ (مصری) علی ہذا الفیاس حافظ ابن حجر نے بدی الساری میں لکھا ہے کہ قال  
 الذہبی یشہد وقال ابن عدی صاحب الحدیث امتداد المتن وروای الصدق اقرب  
 انتھی۔ اور تہذیب التہذیب بعد ازیں لکھتے ہیں کہ ذکرہ ابن حبان فی اثبات وقال ابن عدی  
 صاحب الحدیث امتداد المتن وروای الصدق اقرب منه انی فلیس ویکتب بخلاف  
 کہ اقبال الذہبی انتھی۔ دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عدی نے کہا میں نے ان کی کسی حدیث  
 کو شکر المتن نہیں پایا اور ذہبی نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور یہ طرفہ صدق کے  
 اقرب ہیں نیز ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ راوی ثقات سے ہے۔  
 آگے چلتے۔

**قولہ** راہلہم بر عبد الرحمن السکسی قال ذکرنا الساجی عندنا ماکبر بخاری احمد بن حنبل

سک من ۱۶

سک من ۱۵

سک من ۱۵۲۱

سک من ۱۳۵

سک من ۲۴۹



نقد علیہ نہ مارو علیہ۔ ہر جرح کیا کر یا ساجی نے کہ ان کے پاس نامقبول دعائیں ہیں۔ آئے یہ احمد بن حنبل کے پاس اسان کو سلام کیا پس احمد بن حنبل نے جواب سلام کا نہیں دیا۔ ایضا۔

انقول ساجی نے ان کی نسبت جو کہا ہے کہ عندہ مناکیوں پر عدوئیں نے سخت تعاقب کیا ہے۔ حافظ ابن جریر ہی اساری میں لکھتے ہیں۔ وقال الساجی عندنا کثیر تعقب ذلک الخطیب یعنی ساجی کے قول عندنا کی کثیر تعقب بعد ازیں نے تعاقب کیا ہے۔ اگر ساجی کا یہ قول صحیح نہیں ہے، اور تندیب التندیب جلد اول میں لکھتے ہیں۔

والذی قالہ الخطیب سبقت الیہ اللقم الا نردی بعنا لا یعنی جو کہ خطیب نے ان پر تعاقب کر کے کہا ہے، اسی

کے ہم معنی ان سے پہلے ابو الفرج ازوی کہہ چکے ہیں۔ وہ یہی ازوی ہیں جن کے آپ نے عبد الحمید بن ابی داؤد

پر نمبر ۱۷ میں جو حق نقل کی ہے، اس میں حال بھیجے ابراہیم بن زاعمی ثقاة متعین سے ہے۔ علاوہ اس کے کہ حافظ

نے تقریب میں مدق لکھا ہے خود ابراہیم بن زاعمی ثقاة متعین لکھتے ہیں حافظ من شیوخ الامة وثقة

ابن معین وکتب عندہ وقال ابو حاتم صدق اتفق یعنی یہ حافظ ابو یوسف نے اہل سنت سے ہیں کیجی نے ان کو ثقہ

کہا۔ ہے۔ اعدان کے حدیث لکھی ہے اور ابو حاتم نے صدق کہا ہے۔ حافظ صفی الدین علاء الدین نے لکھتے ہیں

بعد کبار العلماء ائمہ متبیین وثقة ابن معین والسنائی ابو حاتم والدارقطنی اتفق یعنی یہ کبار علماء متفقین

سے ہیں ان کو کبریٰ رسانی و ابو حاتم و دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن جریر ہی اساری میں لکھتے ہیں۔

الامة وثقة ابن معین وابن واصل والسنائی ابو حاتم والسنائی وثقة دارقطنی اتفق۔ اس کا

بھی وہی ترجمہ ہے۔ نیز اس میں ان کی ثقہ ہونے میں اتفق و یکبارگی بھی سر قوم ہے جس سے ہماری پہلی تحریر کو

توثیق ہوتی ہے۔ اور یہی علاء الدین تندیب التندیب جلد اول میں لکھتے ہیں قاتی عثمان الدارمی راایت

ابن معین کتب عن ابی یوسف بن المثنیٰ بن ابراہیم بن عثمان وقال الدارمی راایت ابی یوسف بن عثمان

صدق وقال ابو حاتم صدق وقال ابی یوسف راایت بالحدیث وقال الخطیب اما المناکیر

فقلنا لو بعد فی حدیثہ الا ان یکن عن ابی یوسف لیس۔ ہم اعتقاد ان بھیجی ہیں معین و شیعہ

کا ابو یوسف نے روایت کی ہے۔ وقال الدارقطنی ثقہ وثقة ابن حبان فی الثقات وقال ابن خضام

لقیتہ بالمدينة وهو ثقة وقال ابن جریر بن یکار کان لہ علم بالحدیث وسروا دند ما اتفق

ملخصاً یعنی عثمان کے کہا کہ ابی یوسف بن معین کن ان سے بہت سی حدیثیں لکھنے دیکھا ہے اور ان کی

نے کہا لیس بہ باس اور صالح بن محمد اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ نیز ابو حاتم نے ان کو اعرف بالحدیث کہا ہے اور شیطیب بغدادی نے کہا کہ ان (ابراہیم) کی حدیث میں مناکیر بہت ہی کم پائی جاتی ہیں مگر وہ بھی جب روایت جھولیں سے ہو باوجود اس کے ابن معین وغیرہ حفاظ نے ان کو ثقہ کہا ہے نیز دارقطنی وابن حبان وابن وئاح نے ان کو ثقہ کہا ہے اور زبیر نے کہا کہ ان کو حدیث کا علم اور مروۃ اور قدر فنی غرض یہ راوی بھی حفاظ ثقہ سے ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۳) ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن اسحاق السبیعی، روی عباس بن یحییٰ لیس بشیخ وقال المجزعیان ضعیف وقال ساری النسی، لیس بالقوی وقال درای البواؤد ضعیف وتجدد روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہ وہ کچھ نہیں ہیں اور کہا جزد جانی نے کہ وہ ضعیف ہیں اور کہا نائی نے کہ وہ قوی نہیں ہیں اور کہا البواؤد نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول: اولاً ان تمام جزدوں کی کوئی وجہ مفصل نہیں ہے لہذا یہ جرح مقبول نہیں کما سر فی التہذیب ثانیاً جو زبان نے جو ان کو ضعیف کہا ہے یہ کہنا ان کا صحیح نہیں ہے حفاظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال المجزعیان ضعیف وهذا اطلاق مردود۔ یعنی جزد جانی کا ان کو ضعیف کہنا اطلاق مردود ہے مطلب یہ کہ صحیح نہیں نیز انہیں علامہ حافظ نے تقریباً میں ان کو صدوق لکھا ہے اور حافظ صفی الدین نے خلافت میں اور علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ یعنی ابو حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتبت ہے نیز حافظ نے ہدی الساری میں لکھا ہے قال ابو حاتم حسن الحدیث یکتب حدیثہ وقال ابن عدی لیس ہوا مشکوٰۃ الحدیث الا یعنی ابو حاتم نے ان کو حسن الحدیث اور ان کی حدیث کو قابل لکھنے کے ان سے کہا ہے اور ابن عدی نے کہا کہ یہ منکر الحدیث نہیں ہیں۔ نیز یہی علامہ حافظ تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال ابن عدی لہ احادیث ماحیة ولیس بمشکوٰۃ الحدیث یکتب حدیثہ وقال ابو حاتم حسن الحدیث یکتب حدیثہ وذكرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقہ ملخصاً یعنی ابن عدی نے ابراہیم کو صالح الحدیث اور غیر منکر الحدیث اور ابو حاتم نے حسن الحدیث کہا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کی حدیث لکھنے کے لائق ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقہ میں ذکر کیا ہے۔ اور دارقطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ یہ راوی بھی ثقہ ہے۔ آگے چلیے

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

**قولہ** ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی۔ قال ابن حنبل منکسر الحدیث وقال سنن اللؤلؤ لیسن۔ بالقوی منقطع ابن معین۔ ترجمہ کیا احمد بن حنبل نے کہ ان کی حدیثیں نامقبول ہیں اور کہا سنن احمد دو لابی لے کہ یہ قوی نہیں ہیں ضعیف کہا ان کو ابن معینی نے ایفنا

**اقول** اولاً تمہید میں نیز اس کے قبل بھی یہی سبط سے لکھا جا چکا ہے کہ جرح وہ مقبول ہوتی ہے جو مفسر ہو اور اس میں جرح کے کل اسباب مبین ہوں۔ اور ابن کی جرح میں یہ امر بالکل مغفود ہے۔ لہذا وہ حقیقت یہ جرح جرح نہیں ہے۔ اس لیے نامقبول ہے۔ ثانیاً یہ بھی اوپر کی جرح سے ظاہر ہے کہ جس راوی سے امام بخاری تخریج کریں وہ ان کے نزدیک ثقت اور عادل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس راوی کا امام بخاری کی کتاب الصغیر، الصغیر میں پتہ نہیں ہے۔ لہذا یہ راوی امام بخاری کے نزدیک مقبول ہے۔ نیز تمہید میں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ جب ہم کسی راوی کی نسبت غیر کا طعن پاویں گے تو یہ طعن امام بخاری کی تبدیل کے مقابلہ میں ہوگا لہذا قبول نہیں کیا جاوے گا۔ افسوس آپ نے میزان الاعتدال کی اس قدر عبارت کو نقل کر دی لیکن خاص امام ذہبی کا فیصلہ نہ دیکھ لیا علامہ ذہبی اس کے فیصلہ کرتے ہیں قلت ابی ہوجس الحدیث۔ یعنی ابی حسن الحدیث ہے اس کی حدیثیں قابل قبول ہیں لہذا کوئی جرح نہیں رہی۔ چلیے جھگڑا تمام شد۔

**قولہ** (۵) احمد بن بشیر الکوفی۔ قال عثمان الدارمی ہو متروک۔ ترجمہ کیا عثمان دارمی نے کہ یہ متروک ہیں۔ ایفنا

**اقول** عثمان دارمی کی یہ جرح غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں واما کلام عثمان الدارمی فقد رآه الخطیب یعنی خطیب بغدادی نے عثمان دارمی کے کلام کی تردید کر دی ہے۔ ان کو یہی حافظ تقریب میں صدوق لکھتے ہیں۔ اور علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں قال ابن عمیر صدوق حسن المعرفۃ وقال البرزعة صدوق وقال الدارقطنی یعتبر مجداً یثبہ قلت قد خرج له البخاری فی صحیحہ الا ملخصاً یعنی ابن نمیر نے صدوق حسن المعرفۃ والبرزعہ نے صدوق کہا ہے اور دارقطنی نے ان کی حدیث کو معتبر نہ کہا ہے۔ نیز امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے تخریج کی ہے جو بھی ان کے ثقافت کی دلیل ہے، خلاصہ میں ہے۔ قال یحییٰ لیس بہ باس وقال البرزعة

متروک۔ ملخصاً بان عثمان الدارمی خلط بین الاحمد بن دلم بنیز و میز و الخ الخطیب تنقیب علی الدارمی قال: المتروک لعماد بن بشیر البغدادی لا الکوفی راجع البغدادی ص ۴۶ ص ۴۷ قال الحافظ فی تقریبہ: خلط عثمان الدارمی بالذی قبلہ و فرق الخطیب فاصاب رص ۶ ص ۴۶ ص ۴۷

اقول: ارجی جناب ازدی تو خود ضعیف ہے۔ پھر اس کی جرح غیر کی نسبت کب چیز مقبول میں آوے گی۔ ازدی کی جرح غیر مقبول ہونے کی نسبت بہت بسط سے ہم اپنے رسالہ العرجون القدیم ۱۱۱ میں لکھ چکے ہیں۔ نیز کچھ تفصیل ان کی آپ کے نمبر ۱۱۱ عبد الحمید بن ابی اویس کی جرح کے جواب میں آوے گی۔ یہاں پر مختصر یہ کہ سافط بن حجر ہمدانی السدی میں لکھتے ہیں وقال الذہبی، منکر الحدیث غیر مرضی ولا عبرة بقول الذہبی لانه هو ضعیف فیکفیه التمسد فی تضعیف الثقات انتہی یعنی ازدی نے جو احمد کو منکر الحدیث کہا ہے یہ قابل تسلیم نہیں نہ ازدی کے قول کا جرح میں کچھ اعتبار ہے اس لیے کہ ازدی خود ضعیف ہے پس کیونکر اعتنا کیا جاوے گا ثقاة کو اس کی تضعیف کر دینے پر؟ اس سے ایک امر اور بھی معلوم ہوا کہ احمد ثقاة سے ہے۔ اب سنئے صریح عبارات ایسی علامہ ماہ نظر فرمائیے میں لکھتے ہیں عداوق من العاشرة اور علامہ ذہبی میز ان ما اعتدال میں ان کی نسبت فیہ منکر کرتے ہیں قلت قد وثقه ابو حاتم یعنی ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے خلافت میں ہے قال ابو حاتم ثقفة

ملک و ملکہ سے ۱۵۱۸ء تک راجہ الوضع والکھنیں ۱۰۰-۱۰۱ء تک ملکہ

40 2 | 8 10 12 14

مصدق یعنی ابو حاتم نے احمد کو ثقہ اور صدوق کہا ہے اور حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں موثقہ ابو حاتم السدوسی وقال ابن عدی وثقه اهل العراق وكتب عنه علي بن النعمان اتقوا اور تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی قبلہ اهل العراق ووثقه وكتب عنه علي بن المديني وذكره ابن حبان في الثقات انما هو مطلب ودون عباد قور کا یہ ہے کہ ابو حاتم رازی نے ان کو صدوق اور ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا کہ اہل العراق نے ان کو مقبول اور ثقہ کہا ہے اور ابن المدینی نے ان سے حدیثیں لکھی ہیں اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ راوی بھی ثقات سے ہے آگے چلے قولہ، احمد بن صالح ابو جعفر المصری را ابن الطبری قال النسائي ليس بثقة ولا بامون و قال النسائي ايضا تركه محمد بن يحيى ورواه يحيى بن معين بالكذب وقال معوية بن هلال عن ابن معين احمد بن صالح كذاب توجهما کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ اور ازام سے محفوظ نہیں ہیں اور بھی کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ اور ازام سے محفوظ نہیں ہیں اور بھی کہا نسائی نے کہ چھوڑ دیا ان کو محمد بن یحییٰ نے اور بنسوب کیا ان کو یحییٰ بن معین نے طرف کذب کے اور نقل کیا مغویہ بن صالح نے ابن معین سے کہ احمد بن صالح بڑے جھوٹے ہیں۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے تحقیق سے یہاں بالکل کام نہیں لیا ہے۔ نسائی نے ان احمد بن صالح ابن الطبری پر جو کلام کیا ہے اس میں ان سے وہ کہہ کر ہوا ہے وہ یہ ہے جس کو حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں وجرم ابن حبان بانہ انما نکلم فی احمد بن صالح الشمونی فظن النسائي انه علي ابن الطبري اتقوا یعنی ابن حبان نے بالجزم یہ کہا ہے کہ اصل میں احمد بن صالح شمونی پر کلام کیا گیا تھا نسائی نے وہ جرح ان ابن الطبری پر لگان کر لیا۔ سمجھ گئے جناب یا نہیں۔ سنیہ خود علامہ فہرست میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں اذی النسائي نفسه بكلامه فيه قال ابن عدی كان النسائي سعي الدای فیہ اتقوا ملخصاً یعنی نسائی نے ابن الطبری پر کلام کر کے اپنے نفس کو ایدا دیا اور ابن عدی نے کہا کہ نسائی اس احمد بن صالح کے بارے میں بری رائے رکھتے تھے۔ اب اس کو خدا تعالیٰ سے سنیہ حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں واما النسائي فكان سعي الدای فیہم ركنًا



فی تہذیب التہذیب لابن حجر (ج ۱) فاستند النسائی فی تضعیفہ الی ما حکاہ عن یحییٰ بن معین  
وهو وهو ومنه حملة علی اعتقاد لا سوء راہیہ فی احمد بن صالح مروہ عن (کان احمد بن  
صالح لا یجد شایعاً حتی یسال عنه فلما ان قد مر النسائی مصر جاء الیہ وقد صحب قوماً  
من اهل الحدیث لا یرضاهما احمد فابی ان یحدثہ فذهب النسائی رالی قوله) وشرح  
یشیع علیہ وما ضراہ ذلك شیئاً رکذا فی تہذیب التہذیب (ج ۱) وقال ابن حبان ما رواہ  
النسائی عن یحییٰ بن معین فی حق احمد بن صالح فهو وهو ذلك ان احمد بن صالح الذي  
تکلف فیہ ابن معین هو رجل آخر غیر ابن الطبری وكان یقال له الا لثغوی وكان  
مشهوراً بالوضع الحدیث واما ابن الطبری فكان یقارب ابن معین فی الضبط والاعتقاد  
رکذا فی التہذیب) فتبین ان النسائی انفر دبتضعیف احمد بن صالح بما لا یقبل التحی  
ملخصاً ان ساری عبارات رجول ہدی الساری کی ہیں اور انہیں کے ہم معنی تہذیب التہذیب  
میں ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نسائی احمد بن صالح کے بارے میں بری رائے والے تھے نسائی  
نے ان کی تضعیف میں جو ابن معین سے حکایت کی ہے یہ ان کا دہم ہے اس بات پر نسائی کو  
بد اعتقاد ہی نے برا گینتہ کیا جو ان احمد کی طرف سے تھی وہ یہ کہ احمد بن صالح کسی کو حدیث  
نہیں بیان کرتے جب تک اس کے پورے حالات سے واقف کار نہ ہو جاتے جب نسائی مصر  
میں آئے تو احمد بن صالح کے پاس بھی حاضر ہوئے یہ نسائی بدیشتر ان اہل حدیثوں کی محبت میں  
تھے جن سے احمد بن صالح کچھ ناراض تھے اس لیے احمد نے نسائی کو حدیث نہیں بیان کی۔  
پس نسائی اس ضد میں احمد بن صالح پر تشنیع ان کی برائی بیان کرنے لگے جس سے احمد کا  
کوئی نقصان نہیں اور ابن حبان نے یہ کہا ہے کہ نسائی نے ابن معین سے جو احمد کے بارے  
میں روایت کیا ہے اس میں ان سے دہم ہوا ہے وہ یہ کہ ابن معین نے جس احمد کے بارے  
میں کلام کیا ہے وہ اشعری ہے وہ وضاع حدیث مشہور تھا اور یہ احمد ابن الطبری ہے یہ ضبط  
واققان رثقا بہت ہیں ابن معین کے برابر ہے۔ غرض یہ بات ظاہر ہے کہ نسائی کا تنہا احمد بن صالح  
الطبری کی تضعیف کرنا غیر مقبول ہے اگرچہ اس سے ان کی ثقاہت صاف ثابت ہو گئی لیکن اب  
صریح لفظوں میں شیخ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں ثقة حافظ من العاشرة یعنی سیلفہ اور



حافظ ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں احد کبار الحفاظ بمصر وثقہ احمد ولجی دابن المدینی وابرہاتم وجماعة قال ابو لعلیہر ما قدم علينا احد اعلم مجد یث اهل الحجاز ومن هذا الفتی کذا فی تہذیب التہذیب ج ۱) یعنی احمد بن صالح کبار حفاظ مصر سے ہیں ان کو احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن معین اور ابن المدینی اور ابو حاتم بلکہ ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا کہ نہیں آیا ہم پر کوئی زیادہ جانتے والا اہل حجاز کی حدیثوں کو اس جو ان راحمد بن صالح ابن الطبری کے خود امام ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں الحفاظ اثبت احد العلام قال البخاری احمد بن صالح ثقہ ما رايت احدا یتکلم فیہ بحجة رکا فی تہذیب التہذیب ج ۱) وقال ابو حاتم النجلی وجماعة ثقہ املخصا یعنی احمد بن صالح حافظ ثقہ ہیں امام بخاری نے خود کہا ہے کہ احمد بن صالح ثقہ ہے نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ان میں کوئی کلام کرتا ہو دلیل کے ساتھ اور ابو حاتم اور علی اور ایک جماعت نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ اگر تفسیر سے سننا چاہتے ہیں تو سنئے حافظ ابن حجر مدنی انکساری میں لکھتے ہیں احد ائمة الحديث الحفاظ المتقنين المجاہدين بین الثقة والحديث اکثر عنه البخاری و ابو داؤد و اعتماد الذہلی فی کثیر من احادیث اهل الحجاز وثقہ احمد بن حنبل ولجی بن معین وعلی بن المدینی دابن نمیر و النجلی رکا فی التہذیب) وابرہاتم الرازی رکا فی التہذیب) وخرود و احمد بن صالح امام ثقہ وقال ابن عدی کان النسائی ینکرو علیہ احادیث وهو من الحفاظ المشہورین بمعرفة الحديث رکا فی التہذیب ج ۱) وقال صالح بن زید لحرکین بمصر احد یحفظ الحديث غیر احمد بن صالح وکان بذاکر مجد یث الزہری و یحفظ رکا فی التہذیب ج ۱) ولولید ما نقلناه ولاحق البخاری ان یحییٰ بن یسیر ثقہ احمد بن صالح ابن الطبری انتحی ملخصاً خلاصہ یہ کہ احمد بن صالح ائمہ حدیث حافظ متقین جامعین در میان ثقہ و حدیث سے ہے۔ امام بخاری دابو داؤد و نسائی سے بہت سی روایات لی ہیں اور ذہلی نے ان کی بہت سی احادیث جو اہل حجاز سے ہیں ان پر مرقا دکیا ہے اور امام احمد بن حنبل و ابن معین و ابن مدینی و ابن نمیر و علی اور ابو حاتم را زی اور بہت سے لوگوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ احمد امام ثقہ ہے ابن عدی نے (تجیاً) کہا ہے کہ نسائی ان کی حدیثوں سے رکبوں انکار کرتے ہیں

حالانکہ یہ حفاظ مشہورین بکثرت الحدیث سے ہے اور صالح بن محمد نے کہا کہ مصری احمد بن صالح کے سوا اور کوئی حافظ حدیث نہیں تھا یہ زہری کی حدیث کا مذاکرہ کرتے اور اس کو یاد کرتے اور ہارک ان لغظوں کی تائید امام بخاری کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ان سے مروی ہے کہ ابن معین نے احمد بن صالح ابن الطبری کو ثقہ کہا ہے۔ بلکہ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں احمد بن صالح اور احمد بن حنبل دونوں کو ایک وجہ کا ہونا نقل کر کے اتنا اور لکھا ہے قال الخطیب احنیم باحمد جمیع الامۃ الا النسائی (۱) یعنی خطیب نے کہا ہے کہ احمد بن صالح ابن الطبری سے تمام ائمہ نے حجت پکڑا ہے سوانائی کے راسی مندرجہ سے، حاصل کلام یہ کہ احمد بن صالح ابن الطبری امام الثقات سے ہے بقیہ ان کے متعلق مفصل بحث میرے رسالہ الزیج العقیم ص ۵۰ دم ۵۰ میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸) احمد بن عبد اللہ بن حکیم ابو عبد الرحمن الغفیری فی المہاروی۔ قال النسائی لیس بثقة وقال ابو نعیم الحافظ مشہوراً لومع ترجمہ کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ نہیں ہیں۔ اور کہا ابو نعیم حافظ نے کہ حدیث وضع کرنے میں مشہور ہیں۔ ایضاً

اقول معرج ہے جب انسان کی آنکھ پر لعصب کی پٹی بندھ جاتی ہے تو اسے کچھ نہیں سوچتا اور جی خراب اس راوی کا تو جامع صحیح بخاری میں کہیں تہہ ہی نہیں ہے۔ اگر آپ نکال دیں تو آج سے اس سوال کا جواب آپ سے کہیں نہیں مانگوں گا کہ عقل بڑی ہے یا بھینس؟ لہذا یہ راوی صنایع ہوا کرے؟ مارا چہ ازہیں قصہ کہ گاؤں اور خورفت۔ نہ معلوم کہ آپ نے اسے بخاری کا راوی کیونکر سمجھ لیا؟ اور ہوا اب معلوم ہوا کہ میزان الاعتدال کی اس عبارت سے آپ کو وہ ہوا ہے وقد رايت البخاری یروی عنہ فی کتاب الضعفاء انتھا افوس! آپ نے اس کا مطلب نہیں سمجھا ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے اس راوی کو امام بخاری کی کتاب الضعفاء میں دیکھا ہے۔ بس یہ ضعیف ہے ہوں تو ہیں کیا؟ کیونکہ امام بخاری نے ان سے (نبی صحیح میں کہیں روایت نہیں کیا۔ چلیے جھگڑا تمام شد ہاں آخر میں ہم آپ کو آپ کی غلطی پر متنبہ کرتے ہیں کہ یہ فریاتی نہیں ہے بلکہ فریاتی ہے آگے چلیے۔

قولہ (۹) اسامہ بن حفص۔ ضعفہ ابو نعیم الاندلی وقال اللذکانی مجھول۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابو نعیم اندلی نے اور کہا ان کا نام لکھا ہے کہ یہ مجھول ہیں۔ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قولہ۔ (۱۱) اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبد اللہ قال النسائی ليس بثقة ترجمہ کہا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اگرچہ یہ جرح بھی مبہم ہے لیکن ہم خود اس کی وجہ بیان کر کے جواب دیتے ہیں۔ نسائی نے ان کو جو غیر ثقہ کہا ہے اس لیے کہ یہ اسحاق بعد نا بیٹا ہونے کے تکلم و تلفظ میں غلطی کرتے تھے گویا یہ بعد نا بیٹا ہونے کے مختلط ہو گئے تھے اس لیے نسائی نے ان کو ثقہ نہیں کہا۔ لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ امام بخاری نے ان سے قبل ان کے اندر سے ہونے کے روایت کی ہے۔ اور اس وقت یہ ثقہ تھے حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں دکانها مما اخذ لا عنه من کتابہ قبل ذهاب بصره انتحی یعنی امام بخاری نے اسحاق کی کتاب سے ان کے بیٹا کی جلنے کے قبل ہی روایت کی تھی۔ اور جب امام بخاری نے ان کی کتاب ہی سے روایت کیا تو نا بیٹا ہونے کے بعد بھی اگر کتاب سے روایت لیتے تو کوئی جرح نہیں تھا۔ ان کی کل کتاب صحیحہ میں چنانچہ اس کا ثبوت ذیل کی عبارات سے ہوگا اب ان کی ثقاہت سنیے۔ حافظ ابن حجر تقریب میں صدوق لکھتے ہیں۔ اور علامہ صفی الدین غلامہ شمسری میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم صدوق کتبہ صحیحۃ یعنی ابو حاتم نے اسحاق کو صدوق کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ان کی کتابیں صحیح ہیں۔ خود علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں و هو صدوق فی الجملة صاحب حدیث قال ابو حاتم صدوق و کتبہ صحیحۃ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی لا یتناول انتحی ملخصاً۔ یعنی اسحاق صدوق اور صاحب حدیث ہیں ابو حاتم نے ان کو صدوق اور ان کی کتابوں کو صحیح کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقافہ میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے غیر متردد کہا ہے۔ حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم کان صدوقاً و کتبہ صحیحۃ و المعتمد فیہ ما قالہ ابو حاتم۔ یعنی ان کو ابو حاتم نے صدوق اور ان کی کل کتب کو صحیح کہا ہے اور اسحاق کے بارے میں ابو حاتم ہی کا قول معتدراً قابل وثوق ہے علی القیاس تہذیب التہذیب ۵ اول میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم کان صدوقاً و ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات یعنی ابو حاتم نے ان کو صدوق کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ راوی بھی ثقات سے ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۲) اسرئیل بن موسیٰ - قال الاندی نید لین - ترجمہ کیا از وی نے کہ ان میں منع ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر اسی ازدی کی جرح ہے جو غیر مقبول ہے اور لطف یہ کہ یہاں پر آپ نے عبارت  
اڑا لیا جس پر ہم پھر کہیں گے۔ ۶۔ ہاں عبارت کا اڑانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔ علامہ ذہبی کی عبارت  
میزان میں یوں ہے وشد الازدی فقال فیہ لین یعنی ازدی ان کی تضعیف میں منفر د (شاذ ہے  
جس سے خود جرح کا جواب ہوتا ہے کہیے آپ کی حقیقت کیسی کیسی کھلتی جاتی ہے۔ پس ازدی کی  
یہ جرح کبھی مقبول نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ وقال ابو القم الازدی فیہ  
لین ملازدی کا یعتقد انما الفیہ دنفیک اذا خالف روی له البخاری واصحاب السنن الا ابن  
ماجہ انتخلی۔ یعنی ازدی نے جو اسرائیل کی تضعیف کی ہے اس کی بابت یاد رکھنا چاہیے کہ ازدی  
جب کسی کی جرح میں منفر د ہو تو ہرگز اعتقاد نہیں کیا جاوے گا۔ پس کیونکر اس راوی کی بابت اعتقاد  
ہوگا جس سے امام بخاری نے اور سوا ابن ماجہ کے کل اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔ دیکھیے  
ازدی کی جرح نامقبول ہونے کی بابت ہم کس قدر عباراتیں لکھتے جانے ہیں۔ ان کو یاد رکھیے گا۔  
باقی کو ہم نمبر ۷ میں عبد الحمید کے بیان میں پیش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اب اسرائیل کی ثقاہت  
سنئے حافظ ابن حجر ترقیب میں لکھتے ہیں ثقة من السادسة اور خلاصہ میں علامہ صفی الدین نے  
لکھا ہے وثقه ابو حاتم اور میزان میں علامہ ذہبی نے لکھا ہے وثقه ابو حاتم ابن معین اور  
حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں لکھا ہے وثقه ابن معین ابو حاتم والنسائی وغیرہم ان عبارت  
کا خلاصہ یہ ہے کہ اسرائیل کو ابو حاتم اور ابن معین اور نسائی اور ان کے سوا بہتوں نے ثقہ کہا  
ہے۔ اور یہی مافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں قال ابن معین ابو حاتم ثقة خلاصہ ابو حاتم  
لاباس بہ وقال النسائی لیس بہ باس قلت ذکورہ ابن حبان فی الثقات رج ۱ ابن معین  
اور ابو حاتم نے اسرائیل کو ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم اور نسائی نے لاباس بہ رثقه کہا ہے۔ اور ابن  
سنان نے ان کو ثقہ میں ذکر کیا ہے۔ حاصل یہ کہ اسرائیل بھی بذاثقة سے ہے۔ اگے چلیے۔

قرنہ ۱۲۳۷ اسماعیل بن ابان الازدی الکوفی کان یتشیع وروی الحاکم عن الدارقطنی انه قال

۱۲۹۱ من ۵ ست ۳۹ من ۲۵ من  
۱۲۹۲ من ۱۵ ست ۱۵ من



لیس عندی بالقوی ترجمہ یہ تشیع کو دخل دیتے تھے اور روایت کی حاکم نے وار قطنی سے کہہا وار قطنی نے کہ یہ ہمارے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ ایضاً  
**اقول**۔ ان کی نسبت دوجہیں آپ نے نقل کی ہیں دونوں ساقط ہیں۔ پہلی جرح ان کے شیعہ ہونے کی یہ غلط ہے اس لیے کہ تشیع باب تغفل سے آیا ہے جس کی خاصیت تکلف ہے پس معلوم ہوا کہ درحقیقت یہ شیعہ نہ تھے۔ فاقول۔ دوسری جرح۔ روایت حاکم کی وار قطنی سے ان کے قوی نہ ہونے کی۔ یہ بھی غلط ہے اس لیے کہ حاکم کو یہاں پر شبہ ہو گیا ہے کیونکہ اسماعیل اندی کو خود وار قطنی نے ثقہ کہا ہے۔ کما سیجی۔ اصل میں وار قطنی نے اسماعیل بن ابان الغنوی کو لیس عندی بالقوی کہا ہے۔ حاکم کو ان اندی پر شبہ ہو گیا۔ حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں۔ و  
 لہم شیخ یقال لہ اسماعیل بن ابان الغنوی اجمعوا علی ترکہ فلعلہ اشتبه به انتہی۔ یعنی جس کے ترک پر اجماع ہے وہ اسماعیل غنوی ہے صرف ان کا شبہ ان اسماعیل اندی پر ہو گیا۔ ورنہ اسماعیل اندی تو ائمہ ثقہ سے ہے حافظ ابن حجر تقریب میں ثقہ اور علامہ سفی الدین خلاصہ میں وثقہ احمد و البخاری لکھتے ہیں۔ دونوں عبارت سے ثقہ بہت ان کی ثابت ہے اور امام ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں حدیث عنہ یحیی و قال البخاری صدوق۔ یعنی ان ابن معین اور ابن حنبل نے حدیث لی ہے اور امام بخاری نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں وثقہ الناسائی و مطین و ابن معین و الحاکم البواحد و جعفر الصالح و الدارقطنی کا یعنی نسائی اور مطین اور یحیی اور حاکم اور جعفر اور وار قطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ نیز تندیہ التہذیب میں بالتفصیل لکھتے ہیں قال احمد بن حنبل و احمد بن منصور الرومادی و ابو داؤد و مطین ثقہ و قال البخاری صدوق و قال الناسائی لیس بہ باس و قال ابن معین اسماعیل بن ابان المواقی ثقہ و اسماعیل بن ابان الغنوی کذاب و قال الدارقطنی ثقہ مامون و قال ابن الشاہین

سک من ۲۶۱ ۱۵۔ سک المتقدمون یطلقون التشیع علی من یفضل علیاً علی عثمان راجع  
 تہذیب التہذیب ص ۱۵۹۔ فان کان مثل هذا التشیع موجبا للرجح فلا یسلم منه الاعمش  
 و لغمان بن ثابت و شعبۃ و غیرہم من الکابر راجع المیزان ص ۱۱۶ (۱۵)  
 سک من ۲۵۲ سک من سک من ۳۷ سک من ۹۹ ج ۱ سک من ۲۵۲  
 سک من ۲۶۰ ج ۱۔



فی الثقات، قال عثمان بن ابی شیبۃ: اسماعیل بن ابان الوراقی ثقةٌ بحسب الحدیث، قیل لہ فان اسماعیل بن ابان عندنا غیر محمود فقال کان ہما ہذا اسماعیل اخری قال لہ ابن ابان غیر الوراقی کان کذابا وقال ابو احمد الجاکم ثقةٌ وذكرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن المدینی لا باس بہ وقال جعفر بن محمد بن شاکر لم یصلح حدیثنا اسماعیل بن الوراق ابو اسحاق الکونانی کان ثقةً اتحمی ملخصاً راجحاً یعنی اسماعیل ازہوی کو ابن جہل و ابن منصور و ابو داؤد و طہیین نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے صدوق اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن معین نے کہا ہے کہ اسماعیل وراق (ازہوی) ثقہ ہے اور اسماعیل غزوی کذاب ہے اور دارقطنی نے ثقہ مامون اور ابن شاہین نے ثقہ اور عثمان نے ثقہ صحیح الحدیث کہا ہے۔ عثمان سے کہا گیا کہ اسماعیل بن ابان ہمارے نزدیک ستودہ صفت نہیں ہے تو عثمان نے کہا کہ وہ دوسرا اسماعیل بن ابان ہے سو اس وراق کے رد کو کذاب ہے۔ اور حاکم نے ثقہ اور ابن المدینی نے لا باس بہ اور جعفر صالح نے ثقہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ راوی بھی ثقہ سے ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ (۱۴) اسماعیل بن مجالد بن سعید**۔ قال الفسائی لیس بالقوی وروی الجاکم عن الدارقطنی قال لیس فیہ شک اثنہ ضعیف وقال السعدی غیر محمود۔ ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور روایت کی حاکم نے دارقطنی سے کہ کہا انہوں نے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ضعیف ہیں اور کہا سعدی نے کہ یہ ستودہ عنایت نہیں ہیں بالیقیناً اقوال۔ یہاں بھی حاکم کی روایت دارقطنی سے ویسی ہی ہے جیسی کہ سابق میں تھی کیونکہ معتدل ہے نیز اور جہیں مفسر و مبین نہیں لہذا نامقبول ہیں یہ اسماعیل بھی صدوق اور ثقہ ہے۔ تقریب میں ابن حجر صدوق لکھتے ہیں اور خلاصہ مصر میں ہے۔ قال ابن معین ثقہ وقال احمد ما اداہ الا صدوقاً یعنی یحییٰ نے ثقہ اور احمد نے صدوق کہا ہے خود میزان میں ہے۔ وثقہ ابن معین وقال البخاری هو صدوق وقال ابو ذرعة هو وسط اتحمی یعنی ابن معین نے ان کو ثقہ اور بخاری نے صدوق اور ابو ذرعة نے متوسط رتبہ کا کہا ہے۔ حافظ ابن حجر بدری السکری میں لکھتے ہیں قال ابو داؤد ہوا ثبت من ابیہ وقال ابو ذرعة هو وسط وقال احمد ما اداہ الا صدوقاً وقال البخاری صدوق الا ملخصاً یعنی ابو داؤد نے اثبات رتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فاخرط یعنی ابن معین نے اسید کو جھوٹا کہنے میں افراط سے کام لیا ہے وہ حقیقت یہ جھوٹے نہیں ہیں اور بطریق تسلیم اگر یہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ معتز بن زید نے لکھا ہے تو ہم کو مفر نہیں۔ اس لیے کہ امام بخاری نے جس حدیث کو اسید بن زید سے روایت کیا ہے وہ بطور متابعت کے ہے اصل میں امام بخاری اس حدیث کو اپنے شیخ عمران بن میسرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس طریق کے سب راوی ثقہ ہیں۔ بعد اس کے امام بخاری تحویلاً بتلاتے ہیں کہ یہ حدیث بطریق اسید بن زید بھی آئی ہے۔ پس یہ روایت مقرون بغیرہ ہوئی۔ ملاحظہ ہو تقریب و خلاصہ و میزان و ہدی و تہذیب ج ۱) آپ کا اعتراض جب صحیح ہوتا کہ امام بخاری صرف انہیں اسید کے ساتھ تفرد کرتے جا ذلیس نہیں۔ یعنی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پس آپ کا اعتراض محض لغو ہوا مفصل متابعت کی بحث نمبر ۲۲ ثابت کے بیان میں آوے گی۔ باقی اسید کی بابت میرے رسالہ العرجون القدیم (۷۷) میں ملاحظہ ہو آگے چلیے۔

قولہ۔ (۱۶) ایوب بن عائذ الکوفی۔ اما ابو زرعة فرداسه في كتاب الضعفاء۔ وكان من المرجية قاله البخاری وادام في الضعفاء كارجاءه والعجب من البخاری لئنه وقد احتج بـ زرعة لیكن ابو زرعة نے پس ان کے نام کو کتاب الضعفاء میں درج کیا ہے اور بر جریرہ تھے کہا اس کو بخاری نے اور لائے ان کو بخاری ضعیف میں سبب مرجیہ ہونے کے اور تعجب ہے بخاری سے کہ شک کرتے ہیں ان پر اور حالانکہ محبت پکڑی ہے ان سے ایفا۔

رہاشیہ بقیہ صفحہ پچاس) ست اشار الحافظ ہذا الی تشدد یحییٰ بن معین اجازۃ ان شئت التعمیل تعلیل بالرفع والتکلیل (ص ۱۱۴) وایضاً ذکر الحافظ فی ہدیہ بان البخاری اخرج اخوہ اولاً بواسطۃ محمد بن فضیل ثنا حمید بن وثنیہ بواسطۃ اسید بن زید عن ہشیم عن حمید بن وثنیہ اثبت فی حمید بن کا قال ابن عدی (ص ۵۲) فانرفع الاعداء من الجہنم اللہ

رہاشیہ صفحہ ۱۱۴) لکن لم یخرج لہ البخاری الامتلاحة لشعبة وسفيان وراجع ص ۶۱ ج ۱) کا صرح بہ الحافظ فی التقریر ص ۸۲ ج ۱) وقال فی مقدمة الخرج لہ فی متابحة شعبۃ (ص ۵۲ ج ۱) فقوله قد اخرج به لا یصح

اقول کہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لیے کہ امام بخاری نے ان کو خود صدوق کہا ہے ملاحظہ ہو  
 بہی الساری و تہذیب (ج ۱) جس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے جب ان سے روایت لی تھی  
 تو یہ مرجحہ نہ تھے بعد کو ہو گئے جس کی وجہ سے ان کو امام بخاری ہی نے اپنی کتاب التہذیب میں  
 درج کر دیا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ایوب کی روایت کو مبتلا بعت شہہ ذکر کیا ہے ناذا فح  
 ما قبل اب ایوب کی ثقاہت گوش گذار فرمائیے۔ حافظ ابن حجر تہذیب میں لکھتے ہیں ثقہ  
 اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابو حاتم اور میزان الاستدلال میں خود دہی لکھتے ہیں وثقہ ابو حاتم  
 وغیرہ و عند مسلم لہ حدیث یعنی ایوب ثقہ ہیں ابو حاتم وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے  
 نیز امام مسلم نے بھی ان سے روایت لی ہے بہی الساری میں ہے وثقہ ابن معین  
 و ابو حاتم و النسائی و العجلی و ابو داؤد و قتال البخاری صدوق انتھی یعنی ایوب کو ابن معین  
 و ابو حاتم اور نسائی اور عجمی اور ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے صدوق کہا ہے  
 (و کی وجہ اب!) اس سے تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ وقال الاودھی  
 من یحیی ثقہ صالح الحدیث صدوق وقال النسائی ثقہ وقال ابن حبان فی الثقات  
 وقال ابو داؤد کلباس بہ وہی روایہ ثقہ وقال ابن المذینی حدیثنا سفیان حدیثنا  
 ایوب بن عاصد و کان ثقہ وقال العجلی کوئی تابعی ثقہ انتھی ملخصاً رج ۱) یعنی ایوب  
 کو اودھی نے بروایت یحیی ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ صالح الحدیث صدوق اور نسائی نے ثقہ  
 اور ابن حبان نے ثقہ میں اور ابو داؤد نے کلباس بہ اور ثقہ اور ابن المذینی نے بروایت  
 سفیان ایوب کو ثقہ اور عجمی نے کوئی و تابعی وثقہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایوب بن عاصد بھی  
 ثقہ سے ہے۔ مفصل بحث ایوب کی بابت میرے رسالہ الریح النقیم ۵۶۵ء میں ملاحظہ ہو  
 اگے چلیے۔

قولہ (۱) احمد بن عیسیٰ المصری۔ ان اباحاد را دی عن یحیی بن معین اندر حلفن باللہ  
 انہ کذاب۔ ترجمہ تحقیق کہ روایت کی ابو داؤد نے یحیی بن معین سے کہ تحقیق کہ انہوں نے خدا کی  
 قسم کھائی ہے کہ یہ بڑا جھوٹا ہے۔ ایضاً

مک من ۴۵۴ مک من ۱۲۴۰۴ مک من ۵۶ مک من ۳۷

مک من ۱۵۱۲۴ مک من ۱۲۴۰۴ ج ۱

اقول ممکن ہے کہ ابن عیینہ نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا تھا اس لیے کہ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں  
تکلم فیہ بلا حجة اودبی الساری میں لکھتے ہیں قال الخطیب لمارسلن تکلم فی حجة اور تندیب التندیب  
۲۱ میں فرماتے ہیں قال الخطیب ما رأیت لمن تکلم فیہ حجة اود علامہ معنی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں  
قال الخطیب لمارسلن تکلم فیہ حجة اود علامہ فرمایا ہی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں وقال الخطیب  
مالیت لمن تکلم فیہ حجة گویا سب ایک زبان ہو کر خطیب سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن حنبل  
کے بارے میں جس نے کلام کیا ہے وہ بے دلیل ہے۔ علامہ بریں اگر اہل ایسے ہی ہوں تو چند سال  
جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے احمد بن حنبل سے نین مقام پر روایت کیا ہے لیکن کہیں ان کے ساتھ  
تفرقہ نہیں کیا ہے پہلی روایت تو مبتلا بقضا صبح لاتے ہیں۔ دوسری جگہ مقرون بہ سفیان ہے تیسرے  
مقام میں مبتلا بقضا ابن المبارک ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر نے ہر آساری میں لکھا ہے نہ اخراج  
لہ البخاری شیان فردجہ یعنی امام بخاری نے ان سے ایسی کوئی روایت نہیں کیا ہے جس میں  
ان کے ساتھ تفرقہ کیا ہو۔ پس کوئی اعتراض نہیں رہا۔ لیجئے گئے ہاتھ ہم ان کی ثقاہت بھی سنا دیں حافظ  
ابن حجر تقریب میں صدوق لکھتے ہیں۔ اور خلاصہ میں ہے قال النسائی لیس بہ باس قال الذہبی  
ولہ اجدلہ حدیثا منکرا یعنی نسائی نے ان کو باس کہا ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ  
میں نے ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں پایا چنانچہ میزان الاعتدال کی عبارت یہ ہے ھو موثق قال النسائی  
لیس بہ باس قلت نہ اختص بہ ارباب الصحاح ولہ اجدلہ حدیثا منکرا انتہی یعنی احمد ثقہ میں نسائی  
نے لا باس بہ کہا ہے میں کہتا ہوں کہ ان سے صحاح مالوں نے حجت پکڑا ہے اور میں نے ان کی کوئی حدیث  
منکر نہیں دیکھی۔ حافظ ابن حجر تندیب التندیب جلد اول میں لکھتے ہیں قال النسائی لیس بہ باس قلت  
لیس فی حدیثہ شئی من المناکیر ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی نسائی نے لیس بہ باس ان  
کو کہا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کی حدیث میں مناکیر سے کچھ نہیں ہے افسان حبان نے ان کو ثقہ میں  
ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ بھی ثقہ سے ہے باقی جواب ان کا میرے رسالہ التریح التقیم ص ۵۵ میں  
ماخذ کریں آگے چلیے گا

ص ۶۵ ۱۵

ص ۸۸ ۲۴

ص ۱۳

ص ۲۲۸

ص ۵۹ ۱۵

ص ۱۳

ص ۶۵ ۱۵

ص ۵۹ ۱۵

ص ۱۳

ص ۲۴۵ ج ۲ تجدیدہ فوائد

قولہ رد، ابوب بن سلیمان بن ہذال۔ قال ابو الفتح الاذدی محدث باحلویش کا یتایع علیہا۔ ترجمہ: کہا ابو الفتح اذدی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں۔ ایضاً  
اقول۔ پھر آپ نے اذدی کی جرح پیش کی۔ حالانکہ بار بار گندہ کہ اس کی جرح غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں: یدئہ الاذدی بلا دلیل اور بدی الساری میں لکھتے ہیں: الاذدی کا یہی مع  
علی قولہ یعنی اذدی نے بلا دلیل ان پر جرح کی ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ سننا کہ نہیں جناب! کتنی  
دفعہ لکھوں مگر یہ کہ جناب کا استظاہ کریں اور ان کا ثقہ ہونا ملاحظہ فرمائیں۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے  
ہیں: ثقہ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن حبان اور بدی الساری میں ہے وثقہ ابوداؤد والدار  
قطنی حبان خلاصہ میں عبارات کا یہ ہے کہ ابوب ثقہ ہیں ان کو ابن حبان اور ابوداؤد اور قطنی  
نے ثقہ کہا ہے اور میزان الاعتدال میں ہے ذکر ابوب حبان فی الثقات وقال البخاری لا باس بہ  
یعنی ابن حبان نیکان کو ثقہ میں ذکر کیا ہے واما ابن بخاری لے لا باس بہ ان کو کہا ہے حافظ ابن حجر  
تہذیب التہذیب جلد اول میں لکھتے ہیں: قال الاجری عن ابی داؤد ثقہ وقال الحاکم عن المناظنی  
لیس بہ باس و ذکر ابوب حبان فی الثقات انتحی یعنی اجری نے بروایت ابوداؤد ابوب کو ثقہ کہا  
ہے اور حاکم نے بروایت داؤد قطنی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقہ میں ذکر کیا ہے  
خلاصہ یہ کہ یہ راوی بھی ائمہ ثقہ سے ہے۔ ہاں آپ کو آپ کی غلطی بتا دیتا ہوں کہ آپ نے سلیمان  
بن بلال لکھا ہے چاہیے سلیمان بن بلال بالبار الموحدة۔ آگے چلیے۔

۴۵۴ من ۵۵      ۴۵۴ من ۵۵      ۴۵۴ من ۵۵      ۴۵۴ من ۵۵  
 ۱۵۳۳ من ۱۵      ۱۵۳۳ من ۱۵      ۱۵۳۳ من ۱۵      ۱۵۳۳ من ۱۵



## حرف الباء

قولہ (۱۹) بدل بن المجبر ابو المنید ابو یزید البصری - روی الحاکم عن ابی الحسن الدارقطنی ضعیف۔ توجہ، روایت کی حاکم نے ابو الحسن دارقطنی سے کہ یہ ضعیف ہیں ایضاً  
اقول یہاں پر بھی آپ حسب دستور میزان کے آگے کی عبارت سمجھ کر گئے ہیں جس میں آپ کا جواب  
تھا اور ایک غلطی بھی کی ہے غلطی یہ ہے کہ آپ نے محیر لکھا ہے جو غلط ہے صحیح حجب بالباء الموحدة ہے  
ہاں میزان کی عبارت آگے کی یہ ہے قلت هذا اعجب فقد قال ابو حاتم هو ارجح من مهن وغیر  
یعنی دارقطنی کا ان کو ضعیف کہنا ایک تعجب کی بات ہے کیونکہ ابو حاتم نے ان کو فلاں فلاں سے  
بھی ارجح بتایا ہے اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں دارقطنی کی اس تضعیف کی نسبت  
لکھا ہے۔ قلت هو ثقنت یعنی یہ عجیب جوئی اور بد گوئی ہے۔ لہذا مجھے پھر کہنا پڑا کہ ع۔ یہ عبارت  
کو چمپا نا کوئی تم سے سمجھ جائے۔ اب ان کی ثقاہت صریح لفظوں میں سنو۔ حافظ ابن حجر تقریباً  
میں ثقہ ثبت اور علامہ صفی الدین غلامہ میں قال ابو حاتم صدق کھتے ہیں۔ یعنی یہ ثقہ اور ثبت  
ہیں اور ابو حاتم نے ان کو صدوق کہا ہے۔ اور میزان الاعتدال میں ہے قال ابو حاتم صدق و  
قال ابو زرعة ثقة اور ہدی الساری میں ہے وثقة ابو زرعة و ابو حاتم وغیرہما خلاصہ یہ  
کہ ابو حاتم نے ان کو صدوق اور ثقہ اور ابو زرعة وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور تہذیب التہذیب  
میں ہے قال ابو زرعة ثقة وقال ابو حاتم صدق قال ابن عبد البر هو عند هم ثقة حافظ

ص ۱۲۵ ص ۴۵۵ ص ۴۵۵ قلت تضعیف الدارقطنی لیس علی الاطلاق  
بل المادوی عن لائقة خالف حسین بن علی المحمضی الذی من وفق الناس فی لائقة ولذا  
قال الحافظ فی التقریب: "ثقة ثبت الا فی حدیثہ عن لائقة الخ" لیکن فی الصحیح ہو یروی  
من شعبة ولهذا السبب قال الحافظ فی المحدثی۔ ان جرح الدارقطنی علیہ ثقتہ والذہبی ظہر  
العجب علی الدارقطنی لائقة فی الصحیح روی عن شعبۃ لائقة قال لا غلو فی علی الجاری  
فی دجھالة

عبدالرحمن بن عوف بن عبد اللہ بن ابی بردہ - قال احمد بروی منکلبون ان الطلاس لم یجی و  
عبدالرحمن بن عوف عن ابن عمر بن عبد اللہ بن ابی بردہ کہ اہل مدینہ نے یہ نام قبول حدیثیں روایت کرتے ہیں اور کہا فلاں نے  
کہ ہم نے یہ کجی اور عبدالرحمن کو کبھی ان سے حدیث روایت کرتے نہیں سنا۔ ایضاً

ہم سے یہی اور بعد میں کو بھی ان کے درجے کے ساتھ ہی ہے۔  
 اقول یہ جرح بھی بالکل مبہم اور اس کے اسباب غیر معین ہیں اس لیے مقبولی نہیں ہو سکتی بلکہ بڑے  
 مشائخ ثقات سے ہے۔ حافظ ابن حجر نے تقریب میں ثقہ اور علامہ صفی الدین نے خلافت میں و  
 ثقہ الجمعی وابن عدی لکھا ہے یعنی یہ ثقہ ہیں۔ ان کو عجل اور ابن عدی نے ثقہ کہا ہے۔ اور  
 میزان الاعتدال میں ہے وثقہ ابن معین والعجلی قال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی  
 لیس بہ باس و انتحی یعنی اس کو ابن معین اور عجل نے ثقہ کہا ہے ابو حاتم یکتب حدیثہ ان کی حدیث کو  
 قابل کتابت کے اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ہمدانی الساری میں  
 لکھتے ہیں۔ وثقہ ابن معین والعجلی والتومذی والبودادی وقال النسائی لیس  
 بہ باس وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال ابن عدی صدوق واحد یثبہ  
 مستقیمہ قلت احتج بہ الأئمة کلہما انتحی ملخصاً یعنی برید کو ابن معین اور  
 عجل اور ترمذی اور ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے اور نسائی نے لیس بہ باس کہا ہے۔ اور  
 ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور ابن عدی نے صدوق اور ان کی  
 حدیثوں کو مستقیم کہا ہے اور ان سے کل ائمہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اس سے  
 ذرا تفصیل سے حافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین والعجلی ثقہ  
 وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بہ باس وقال ابن عدی ردی  
 عنہ الأئمة واحد یثبہ عندی مستقیمہ وهو صدوق وقال الترمذی فی  
 جامعہ وبرید کوفی ثقہ فی الحدیث وقال الاجزلی عن ابی داؤد ثقہ  
 وقال ابن حبان فی الثقات انتحی ملخصاً (۱) یعنی ابن معین اور عجل نے برید کو ثقہ  
 اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور نسائی نے لیس بہ باس اور ابن عدی نے

طحاوی ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳

ان کو صدوق اور مستقیم الحدیث اور ان سے کل ائمہ نے روایت کرنے کا ذکر کیا ہے اور امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں برید کوئی کو ثقہ فی الحدیث اور احمدی نے برید ابو داؤد ان کو ثقہ اور ابی حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے  
اسی حرف التاء دارد؟

---

ع قول احمد فی برویہ بروی مناکیر لیس یجرح علی الصحیح لان للامام احمد اصطلاح خاص  
بحوالہ بروی یلفظ المنکر لانفراد فقط لامعناہ المعروف قال الحافظ احمد وغیرہ یلفظ المناکیر  
لی الانفراد والمنطقۃ راجع الی توجہ بدیل و محمد بن ابراہیم التیمی

## حرف الثناء

قولہ ۲۱، ثابت بن مجملان۔ ذکرہ العقیلی فی کتاب المنعفاء وقال لا یتابع فی حدیثہ ترجمہ ذکر کیا ان کا عقلی نے کتاب المنعفاء میں اور کہا کہ ان کی حدیث قابل پیروی کے نہیں ہے۔ ایضاً

اقول۔ آپ نے اسی میزان میں ذرا سا آگے بڑھ کر ابوالحسن قطان کا تعاقب نہیں دیکھ لیا جو انہوں نے عقلی کے اس قول پر کیا ہے۔ نیسے ذہبی کہتے ہیں قال ابوالحسن القطان قول العقیلی ایضاً فیہ تعامل علیہ معنی ابوالحسن نے کہا کہ عقلی کا قول ثابت کے بارے میں محض تحمل و تسامح ہے۔ اسی کو حافظ ابن حجر مدنی الساری میں کہتے ہیں وقال العقیلی لا یتابع فی حدیثہ و تعقب ذلک ابوالحسن بالقطان بان ذلک لا یضرب انتہی یعنی عقلی نے جو کہا ہے کہ ثابت کی حدیث قابل متابعت نہیں ہے اس پر ابوالحسن نے تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قول سے ثابت کا کچھ نقصان نہیں۔ یعنی اس کی ثقافت میں فرق نہیں آنے کا۔ بلکہ ثابت کی ثقافت تمام کتب اسرار الرجال میں موجود ہے تقریباً یہی ہے۔ صدوق من الخاستہ خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین وقال ابوہاتم صالح قال وحیم لیس بہ باس وقال النسائی ثقة اور مدنی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وحیم وقال ابوہاتم والنسائی لا باس بہ اور تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال ابن حبان ثقة وقال وحیم والنسائی لیس بہ وقال ابوہاتم لا باس بہ صالح الحدیث انتہی ملخصاً۔ ان سب عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ ثابت صدوق ہے اور ان کو ابن معین نے ثقہ اور ابوہاتم نے لا باس بہ اور صالح الحدیث اور وحیم نے ثقہ اور لیس بہ باس اور نسائی نے ثقہ اور لا باس بہ کہا ہے معلوم ہوا کہ ثابت بن مجملان ثقافت سے ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۲۲، ثابت بن محمد الکوفی قال الحاکم لیس بضابطہ ومع کون البخاری حدث عنہ فی صحیحہ ذکرہ فی المنعفاء ترجمہ کیا حاکم نے کہ حدیثوں کو ہوشیاری سے نگاہ رکھنے والے نہیں ہیں اور باوجود اس کے کہ بخاری نے ان کی حدیث اپنے صحیح میں روایت کی ہے لیکن پھر بھی ان کو

اقول: چونکہ علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں کہ داخلہ بہ الجہادی یعنی بخاری نے ان کو قابلِ حجت جانا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب امام بخاری نے ان سے روایت لی تھی تو یہ قابلِ حجت تھے بعد کو ان میں کسی قسم کی خرابی من جہتہ الاختلاط وغیرہ آنے کی وجہ سے ضعف میں ذکر کر دیا فلا حرج اذاً علاوہ ہمیں امام بخاری ثابت کی روایت متابعہ لائے ہیں۔ اور اصل میں امام بخاری اس حدیث کو اپنے شیخ قبیلہ سے روایت کرتے ہیں اور اس اسناد میں سب راوی ثقہ ہیں بعد اس کے ثابت کی روایت متابعہ ذکر کر دی ہے اور امام بخاری کا یہ اصول نہیں ہے کہ جس حدیث کو متابعہ بیان کریں وہ بھی ان کی شرط کے مطابق ہو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو روایت متابعہ ہوتی ہے اس کا درجہ اس روایت سے جو اصولاً ہوتی ہے کم ہوتا ہے اسی لیے تو علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں ویدخل فی المتابعۃ والاسستہا وروایتہ بعض الضعفاء انتھی یعنی متابعہ اور اسستہا میں بعض ضعیفوں کی روایت بھی داخل ہو جاتی ہے پس ثابت کے ضعیف ہونے سے بھی کوئی حرج نہیں واقع ہوتا۔ حالانکہ درحقیقت ثابت ضعیف نہیں ہیں بلکہ کتب اساماء الرجال میں ان کو ثقہ لکھا ہے تقریباً میں ہے صدوق و احمد غلامہ میں ہے وثقہ مطین میزان میں ہے قال ابو حاتم صدوق وثقہ مطین اور ہی الساری میں ہے وثقہ مطین و صدقہ ابو حاتم و تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال ابو حاتم صدوق و احمد و قال محمد بن عبد اللہ الحضرمی کان ثقہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات اہل محققان غلامہ ان عبارات کا یہ ہے کہ ثابت صدوق ناہد ہیں ان کو مطین نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق ناہد اور محمد حضرمی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے معلوم ہوا کہ یہ ثابت بھی ثقہ سے ہے۔ باقی ان کا بیان اور ان کے متعلق جرح کا جواب میرے رسالہ العرجون القدیم ص ۵۵ میں ملاحظہ فرمائے۔ اگے چلیے۔

قولہ ۲۳، ثود بن ذی الدیلمی - اتمہ محمد بن البرق بالقد - ترجمہ متہم کیا ہے ان کو محمد بن برقی نے ساتھ قدر پر ہونے کے - ایضا۔

اقول۔ محمد بن برقی نے جو ان پر تہمت لگائی ہے وہ بوجہ خبیثہ ہونے کے ان کو ادھر پرتوہد بن یزید

کے۔ ورنہ حقیقت میں ثور بن زید پر کسی نے بھی اتنا ہنس نہیں رکھا افسوس آپ نے میزان کے آگے کی عبارت کا ملاحظہ فرمایا علامہ سبھی لکھتے ہیں وہاں نہ شبہ علیہ فیود بن یزید۔ یعنی محمد بن ہرقی کہ ثور بن زید کا ان ثور پر شبہ ہو گیا۔ جن کا بیان آگے آتا ہے ان ثور بن زید کی بابت تو ابن عبد البر نے کہا ہے لہذا یصحہ احد یعنی ان پر کسی نے کسی بات کی تہمت نہیں لگائی۔ ملاحظہ ہو بدی الساری۔ بلکہ ثور ثقہ سے تقریب میں ہے ثقہ من السادۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے شیخ ثقہ وثقہ ابن معین وقال احمد صالح الحدیث یعنی ثور بن زید ثقہ ہے ان کو ابن معین نے ثقہ اور احمد نے صالح الحدیث کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین والوزعۃ والنسائی وغیرہ وقال ابن عبد البر صدوق واجتنبہ الجماعة الا خلفاً یعنی ان کو الوزعہ وابن معین و نسائی وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن عبد البر نے صدوق کہا ہے امدان سے کل جماعت محدثین نے حجت پکڑا ہے اور تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال احمد والبرہان صالح الحدیث وقال ابن معین والوزعۃ والنسائی ثقہ وقال ابن عبد البر صدوق ولم یتمہد احد و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتحی ملخصاً یعنی احمد والبرہان نے صالح الحدیث اور ابن معین اور الوزعہ اور نسائی نے ثقہ کہا ہے اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ صدوق ہیں اور ان کو کسی نے تہمت نہیں دی اور ابن حبان نے ثقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے قولہ ۲۴۲) ثور بن یزید الکلاعی قال احمد بن حنبل کان ثوری القدری القدری کان اصل حمص لثورہ وخرجہ وقال ابو مسہم عن عبد اللہ بن سالم قال ادکت اهل حمص و قد اخرجوا ثوراً طحرقوا وادبوا بکلامہ فی القدری ترجمہ کیا احمد بن حنبل نے کہ ثور قدیر تھے اصحاب حمص نے ان کو نکال دیا تھا۔ اور ابو مسہم نے عبد اللہ بن سالم سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ نے کہ ہم اہل حمص کے پاس پہنچے اور حال یہ تھا کہ ان لوگوں نے ثور کو نکال دیا تھا امدان کے گھر کو جلا دیا تھا بوجہ قدیر ہونے ان کے۔ ایضاً۔

اقول۔ ان سکایات میں ختمال ہے کہ صحیح ہیں یا غلط! اس لیے کہ ثور بن زید کے بارے میں عام

ملاحظہ علیہ المحافظ راجع التہذیب ص ۲۲۲ و بدی الساری ص ۲۵۷۔

۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰



۱۸۴۵ء تک ۲۵۶۲۶۱

او ثق من ثور بن یزید وقال علی عن یحییٰ ایضاً کان ثور عندی ثقة وقال وکیع  
 ثور کان صحیح الحدیث وقال عیسیٰ بن یونس کان ثور من ائبتہم وقال ایضاً جید  
 الحدیث وقال سفیان الثوری خذ واعن ثور وقال عبد اللہ بن احمد عن ابيه لم  
 یکن بہ باس وقال عباس الدوری عن یحییٰ بن معین ثور بن یزید ثقة وقال  
 محمد بن عوف والنسائی ثقة وقال ابو حاتم صدوق حافظ وقال ابن عدی  
 لبندان لا روی لہ احادیث وقد روی عند الثوری ویحییٰ القطان وغيرہما من  
 الثقات وثقوہ ولا روی لہ حدیثہ باس اذ هو مستقیم الحدیث صالح وقال  
 الاجری عن ابی داؤد وثقہ وقال ابن حبان فی الثقات وقال الجلی شامی ثقة وقال  
 الجلی شامی ثقة وقال الساجی صدوق قال فیہ احمد لیس بہ باس انتہی ملخصاً -  
 خلاصہ یہ کہ ثور کو ابن اسید نے ثقہ اور احمد نے ثقہ اور وحیم نے ثبت (ثقہ) اور عثمان نے ثقہ اور وحیم  
 نے صحیح الحدیث اور احمد بن صالح نے ثقہ اور یحییٰ بن سعید نے ثقہ اور علی نے بروایت یحییٰ ثقہ اور  
 وکیع نے صحیح الحدیث اور عیسیٰ نے اثبتہ (ثقہ) اور جید الحدیث اور امام احمد نے لم یکن بہ باس  
 اور عباس نے بروایت یحییٰ ثقہ اور محمد بن عوف اور نسائی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق و حافظ اور  
 ابن عدی نے بروایت یحییٰ و ثور ی ثقہ اور لا باس بحدیثہ اور مستقیم الحدیث اور صالح اور اجری  
 نے بروایت ابو داؤد و ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ اور علی نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور احمد  
 لیس بہ باس ثور بن یزید کو کہا ہے - کیسے جناب ان کی ثقاہت اور بھی سنیے گا؟ کہ میں کروں - اچھا  
 آگے چلیے -

# حرف الجیم

قولہ (۳۵) جبید بن عبد الرحمن شن الذودی فقال فیہ نظری۔ ترجمہ صرف ازودی نے کہا ہے کہ ان میں نظر ہے۔ ایضاً

قول۔ آپ جرح نقل کرتے ہیں یا اپنا جواب آپ ہی دیتے ہیں۔ اسے جواب ایہ تو جرح نہیں ہوئی بلکہ خود آپ کا جواب ہو گیا کہ صرف ازودی نے ایسا کہا ہے اور ازودی کی بابت بارہا مع مختلف عبارت کے لکھا گیا کہ یہ خود ضعیف ہے لہذا اس کی جرح کسی کے حق میں مقبول نہیں اور خصوصاً جبید متفقہ ہو۔ ملاحظہ ہو ص ۱۷۱ اور ص ۱۷۲ اور اسکا ذکر میں ص ۱۷۳ کا بلکہ یہ جبید جس کو جبید بھی کہتے ہیں (ائمہ ثقہ سے ہے تقریب میں ہے ثقہ من الخامسة اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان الاختلاف میں ہے صدوق شن الاذدی فقال فیہ نظری اور بدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ خلاصہ ان کا یہ ہے کہ جبید ریاحند ثقہ ہے اور صدوق ہے ابن معین وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ازودی نے جو کہا ہے کہ ان میں نظر ہے اس میں ازودی متفقہ ہے اور بدی مقبول، حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب ص ۲۶ میں لکھتے ہیں قال ابن معین واللسانی ثقہ وثقہ ابن حبان فی الثقات انتھی یعنی ابن معین اور لسانی نے جبید کو ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقہ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی رعاۃ ثقہ سے ہے چلتے ایک ہی میں جمعاً اتمام شد ہاں اگے چلیے۔

## حرف الحاء

**قولہ ۲۷** ہاتم بن اسماعیل المدنی قال النسائی ليس بالقوي وقال احمد نزعوا عنه  
كان فيه غفلة ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا احمد نے کہ لوگوں نے نزع کیا ہے  
کہ ان میں غفلت ہے۔ ایضاً۔

**اقول** نسائی نے خود ان کو لا باس بہ کہا ہے کما یجبی۔ پس معلوم ہوا کہ نسائی نے آخر میں اپنے  
قول سابق و لیس بالقوی سے رجوع کیا ہے۔ باقی رہا لوگوں کا زعم؛ اس کی بابت صرف یہ  
کافی ہے ان الطی لا یغنی عن الخنی شیئاً حقیقت میں ماتم ثقہ ہے تقریب میں ہے صحیح  
الکتاب صدوق اور علامہ ہیں ہے کان ثقة ماموناً کثیر الحدیث اور میزان الافعال میں  
ہے ثقة مشہور صدوق وثقة جماعة علامہ سب کا یہ ہے کہ ماتم صحیح الکتاب اور صدوق  
اور ثقة اور مشہور اور مامون اور کثیر الحدیث ہیں اور ان کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور  
ہدی الساری میں ہے وثقه ابن معین والبخاری وابن سعد قال النسائی ليس به باس قلت  
اجتمعه الجماعة ۱ و التذیب التذیب جلد دوم میں ہے قال النسائی ليس به باس وقال  
ابن سعد كان ثقة ماموناً کثیر الحدیث قال ابن حبان في الثقات وقال البخاری ثقة  
ملخصاً۔ حاصل یہ کہ ابن معین اور بخاری نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور مامون اور کثیر الحدیث  
اور نسائی نے لیس بہ باس اور ابن حبان نے ثقة میں کہا ہے اور ان سے کل جماعت صحیح نے  
حجت پکڑا ہے۔ آگے چلیے

**قولہ ۲۸** حماد بن شداد (شکوی) کان یحیی قطان لا یحدث عنه وقال بعضهم  
فيه لين ترجمہ بخاری قطان ان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے  
کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضاً۔

مس قول النسائی "لیس بالقوی" لیس یخرج مسقط فقوله ثانیاً "لا باس به"

لاینا فی الاول - س ۸۵ ص ۵۶ س ۵۸ ص ۵۸

س ۱۲۸

اقول۔ بعضوں کا ان کو ضعیف کہنا محض بے دلیل ہے اگر آپ اس کی وجہ پیش کر سکتے ہیں تو لاویں دینہ تسلیم کریں اور کبھی جو ان سے روایت نہیں لیتے تو حرب کا اس میں کوئی جرح نہیں ہے اس لیے کہ اور لوگ تو ان سے روایت لیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں وقال عمر بن علی کان یحییٰ لا یجد ثقاتہ وکان عبد الرحمن یحدث عنہ مطلب یہ کہ اگر کبھی ان سے روایت نہیں لیتے تھے تو عبد الرحمن تو لیتے تھے۔ پس ان پر کوئی جرح نہیں رہی ہاں آپ کو ان کی ثقاہت بھی سنا دوں تقریباً میں ہے ثقة من السابعة اور خلاصہ میں ہے وثقه احمد اور میزان میں ہے وثقه احمد وقال ابن معین صالح الحجة به اصحاب الصحاح کلاہر یعنی حرب ثقہ ہیں ان کو احمد نے ثقہ اور ابن معین نے صالح الحمدیث کہا ہے۔ اور ان سے کل صحاح سند والوں نے روایت لیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں قال عبد الصمد حدثنا حرب بن شداد وکان ثقة وقال ابن معین والیہ ماتم صالح قلت وذكره ابن حبان فی الثقات۔ ملخصاً یعنی عبد الصمد نے حرب کو ثقہ اور ابن معین اور ابو حاتم نے صالح الحمدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقة میں ذکر کیا ہے۔ اچھے چلیے۔

قولہ ۲۸ حسن بن ابراہیم انکوما فی قتال النساء لیس بالقوی ترجمہ کیا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ممکن ہے کہ نسائی کا یہ قول بھی اسی قبیل سے ہو۔ تاہم یہ جرح بوجہ خفی اور مبہم ہونے کے مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہم نسائی کی یہ جرح تسلیم بھی کر لیں تو ان کا شد و رہی ماننا ہو گا۔ کیونکہ ایک جماعت محدثین کی ان کو ثقہ کہہ رہی ہے۔ لہذا اس کثرت کے مقابل میں تنہا نام نسائی کا قول حیز تسلیم میں ہرگز نہیں آئے گا۔ چنانچہ حسن کی ثقاہت ہم نقل کرتے ہیں تقریباً میں ہے صمدی اور خلاصہ میں۔ یہ وثقه احمد والیہ ذرعة ۱ میزان میں ہے وثقه احمد

س ۲۲ ۲۵ س ۶۹ س ۲۱۸ س ۲۲۲ ج ۲  
 ۱۵ تذکرۃ غیر موصوفہ ان قول الامتہ فی رازہ لیس بالقوی لا یسقطہ عن الحدیث  
 بل یکتب حدیثہ ویظہر فیہ احتیاداً فالجاری روی عنہ بسبب المتابعة قال ابن حجر فی  
 منہی الساری: لما فی الصحیح احادیث یسیرۃ ترویج علیہا  
 ملا علی ملا علی

وغیرہ وقال ابو زرعة لا باس به یعنی حسان صدوق ہیں ان کو احمد نے ثقہ اور ان کے سوا اوروں نے بھی ثقہ اور لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وعلی بن المدینی و قال ابن عدی دھو عنہ دی من اهل الصدقۃ یعنی ان کو ابن معین اور ابن المدینی نے ثقہ اور ابن عدی نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تندیب التندیب جلد ثانی میں لکھتے ہیں قال حرب الکوفی سمعت احمد یقول حسان بن ابراہیم ویقول حدیثہ حدیث اهل الصدقۃ وقال عثمان الناصبی وغیرہ عن ابن معین لیس بہ باس وقال المفضل الخدی عن ابن معین ثقہ وقال ابو زرعة لا باس به وقال ابن المدینی کان ثقہ وقال ابن حبان فی الثقات انتہی مختصراً یعنی حرب کوفی نے بروایت امام احمد حسان کو ثقہ اور صدوق اور عثمان وغیرہ نے بروایت ابن معین لیس بہ باس اور مفضل نے بروایت یحییٰ ثقہ اور ابو زرعة نے لا باس بہ اور ابن مدینی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقافۃ میں کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ ۲۰ الحسن بن بشر البجلي قال ابن خراش منکر الحدیث مقال النسانی لیس بالقوی ترجمہ کیا ابن خراش نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ابن خراش کا العموم ان پر منکر الحدیث کا ازام لگانا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ انہوں نے مناکیر صرف زہیری سے روایت کیا ہے نہ عموماً سب سے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وروی عن زہیر شیعہ مناکیر یعنی حسن نے زہیری سے سنا کہ روایت کیا ہے اور صحیح بخاری میں جو حسن سے حدیث ہے وہ بواسطہ زہیری نہیں ہے اور نہ کو تمام بخاری نے ان حسن کے ساتھ تفرّد کیا ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں فلع یرجح عنہ من افرا دہ شیعۃ کا من احادیثہ عن زہیر و لیس استنکدھا احمد انتہی یعنی امام بخاری نے نہ ان کے افراد سے کچھ اخراج کیا نہ ان کی ان حدیثوں کو لائے ہیں جو بواسطہ زہیری ہیں جسے احمد نے منکر کہا ہے۔ پس صحیح بخاری پر کوئی اعتراض نہیں رہا۔ علاوہ بریں ابن عدی نے صاف لفظوں میں ابن خراش کی تردید کر دی ہے حافظ ابن حجر اسی ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال ابن عدی لیس دھو منکر الحدیث یعنی حسن منکر الحدیث نہیں ہے چلیے قصہ تمام شد۔ اب ان کی ثقافت سنئے۔ تقریب میں ہے۔



صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابو حاتم صدوق اور میزان میں ہے قال ابو حاتم وغیر صدوق ووثقہ ابن نمیر اور ہدی الساری میں ہے قال احمد ما اری کان بہ باس وقال ابو حاتم صدوق واما صہب ان سب کا یہ ہے کہ حسن صدوق ہیں ان کو ابو حاتم اور سہب ان کے اوروں نے صدوق اور ابن نمیر نے ثقہ اور امام احمد نے لا باس بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم میں لکھتے ہیں۔ قال احمد ما اری کان باس فی نفسه وقال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدی لیس لہو عینک الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و وثقہ مسلمة بن قاسمہ الاندلسی انتحی ملخصاً یعنی احمد نے لا باس بہ اور ابو حاتم نے صدوق اور ابن عدی نے غیر متکر الحدیث اور ابن حبان نے ثقہ اور مسلمہ اندلسی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلتے

قولہ (۳۰) الحسن بن ذکوان۔ ضعفہ ابن معین و قال النسائی لیس بالقوی وقال ابن معین قدری۔ ترجمہ ضعیف کہا ان کو ابو حاتم اور ابن معین نے اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابن معین کہ یہ قدری ہیں۔ ایضاً

اقول۔ ہم پہلے تہذیب میں لکھ چکے ہیں کہ جرح حقیقت میں وہ ہوتی ہے جس کے کل اسباب بالتفسیر بیان کیے گئے ہوں اور یہاں یہ امر مفقود بلکہ غفلت ہے لہذا اسے ہم جرح نہیں کہہ سکتے۔ نیز جرحی و ام سبب جرحی کے نزدیک قابل محبت ہوا اس پر اور کی جرح غیر مسدوع اور نامقبول ہے۔ کچھ نہیں توہم آپ کو حسن بن ذکوان کی ثقاہت سنا دیں۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابن عدی لا باس بہ یعنی یہ صدوق ہیں اور ابن عدی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ابن عدی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے و یروى الحدیث وقال ابن عدی لا باس بہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتحی یعنی حسن صالح الحدیث ہے ابن عدی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقاہت میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ثانی میں لکھتے ہیں وقال ابن

سک من ۶۰

سک ما یثنا قال امیر علی الخنقی فی تفسیر التقریب: قلت: ان خوارزمی متفقاً لا یلتفت الیہ راجع من ۱۰۳

سک من ۶۱

سک من ۶۲

سک من ۱۰۵

سک من ۲۵

عدی وارجوانہ لا باس بہ رکذا فی المحدثی الساری) و ذکرہ ابن حبان فی الثقات ملخصاً۔ یعنی ابن عدی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقہ میں ذکر کیا ہے لعل فیہ کفایۃ لمن لہدراۃ آگے چلیے۔

**قولہ** (۳۱) الحسن بن مدرک البصری۔ کذبہ ابو داؤد معمری ابو عبیدہ عن ابی داؤد قال الحسن بن مدرک کذاب۔ ترجمہ جھوٹا کہا ان کو ابو داؤد نے۔ اور روایت کی ابو داؤد سے ابو عبیدہ نے کہ کہا ابو داؤد نے کہ حسن بن مدرک بڑے جھوٹے ہیں۔ ایضاً

**اقول**۔ ابو داؤد نے جو حسن کو کذاب کہا ہے اس کا تعاقب حافظ ابن حجر نے بڑے ندیوں سے مقدمہ فتح الباری میں کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ ابو داؤد سے تساہل ہوا ہے حقیقت میں حسن کذاب نہیں ہے ملاحظہ ہو ہدی الساری اور اگر ابو داؤد کی تکذیب تھوڑی دیر کے لیے مان بھی لی جاوے تو اس کی بابت خود علامہ ذہبی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جب ابو داؤد کے سوا تمام لوگوں نے ان کی توثیق کی تو تنہا ابو داؤد کی تکذیب سے ان کا کیا ہوتا ہے کان ذلک کا یعنی شیئاً۔ ہاں عبارت میزان ہے وثقہ غیری۔ یعنی ابو داؤد کے سوا سب نے ان کی توثیق کی ہے۔ چلیے فیصلہ ہوا۔ کہیے تو ان کی بھی ثقاہت سناؤں تقریب میں ہے لا باس بہ اور غلامہ میں ہے وثقہ احمد وقال النسائی لا باس بہ اور میزان الاعتدال میں ہے فقال احمد بن الحسين الصوفي الصغبرکان ثقة یعنی حسن کو احمد نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور احمد بن حنبل صوفی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال النسائی فی اسماء شیوخہ لا باس بہ وقال ابن عدی کان من حفاظہ البصریة یعنی نسائی نے لا باس بہ اور ابن عدی نے اہل بصرہ کے حفاظ سے ان کو کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد دوم

قلت الجواب عن الجرح علی الحسن بكونه غیر مفسر لیس لبنا ید لان الحفاظ ابن حجر ذکر الجرح علیہ سببین ثم احباب عنہما بانہ لیس فی المعجم عنہ الا حدیث واحد الری کتاب الرقاق باب صفة الحجة والنام متابعة مع ان له شواهد ثم الراوی عنہ یحیی بن سعید القطان الذی قال المعنی فیہ بانہ لا یحدث الا عن ثقة والتمذیب ج ۱ ص ۲۱۹ فلا طعن علی البخاری فی الروایۃ عنہ واللہ اعلم۔

۱ ص ۲۱۹ ۲ ص ۲۱۹ ۳ ص ۲۱۹ ۴ ص ۲۱۹ ۵ ص ۲۱۹

میں لکھتے ہیں قال احمد بن الحسين الصوفي كان ثقة وقال النسائي في اسما وشيخه بصري لا باس به وقال ابن عدي كان من حفاظ اهل البصرة وقال مسلمة بن قاسم الاندلسي هو صالح في الرواية ملخصا - يعني احمد صوفي نے حسن کو ثقہ اور نسائی نے الاباس بہ اور ابن عدی نے حفاظ سے اور سلمہ نے صالح الروایہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۳۲ حمید بن نعيم بن الطويل قال ينجي بن يعلى المحاربي طرح زائدة حتى حميد الطويل وقد اوردته العقيلي وابن عدي في الضعفاء - ترجمہ کہا نجی بن یعلیٰ محاربی نے کہ زائدہ نے حمید طویل کی حدیث کو پھینک دیا۔ اور عقیلی اور ابن عدی نے ان کو ضعیفوں میں داخل کیا ہے۔ ایضاً

اقول - یہاں پر آپ نے ایک چالاکی کی ہے کہ حمید کے باپ کا دوسرا غیر معروف نام رہے تقلید میزان (لکھ دیا ہے)۔ حالانکہ اسما الرجال کی تمام کتب میں رسول میزان کے، حمید بن ابی حمید الطویل کے ساتھ سرتوم ہے۔ اور حدیثوں میں بھی اکثر یوں ہی آتا ہے۔ لیکن آپ کی چالاکی آپ کو سودمند نہ ہوئی کیونکہ آپ نے دوسرے نام رجو کہ انہیں حمید کے باپ کے مختلف ناموں میں سے ہے، کے لکھنے میں غلطی کھائی جس سے آپ کی چالاکی کا فور ہو گئی وہ یہ کہ آپ نے بیرونیہ بالنون لکھا ہے اور اصل میں یعنی صحیح بیرونیہ بالثاء ہے۔ پھر قرآن میں ہے ولا یحییٰ المکوا السیئی الا باھلہ - باقی رہا ان کے متعلق جرح کہ ابن عدی وغیرہ نے ان کو ضعیف میں داخل کیا ہے۔ سو آپ ذرا تندی سے التندیہ بجلد ثالثہ کو اٹھا کر دیکھیں کہ ابن عدی نے انہیں حمید کی حدیثوں کو کثیرہ اور مستقیم کہا ہے۔ جس سے ایک دوسری بات معلوم ہوئی کہ ابن عدی نے حمید کو ان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف میں (تخلیل) ذکر دیا ہے، لہذا آپ اگر اس کے مدلس ہونے کی جرح لکھتے اور کرتے تو آپ کا اعتراض

مد لا مل فیہ ان قول ابی حازم "انہ کذاب" لیس المخلد من الکذاب معناه المعروف بل المواد منہ الخطا، والوہم قال الذہبی فی الروض الباسم رص ۲۸ "ان لفظة کذاب قد یطلقها کثیر"۔ فی الجرح ھنی من بہر ویخطی فی حدیثہ" وقال المحافظ فی المیزان: اھل الحجاز یسمون الخطاء کذابا رص ۲۵، وایضاً راجع ہی الساری رص ۶۱، یتفح لک المراد - سٹ ص ۴۰ ج ۳

ایک حد تک معقول ہوتا۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی واضح ہو کہ اہل اصول کے نزدیک مدسین کا صرف عنعنہ مقبول نہیں ہے ہاں اگر سمعت یا حدیث وغیرہ سے روایت کریں تو مقبول ہے لیکن صحیحین بخاری و مسلم میں ان کا عنعنہ بھی مقبول ہے کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ روایات مدسین کی جو وہ عن سے لا دیں گے وہ محمول سماع پر ہوں گی۔  
 باوجود اس کے امام بخاری جو حید سے روایت لائے ہیں اس میں تصریح سماع کی موجود ہے اور حید کی بھی وہی حدیث مقبول ہے جس میں تصریح سماع کی ہو۔ حافظ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں احمد علی الاختجاج بحیث انما قال سمعت یعنی حید جب سمعت کے ساتھ روایت کرے تو اس کے ساتھ حجت پکڑنے پر اجماع محدثین کا ہے۔ اب اس کا بھی ثبوت سنیں کہ امام بخاری نے حید سے جو روایت کیا ہے اس میں تصریح سماع موجود ہے۔ حافظ ابن حجر ہامی الساری میں لکھتے ہیں۔ قد ائذنی البخاری فی غنہ یحیہ الاحادیث حمید بال طریق التي فیہا تصریح بالسماع۔ یعنی امام بخاری حید کی احادیث کو اس طریق سے لائے ہیں۔ جس میں تصریح سماع کی موجود ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری پھر بھی حید کی روایت تفرداً نہیں لائے ہیں بلکہ متابعین سے ہیں جیسا کہ اسی ہامی الساری میں بعد عبارت مرقومہ کے ہے۔ فذکرھا متابعین اور تابعین میں اگر ضعیف ہی راوی ہو تو سنا لکھ نہیں ہوتا لہذا اب آپ اس کو نا حیلہ قرار دیں کہ صحیح بخاری ہر قسم کے انیام سے کیسی صاف اور بری ہے اب آپ حید کی ثقافت میں تقریباً تیس ہے ثقہ اور میزان میں ہے ثقہ جلیل یعنی بڑے ثقہ ہیں۔ ہامی الساری میں ہے مشہور من الثقات المتفق علی الاختجاج بہ و قال ابن سعد ان ثقتہ کثیرا لحديث المتفق یعنی حید ان مشہور ثقات سے ہیں جس سے حجت پکڑنے پر سب محدثین کا اتفاق ہے اور ابن سعد نے ان کو ثقہ اور کثیر الحدیث کہا ہے اس سے زیادہ انقیب سے حافظ تہذیب التہذیب حید سوم میں لکھتے ہیں قال اسحق بن

ابن النورانی فی مقدمۃ شرحہ ان ما فی الصحیحین من المدسین بحسن ونحوھا فمحمول علی السماع من جهة اخرى والتفصیل فی التکت علی ابن الصلاح للحافظ و حاصلہ ان قولہم فمحمول علی السماع یتعلق بأصول الروایات واما المتابعات والشواہد فیہا فاشاع فلا بد منہ  
 سنہ ۷۵۵ ج ۱ ص ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰

منصور عن یحییٰ معین ثقة وقال یحییٰ بصری ثقة وقال ابو حاتم ثقة لا یاس به و  
قال ابن خواتم ثقة صدوق وقال ابن عدی له احادیث كثيرة مستقيمة وقد حدث  
عنه الامم وقال النسائی ثقة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وفكوه ابن  
حبان فی الثقات وقال الحافظ ابی سعید العلانی هو ثقة صحيح انتہی ملخصاً یعنی اس نے  
نے بروایت یحییٰ حمید کو ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ لا یاس بہ اور ابن خواتم نے ثقہ  
اور صدوق اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث اور کل التذکار کے حدیث نیزہ اور نسائی نے ثقہ  
اور ابن سعد نے ثقہ اور کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقہ اور حافظ ابی سعید نے ثقہ کہا ہے  
ملاحظہ فرمائیے کتنی جماعت ان کو ثقہ کہہ رہی ہے۔ اسے اسرف المار تمام ہو گیا۔ اچھا آگے  
چلیے

## حرف النحاء

**قولہ** (۳۳) بخالد بن مخلد القطوفی قال اکبر وقال ابن سعد منكر الحدیث صحفوط فی التشیع وقال ابو حاکم یکتب حدیثه ولا یخرج به ترجمہ کیا احمد نے کران کی حدیثیں نامقبول ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور یہ سخت شیعہ تھے اور کہا ابو حاتم نے کہ ان کی حدیثوں کو لکھنا چاہیے لیکن اس کو حجت نہیں پکڑنا چاہیے۔ ایضاً

**قولہ** (۳۴) زہرئہ سحنت شیعہ تھے نہ ان کی منکر حدیث بخاری میں ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب ج ۳ میں لکھتے ہیں وقال البعلی فیہ تلیل تشیع یعنی مجلی نے کہا کہ ان میں شیعہ پن بہت کم تھا۔ اب ایسے شیعوں سے روایت لینے کے متعلق شیخ حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں اما التشیع فقد قد منانہ اذا کان ثبت الاخذ والادارہ ہوا اس سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ باقی رہا ان کا منکر الحدیث ہونا اس کی بابت حافظ ابن حجر تہذیب میں لکھتے ہیں وقال الذہبی فی حدیثہ بعض المناکیر (ج ۳) یعنی بعض مناکیر ان کی حدیثوں میں ہیں۔ کل نہیں لیکن غیریت سے بخاری میں اس مناکیر سے ایک بھی نہیں ہے حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں واما المناکیر فقد تقبرھا بن عدی من حدیثہ وادردھا فی کاملہ ولبس فیھا شئی مما اخرج له البخاری (ملخصاً) یعنی ابن عدی نے خالد کی کل مناکیر والی احادیث کو تلاش کر کے اپنی کتاب کامل میں جمع کر دیا ہے اس میں اس روایت کا نام بھی نہیں جس کو بخاری نے خالد سے اخرج کیا ہے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری اس سے مبرا ہے واداس پر کوئی جرح نہیں رہی لگے ہاتھ ان کی ثقاہت بھی سن لیں۔ تقریباً میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابن معین ما بہ باس وقال ابن عدی لا باس بہ عندی یعنی خالد لا باس بہ ثقہ ہیں۔ میزان میں ہے۔ قال ابو حاتم صدوق وقال عجیب وغیرہ لا باس بہ اور یہی الساری میں ہے قال البعلی ثقہ و

مل من ۱۱۷ ج ۳ مل من ۶۴ مل من ۱۱ ج ۳ مل من ۱۱۷ ج ۳ مل من ۱۱۷ ج ۳

مل من ۱۱۷ ج ۳ مل من ۱۱۷ ج ۳



قال صالح جزوة ثقة وقال ابو داود صدوق مطلب دونوں کا یہ ہے کہ یحییٰ وغیرہ نے لا باس برثقة اور علی نے ثقة اور صالح نے ثقة اور ابو داود نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال المجری عن ابی داود صدوق وقال ابو حاتم یکتبہ حدیثہ و قال عثمان الدارمی عن ابن معین ما بہ باس وقال ابن عدی وهو ہندی انشاء اللہ لا باس بہ وقال البغلی ثقة وكان کثیر الحدیث وقال صالح بن محمد جزوة ثقة فی الحدیث و قال الذہبی هو عندنا فی عداد اهل الصدق وقال ابن شامہ فی الثقات وقال عثمان بن ابی شیبہ هو ثقة صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتحی ملخصاً یعنی خال کو اجری نے ہر روایت ابی داود و صدوق اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت اور عثمان نے ہر روایت ابن معین لا باس برثقة اور ابن عدی نے لا باس برثقة اور علی نے ثقة اور کثیر الحدیث اور صالح جزوة نے ثقة فی الحدیث اور ازہری نے صدوق اور ابن شاہین نے ثقة اور عثمان نے ثقة و صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۳۴) خالد بن حماد الخزاز اما ابو حاتم فقال لا یحبہ ترجیح لیکن ابو حاتم نے پس کہا کہ نہیں دلیل پکڑنا چاہیے ان کو۔ ایضاً

قول ابو حاتم نے تو یہ بھی لکھا ہے جس کو حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ یعنی ابو حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے اور کسی سے کتابت کرنا خود حجت گوارا نہیں ہے۔ اس حالت میں ہر دو قول ابو حاتم آپس میں معارض ہوتے ہیں۔ لہذا ہم بقاعدہ اصل اذا تعارضتا ساقطا۔ دونوں قول معارض کو ساقط کر کے اور تاقیدین کی طرف رجوع کرتے ہیں تو بحمد اللہ ہم کو خالد کی ثقاہت ملتی ہے۔ تقریباً یہی ہے وہو ثقة اور خلاصہ میں ہے قال ابن سعد ثقة اور میزان میں ہے حافظ احمد الدیلمی قال ابن معین والنسائی ثقة وقال احمد ثبت و ہذا لکھا

مکملہ ۱۱ ج ۲ ص ۲۶۵۔

مکملہ ۱۱ ج ۲ ص ۲۶۵۔ اما قول ابی حاتم یکتب حدیثہ "لیس من الفاظ التقابل کما مال الیہ المؤلف بل معناه لا یحبہ" راجع المیزان الذہبی ۲۲، لکن لماکان المخرج خفیفاً لایستطاع الوادعی عن معجزة العدالت فلا یضرب خالد الخزاز وغیرہ راجع الزبلی ص ۱۳۷ ج ۱۔

مکملہ ۱۱ ج ۲ ص ۲۶۵۔

قولہ (۳۵) خیر بن ہوا کہ - قال الاذی منکر الخبیث ترجمہ کیا از وی نے کہ ان کی خدیشوں سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے لڑکھن کی باتیں کی ہیں ایک تو راوی کا نام غلط لکھا دوسرے میزان سے عبارت درمیان سے ہڑپ کر گئے تیسرے پھر اسی ازدی کا قول پیش کیا غلطی یہ کی ہے کہ آپ نے خیرتھ لکھا ہے اور صحیح عقیم ہے اور میزان کی اصل عبارت یوں ہے وقال الاذی وحده منکوا الحدیث یعنی صرف ازدی ہی نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔ اور حقیقت میں یہی آپ کا جواب ہے کیونکہ جب ازدی اپنے اس قول میں متفرد ہوا ہے تو اس کے قول کا مدثرین کے نزدیک جو کچھ اعتبار ہے وہ لا وروءا ولا دشا ودمہ میں گذرا اور مفصل یہ ہیں آوے گا یہاں بھی کچھ سن لیں حافظ ابن حجر بدی الساریؒ میں لکھتے ہیں وشنن الاذی فقال منکوا الحدیث وما ادعی ان الاذی ضعیف فکیف یقبل منها تصحیف الثقات یعنی صرف ازدی ہی نے عقیم کو منکر الحدیث کہا ہے اور کیا معلوم نہیں کہ ازدی خود ضعیف ہے۔ پس کیونکر مقبول ہوگی اس کی تضعیف بحج ثقة“ لہذا میں پھر آپ کو کہہ دیتا ہوں کہ ازدی کی جرح جہاں کہیں ہو اسے غلط سمجھا کریں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے تو عقیم کی حدیث کو مبتلا بہت سلیمان بن یسار بیان کیا ہے۔ پس اس وقت عقیم کے مجروح ہونے سے بھی کوئی جرح نہیں حالانکہ وہ مجروح نہیں بلکہ ثقہ سے ہی تقریباً ہیں ہے کا باس بلہ اور

اور خلاصہ میں ہے وثقہ النسائی ما بن حبان والعقيلي مطلب یہ ہوا کہ نسائی اور ابن حبان اور عقيلي وغيرہ نسائی کو ثقہ کہا ہے حافظ تہذیب التہذیب جلد ثالث میں لکھتے ہیں وقال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال العقيلي ليس به بأس انتحى يعني عقيلي نے لا بأس یہ اور ابن حبان نے ثقاة میں اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۳۶۰، خليفه بن خياط العصفري البصري غمزا ابن المديني لعن الغزني فقال لولم يمتثلكان خير له - وقال ابو حاتم لا يحدث عنه هو غير قوي كقبت عن مسند ثلاثة احاديث عن ابى الوليد خسانته فانكروها وقال ما هذا من حديثي ترجمہ ابن مدینی نے ان پر لعن چشمک کی ہے پس کہا ہے اگر یہ حدیث نہیں روایت کرتے تو ان کے واسطے بہتر تھا۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ ہم ان سے حدیث نہیں روایت کرتے ہیں کس واسطے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ہم نے ان کے سند سے تین حدیثیں لکھیں کہ جس کو انہوں نے ابو الولید سے روایت کی تھی پھر جب ہم نے ان سے پوچھا تو یہ انکار کر گئے اور کہا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں۔ ایضا

اقول۔ اس کے آگے کا واقعہ تو آپ کو معلوم نہیں فرمادی الساری اور تہذیب جلد سوم، طحا کہ دیکھیں فقط کتبھا من کتاب شایبة العصفري غمزة دسکن غضبه یعنی جب ولید نے انکا کیا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں تو ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اس کو خلیفہ عصفری کی کتاب (مسند) سے نقل کیا ہے تو ولید ان حدیثوں کو پہچان گئے اور ان کا غصہ ٹھہرا۔ علیہ جناب! ایک جرح کا نوٹ ہی کٹ گئی۔ باقی رہی دوسری ابن مدینی کی چشمک اس کی بابت حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال العقيلي غمزا ابن المديني واقربا ذلك ابن عدي يعني ابن مديني نے ان پر جو چشمک کی ہے اس کا ابن عدی نے تعاقب کیا ہے۔ مطلب یہ کہ ان کا چشمک کرنا صحیح نہیں ہے۔ علاوہ بریل بن حجر ہدی الساری میں ابو حاتم والی حکایت کی نسبت لکھتے ہیں قلت هذه الحكاية محتملة یعنی اس حکایت میں احتمال ہے کہ صحیح یا غلط لہذا جب تک اس کی صحیح سند نہ منقول ہو لہذا احتیالی کے اس سے استدلال بالطل ہے۔ علاوہ ازیں امام بخاری نے جس تہذیب بن خیاط سے روایت اخراج کی ہے وہ سب مفردون بغیرہ ہے۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں وجميع ما اخبر به

البخاری ان قرنه بغیرہ کذا فی التہذیب ج ۳ یعنی امام بخاری نے اس عصری سے جس قدر روایت کیا ہے وہ سب مقرون بغیرہ ہے مطلب یہ کہ امام بخاری اس حدیث کو اپنے ان شیخ سے روایت کرتے ہیں جس کی سندیں سب زادی ثقہ ہیں پھر بعد اس کے خلیفہ کی روایت منالبعثہ لکھتے ہیں آپ کا اعتراض جب واقع ہوتا کہ امام بخاری ان کے ساتھ تفر کرتے واذلیس فلیس۔ اب ان کی ثقاہت سنیے۔ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابن عدی ہو صدوق مستقیم الحدیث من متیقظی روات الحدیث اور میزان میں ہے الحافظ قال ابن عدی صدوق متیقظ مطلب ان کا یہ ہے کہ خلیفہ صدوق ہیں اور ان کو ابن عدی نے صدوق مستقیم الحدیث اور روات حدیث سے باخبر کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے احد الحفاظ قال ابن عدی لہ حدیث کثیر التصانیف وھو مستقیم الحدیث صدوق من المتیقظین وقال ابن حبان کان متقنا حالما یعنی یہ حفاظ سے ہیں ابن عدی نکان کو کثیر الحدیث کثیر التصانیف مستقیم الحدیث صدوق باخبر اور ابن حبان نے ثقہ عالم کہا ہے۔ ایسا ہی حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد سوم میں لکھتے ہیں وقال ابن عدی لہ حدیث کثیر وھو مستقیم الحدیث صدوق من متیقظی روات الحدیث لکھ کر ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا حالما وقال مسلمة اکاندلسی کا باہ بل انتھی ملخصاً یعنی ابن عدی نے ان کو کثیر الحدیث مستقیم الحدیث صدوق روات حدیث سے باخبر اور ابن حبان نے ثقہ عالم میں اور ان کو عالم ثقہ اور سلمہ نے لا باس بر ثقہ کہا ہے۔ بقیہ باتیں خلیفہ عصری کے متعلق میرے رسالہ المرجون القدیم ص ۱۱ میں ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے۔

# حرف الدال

**قولہ ۲۷۰** حازم بن عبد الرحمن المکی العطار قال الحاکم قال یحییٰ بن معین ضعیف الحدیث وقال الازدی یتکلمون فیہ ترجمہ کیا حاکم نے کہہ کیا یحییٰ بن معین نے کہ یہ ضعیف الحدیث ہیں اور کہا ازدی نے کہ لوگوں کو ان میں کلام ہے۔ ایضاً

**اقول**۔ یہاں پر آپ نے دو جہیں نقل کی ہیں لیکن خیریت سے دونوں بے ثبوت! اول تو ابن معین کی تضعیف ہے اس کی بابت حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں لعربیت ابن ابن معین تکلفیہ اودہی الساری میں لکھتے ہیں قلت لم یصح عن ابن معین تضعیفہ دونوں کا مطلب یہ کہ ابن معین کی تضعیف بحق وادۃ ثابت ہوئی اور نہ صحیح ہے۔ بخلاف اس کے اسی میزان وغیرہ میں ابن معین سے ان کی توثیق منقول ہے کہ سبھی دوسری جرح ازدی کی ہے اس کی بابت ابھی ۳۵ میں گذرا کہ کبھی بھی مقبول نہیں۔ یہاں پر کے لیے بھی حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں والازدی قد قہارنا انہ لا یتحد بہ یعنی ازدی کی بابت ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ اس کا اعتبار نہیں ہے پس دونوں جرحیں غلط۔ علاوہ بریں امام بخاری ان کی روایت متابعہ لائے ہیں حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں ولعمریہ لہ التجاہد اراکاً متابعۃ یعنی بخاری اس کی روایت بالمتابعۃ لائے ہیں۔ خلاصہ ج ادا۔ اب ان کی ثقاہت سنیۃ تقریب میں ہے ثقۃ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اودیزان میں ہے وثقہ ابن معین وقال البوہاتم لاباس بہ صالح اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ داؤد وثقہ ہیں ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور البوہاتم نے لاباس بہ اور صالح الحدیث کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ثالث میں لکھتے ہیں قال اسحق بن منصور عن ابی معین ثقۃ وقال البوہاتم لاباس بہ صالح و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الازدی عن ابی داؤد ثقۃ وقال العجلی مکی ثقۃ وثقہ ایضاً البزار وقال

۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴

ابن سعد کان کثیر الحدیث افتحی ملخصاً یعنی اسحاق نے بروایت ابن معین داؤد کو ثقہ اور ابو حاتم نے لاباس بہ اور صالح اور ابن حبان نے ثقاة میں احدا جرمی نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور عجلی نے ثقہ اور بنارس نے ثقہ اور ابن سعد نے کثیر الحدیث کہا ہے معلوم ہوا کہ داؤد ثقہ ہیں آگے چلیے۔ این؟ حرف الذال و حرف الراء نداء اچھا۔

---



## حرف الزاء

**قولہ (۳۸)** زید بن الربیع قال البخاری فی اسناد حدیثہ نظر ترجمہ کہا بخاری نے کہ ان کی حدیث کی سند میں نظر ہے۔ ایضاً

**اقول** گویا آپ کا مطلب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام بخاری یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی حدیث کی اسناد میں نظر ہے لیکن پھر بھی اپنی صحیح میں ان سے روایت کرتے ہیں تو جناب من! سنیے اصل یہ ہے کہ رواۃ کی تنقید میں ائمہ کا اجتہاد ہوتا ہے جس طور پر ائمہ مسائل میں اجتہاد کرتے ہیں ویسا ہی رواۃ کی تنقید میں بھی۔ پس ممکن ہے کہ امام بخاری نے اپنے تلمیذ ابو بشر الدولابی کو بحقی زیاد بن الربیع البصری یہ جملہ کہا ہوگا کہ فی اسنادہ نظر اس خیال پر ابو بشر الدولابی نے اس جملہ کی نسبت امام بخاری کی طرف کیا۔ مگر چونکہ امام بخاری نے زیاد بن الربیع کو کتاب الضعفاء میں داخل نہیں کیا ہے بلکہ اپنی صحیح میں اس سے روایت کیا ہے اس لیے یہ امر اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ راوی منجملہ رواۃ ثقاة کے ہے اور کجب اجتہاد امام بخاری اس کا ثقہ ہونا ثابت ہوا اگرچہ امام بخاری سے ابو بشر الدولابی نے جملہ فیہ نظر روایت کیا ہے مگر وہ بہت سے احتمالات کو شامل ہے۔ اول یہ کہ اس وقت ان کے اجتہاد میں یہ بات آئی ہو پھر ثقہ ہونا زیادہ کا ثابت ہوا ہو اس لیے اپنی صحیح میں اس سے روایت کیا اور کتاب الضعفاء میں اس کو ذکر نہ کیا۔ دوم یہ کہ کسی خاص اسناد کے واسطے میں امام بخاری نے حدیث زیاد کے حتیٰ میں فیہ نظر کہا ہو جس کو ابو بشر الدولابی نے عموم پر سمجھا ہو۔ سوم یہ کہ کوئی امام اپنی کتاب میں کسی حدیث کو روایت کرے اور کوئی تلمیذ اس کا اس کے خلاف بیان کرے تو اس وقت ترجیح اس امام کی کتاب کو ہوگی۔ پس اگر راوی ثقہ ہے تو محمول ہوگا اور اوقات مختلفہ کے۔ یعنی ایک وقت اس امام کے اجتہاد میں یہ بات آئی دوسرے وقت دوسری بات آئی دیکھو امام الناقدین یحییٰ بن معین کی تنقید جو رواۃ کے بارے میں ہوتی ہے اس میں بسا اوقات اقوال مختلفہ پائے جاتے ہیں بعض راویوں کی تضعیف یحییٰ بن معین نے بیان کیا پس اس وقت جو تلامذہ ان کے حاضر تھے انہوں نے تضعیف کی نسبت یحییٰ بن معین کی طرف کیا۔ پھر یحییٰ بن معین کے اجتہاد میں اس کا ثقہ ہونا مرجع معلوم ہوا تو اس راوی کی انہوں نے

۳۲ ۳۶۵۰ ی ۳۶۵۰ ۵ ج ۳۵۴ ی ۱۰۱۰ ی ۱۹۲۰ ی

قولہ (۳۹) زیاد بن عبد اللہ بن الطویل البکائی الکوفی۔ قال ابن المذہبی ضعیف کتبت عنہ و توکلتہ وقال ابو حاتم لا یخرج بہ وقال النسائی ضعیف وقال ابن سعد کان عندہم صدقاً و قد راہوا عنہ ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ ضعیف ہیں ہم نے ان سے حدیث لکھی اور اس کو چھوڑ دیا اور کہا ابو حاتم نے کہ ان سے دلیل نہیں پکڑنا چاہیے اور کہا نسائی نے کہ یہ ضعیف ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ باوجود اس کے کہ یہ لوگوں کے نزدیک ضعیف تھے لیکن پھر بھی روایت کی لوگوں نے ان سے۔ ایضاً

اقول۔ امام بخاری نے جو زیاد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ متنازعہ ہے ناظم ہو تقریباً اولہ فی البخاری موضح واحد متابعۃ یعنی بخاری میں زیاد سے ایک ہی جگہ روایت ہے وہ بھی متابعۃ اور ہم بلا میں بیان کر آئے ہیں کہ متابعت میں بعض روایت ضعیفوں کی بھی داخل ہو جاتی ہے۔ یہ جامع صحیح کو مضر نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث منقرض ہے یعنی منقرض ہے ساتھ عبد اللہ علی کے۔ ملاحظہ ہو ہدی الساری مطلب یہ کہ اصل میں امام بخاری اس حدیث کو پہنچنے سے قبل علی سے نہایت کہتے ہیں اور اس طرق میں اس کے سبب راوی ثقہ ہیں بعد اس کے امام بخاری صرف یہ تھلکتے ہیں کہ یہ حدیث زیاد بن عبد اللہ کے طرق سے بھی آئی ہیں۔ پس یہ حدیث منقرض بغیر ہوئی جیسا کہ زہبی میزبان میں لکھتے ہیں۔ قدادی لہ خ حدیثنا احادیث مقبولہ و نا باخرا کذا فی المختار منہ و نا ہذا فی یعنی بخاری نے زیاد سے ایک ہی حدیث وہ بھی منقرض نہایت کی ہے لہذا اگر امام بخاری صرف انہیں زیاد کے ساتھ منقرض کرتے تو ان کی جامع صحیح ہدایہ کا اعتراض و جرح واقع ہوتی و جرح کا یہ فیضان الجرح اسباب ان زیاد بن عبد اللہ کی توثیق ملاحظہ کریں تقریباً میں ہے صدوق ثبت اور خلاصہ میں ہے قال احمد لیس بہ ہاں قال ابن عدی ما دوی بروایاتہ باسا یعنی زیاد صدوق ثبت ہیں ان کو احمد اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے میزبان الاعتدال میں ہے قال احمد حدیثہ حدیث اہل الصدوق و قال ابن معین لا باس بہ و قال ابو زرعۃ صدوق و قال ابن عدی ما دوی بروایاتہ باسا سلم یعنی احمد نے ان کی حدیث کو اہل صدوق کی حدیث اور ابن معین نے لا باس بہ اور ابو زرعۃ نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس ہوا فیہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال احمد بن حنبل و ابو داؤد و احمد

۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳



قولہ (۱۷) سعید بن اشعث۔ قال الجوزی فی غار الزبیری التشیع۔ ترجمہ کیا جوزہا فی نے کہ یہ سخت شیعہ ہیں۔ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



**اقول**۔ یہ قول وارقلی کا محدثین کے نزدیک مطابق ان کے اصول کے غیر مقبول ہے حافظ ابن حجر بدری الساری میں لکھتے ہیں وقال المدارقلی رالی قوله، هذا ائلبین مبہو ولا یقبل یعنی یہ قول وارقلی کاتیلین (تضعیف) مبہم ہے۔ لہذا غیر مقبول! چلیے جرح بھی عنقا ہو گئی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے اسے ہجکہ روایت کیا ہے لیکن کہیں بھی ان کے ساتھ تفر وہ نہیں کیا ہے۔ اب ان کی تشریح سبب تقریب میں ہے ثقہ حافظ من کبار العاشرة اور غلامہ میں ہے۔ قال ابو حاتم ثقة مامون اور میزان الاعتدال میں ہے ثقہ مشہور صالح الحدیث قال ابو حاتم ثقة مامون اور بدری الساری میں ہے ثمالی ابو حاتم ثقة مامون غلامہ یہ کہ سعید نفقی ثقہ حافظ مشہور صالح الحدیث ہیں ان کو ابو حاتم نے ثقہ مامون کہا ہے اور تمذیب التمزیز جلد رابع میں ہے قال ابو حاتم ثقة مامون و قال الجعفی واسطی ثقہ وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وذكره ابن حبان فی اشاعتہ اتفق علی ملخصاً یعنی ابو حاتم نے ان کو ثقہ مامون اور عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقہ اتفق علی ملخصاً ذکر کیا ہے اگے چلیے۔

**اقول**۔ یہاں بھی دارقطنی کا قول اسی قبیل سے ہے اس لیے کہ امام الماترین امام بخاری نے ان کی طرف ایک ہی حدیث کو منکر کہا ہے۔ لہذا دارقطنی کا بالعموم ان کے قوی نہ ہونے کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر مہدی الساری میں لکھتے ہیں واستنکو البخاری فی التارخ لمحمد بن اسمعيل روايته كذا في التهذيب ص ۴۰ یعنی امام بخاری نے تاریخ میں صرف ایک حدیث کو ان کی روایت سے منکر کہا ہے معلوم ہوا کہ باقی تمام حدیثیں ان کی قوی ہیں چنانچہ اگر کثیر تھے ان کی توثیق کی ہے تقریباً میں ہے بصریٰ صدیقی اور علامہ شمس ہے وثقة احمد وابن معين اور ميزان میں ہے وثقه احمد و محبلی اور بدری الساری میں ہے۔ وثقة احمد وابن معين والجزيرة والنسائي ومطرب

۱۸۹۲ء میں ۱۸۹۳ء میں ۱۸۹۴ء میں ۱۸۹۵ء میں  
۱۸۹۶ء میں ۱۸۹۷ء میں ۱۸۹۸ء میں ۱۸۹۹ء میں

یہ کہ سعید بن مسری مدوق ہیں ان کو احمد و یحییٰ بن معین اور ابو زرہ و نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد چہارم میں ہے قال احمد ابن حنبل والبولی عن ثقتہ فقال النسائی لیس بہ باس وذكرہ ابن حبان فی الثقات ملخصاً یعنی ان کو احمد و یحییٰ و ابو زرہ نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بر اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۴۴) سعید بن ابی عروبہ قال احمد بن حنبل کان قتادہ و عشاء و سعید یقولون بالقدح و یکتون۔ کہا احمد بن حنبل نے کہ قتادہ اور عشاء اور سعید قدر یہ تھے اور اس کو پرشیدہ رکھتے تھے ایضاً

اقول: یقولون بالقدح“ سے ان کا قدر یہ ہونا نہیں سمجھا جاتا اور خصوصاً اس حالت میں کہ ان سے اس کا اظہار نہ ہوا ہو۔ بلکہ اس پر کتمان کا حکم لگا رہا ہو۔ یہ جمع آپ کی بالکل باطل ہے کیونکہ اس پر زیادہ کسی نے توجہ نہیں کیا و جہ یہی ہے جو ہم نے لکھا۔ ہاں اگر آپ ان پر اختلاط وغیرہ کی جرح پیش کرتے تو ایک حد تک معقول اور قابل جواب ہوتا۔ سنیے امام بخاری نے ان سے جب روایت لی ہے تو یہ مختلط نہیں تھے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔ واما ما اخبرنا البخاری من حدیثہ عن قتادہ فاکثرہ من روایۃ من سمع منہ قبل الاختلاط۔ یعنی امام بخاری نے جو سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بروایت قتادہ لیا ہے وہ قبل اختلاط والی روایتوں سے ہے۔ یہ الزام تو رفع ہوا۔ علاوہ بریں ان کی توثیق زیادہ معتبر اس میں مانی گئی ہے جو بروایت قتادہ ہو۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں کان من اثبت الناس فی قتادہ اور تہذیب میں لکھتے ہیں وقال ابن ابی خثیمۃ اثبت الناس فی قتادہ (۴۴) یعنی سعید بن قتادہ لوگوں میں زیادہ اثبت ہیں۔ اب بخاری کو دیکھیے اس میں ان سے حدیث بروایت قتادہ لی گئی ہے ملاحظہ ہو عبارت ہدی الساری جو پہلے لکھی گئی۔ اب سنیے ان کی ثقات تقریب میں ہے ثقہ حافظ اور خلاصہ میں ہے۔ الحافظ العالم قال ابن حنین ثقہ وقال ابو حاتم ثقہ اور میرزاں میں ہے قال ابن عدی سعید من الثقات اور ہدی الساری میں ہے وثقہ الامم کلہم حاصل یہ کہ سعید ثقہ ہے حافظ ہے عالم ہے اس کو ابن معین نے ثقہ

سط صلا ح ۳ سط صلا ح ۲ سط صلا ح ۱

سط صلا ح ۱۲ سط صلا ح ۱۱

**اقول**۔ آپ نے بیان پہرا نہیں حضرت جوڑجانی کی جرح پیش کی ہے دیکھیے یہاں بھی ناقص قول ہے۔  
 انوس آپ نے میزان سے جرح تو نقل کر دی لیکن اس کے آگے نہ دیکھ لیا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں قتال  
 ابن عدی ما قالہ الجوزجانی لامعنی لہ ولما سمع احد اہل بلخی عن احد کلام فی سید  
 بن عفیر وھو عند الناس ثقۃ افحیٰ یعنی ابن عدی نے کہا کہ جوڑجانی نے سید بن عفیر کے  
 بارے میں جو کہا ہے بے معنی ہے میں نے کسی کو ان کے بارے میں کلام کرتے نہیں سنا یہ تمام لوگوں  
 کے نزدیک ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں وقدی ابن عدی علی السعدی فی  
 تصنیفہ یعنی ابن عدی نے سعدی جوڑجانی کا رد کیا ہے جو کہ انہوں نے سید کی تصنیف کی  
 ہے۔ اور یہی السعدی میں لکھتے ہیں تعقب ذلک ابن عدی فقال هذا الذی قالہ السعدی  
 لامعنی لہ ولا بلخی عن احد فی سجد کلام وھو عند الناس ثقۃ ولم یفسب الی بدع  
 وکذب کذا فی المقتضب ج ۴ یعنی ابن عدی نے جوڑجانی کا تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ سعدی  
 جوڑجانی نے جو یہ کہا ہے بالکل بے معنی ہے مجھے کسی سے نہیں پوچھا کہ اس نے سید کے بارے  
 میں کلام کیا سہوہ تمام لوگوں کے نزدیک ثقہ ہے اور کسی قسم کی بدعت اور جھوٹ کی طرف منسوب

نہیں ہے۔ سن لیا کہ نہیں جناب! ۶ چراکار سے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اب فرمائیے سے  
ہمہ کارم ز خود کا می بہ بدنامی کشید آخر  
اب اصل کیفیت سنیے سعید بن کثیرؒ ثقاة سے ہے تقریب میں ہے صدوق عالم اور خلافت میں  
چہ خالی ابن عدی صدوق ثقاة اور میزان میں ہے احد الثقات والائمة قال ابو حاتم صدوق  
صدوق یعنی سعید صدوق ہے عالم ہے ثقاة اور انہ میں سے ہے اس کو ابن عدی نے صدوق  
اور ثقاة اور ابو حاتم نے صدوق کہا۔ ہے بہ ہی الساکری میں ہے۔ قال ابن معین ثقاة وقال ابو حاتم  
صدوق وقال النسائی صالح یعنی ابن کو ابن معین نے ثقاة اور ابو حاتم نے صدوق اور نسائی نے صالح  
الحديث کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد چہارم میں ہے قال ابو حاتم صدوق وذكرہ ابن حبان  
فی الثقات وقال ابو نعیم بن الجعد عن ابن معین ثقاة لا باس بہ انتہی۔ یعنی ان کو ابو حاتم  
نے صدوق اور ابن حبان نے ثقاة میں اور ابن جعد نے براہیت ابن معین ثقاة اور لا باس بہ کہا  
ہے۔ اگے چلیے۔

قولہ عام: سیدنا بن ابی عدلی۔ قال ابن حزم لیس بالقدر ترجمہ کیا ابن حزم نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایسا

اٹھو۔ افسوس آپ اپنی عظمت قدر یا نہ سب بھی نہیں باز آتے یہاں سے بھی درمیان کی عبارت  
 پہلے لکھے کیوں نہ ہو اس لیے کہ اس کو اگر عقل کرتے تو آپ کا اقرار من ہی جو واقع ہو جاتا۔ علامہ ذہبی  
 تو یوں لکھتے ہیں قال ابن حزم وحده لا یس یالقوی۔ یعنی صرف ابن حزم ہی نے ایسا کہا ہے  
 اور یہ مسلمہ ہے کہ الشاذ کا ملاحذاوم۔ اب آپ اس کو ملاحظہ کریں جو کہ ابن حزم کے اس قول پر  
 محدثین کی جانب سے تعاقب ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں لعن ابن حزم فی  
 تفتیحہ۔ لہذا یعنی سلف میں کسی نے سعید کی تضعیف نہیں کی جو کہ ابن حزم نے کی ہے۔ اور  
 بہی الساری میں لکھتے ہیں وقبح ابو محمد بن حزم الساجی فضعف سعید بن ابی ہلال مطلقا  
 ولم یصب فی ذلک انتحی یعنی ابن حزم نے جو ساجی کی پیروی سے سعید کی تضعیف کر دی ہے اس میں وہ  
 صاحب نہیں ہیں معلوم ہوا کہ سعید کی نسبت جرح مرفوزہ باطل ہے۔ اب ان کی توثیق دیکھیے۔ تقریب میں  
 ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے موثق اور نیز ان میں ہے ثقہ معروف احمدی الساری میں ہے موثقہ

[illegible]

منه منتهى ما في قوله تعالى

ابن سعد والیجلی والیجو حاتم وابن خزاعة والد الدقطنی وابن حبان واکثر من خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ سعید صدوق اور موثق اور معروف ثقہ ہیں ان کو ابن سعد اور علی اور ابو حاتم اور ابن خزمیہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور بہت سے دوسروں نے ثقہ کہا ہے۔ ترمذی، البیہقی، جلد باریع میں ہے قال ابو حاتم لا یأمن به وقال ابن حبان فی الثقات وقال ابن سیدکان ثقة وقال الساجی صدوق وقال الیجلی ثقة وثقة ابن خزيمة والد الدقطنی والیهبقي والحطیب وابن عبد البر وغیرهم اتفقوا متحفاً یعنی سعید کو ابو حاتم نے لا باس پر اور ابن حبان نے ثقاة میں اور ابن سعد نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور علی نے ثقہ اور ابن خزمیہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حطیب اور ابن عبد البر وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ رہے، سلم بن زید بر قال ابن معین ضعیف۔ وقال ابو داؤد النسائی ليس بالقوى ترجمہ کیا ہے ہیں  
 کے کہ ضعیف ہیں، اور کہا ابو داؤد اور نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول یہاں راوی کے نام میں پھر آپ نے غلطی کی ہے اجماعی جناب ازہر نہیں ہے بلکہ زہری کے ساتھ ہے باقی سب جرح؛ تو اس کی بابت گزارش ہے کہ چونکہ یہ جرح بالکل مبہم ہے اور اس کے سبب بیان نہیں کیے گئے ہیں اس لیے نامقبول ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو سلم سے اپنی صحیح میں روایت لیا ہے صرف تین مقام پر وہ بھی بالمتابعت و بالشواہد لہذا کوئی حرج نہیں ہے اگر بہ ضعیف بھی ہوں حالانکہ ناقدین نے ان کی توثیق کی ہے ملاحظہ ہو تقریب و خلاصہ وثقہ البوہاتم اور میزان میں ہے ثقہ مشہور وثقہ البوہاتم اور بدی الساری میں ہے ثقہ البوہاتم والیوم رعة والعجلی مطلب یہ کہ سلم کو البوہاتم اور ابو زہری نے ثقہ کہا ہے یہ مشہور ثقہ ہیں۔ حافظ ابی حجر تہذیب التہذیب علیہ جہارم میں لکھتے ہیں قال البوہاتم ثقة ما بہ باس وقال ابو نذرة صدوق وقال العجلی فی ہداد الشیوخ ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات ملخص یعنی البوہاتم نے ان کو ثقہ لا باس بہ اور ابو نذرة نے صدوق اور عجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیجے۔

قولہ (۴) سلمۃ بن رجاء الکوفی قال عباس عن یحییٰ لیس لشیخ فقال س ضعیف فقال ابن عدی حدثنا با حاد یضاح علیہما ترجمہ نقل کیا عباس نے یحییٰ سے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ اور کہا نسائی نے کہ ضعیف ہیں اور کہا ابن عدی نے کہ یہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں کہ جو قابل پیروی







تہذیب التہذیب جلد ۱۱ میں بھی ہے۔ آئیے اب آپ کو علامہ محمد شمس کا فیصلہ سنائیں تقریب میں ہے صدوق اور علامہ میں ہے قال محمد حجة وقال الدارقطني ثقة وقال ابو حاتم صدوق - اور میزان الاعتدال میں ہے۔ قال النسائي صدوق وقال ابن معين ليس به باس وقال ابو حاتم صدوق انتحلي خلاصة یہ کہ سلیمان صدوق ہیں ان کو احمد نے حجة اور دارقطنی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق اور نسائی نے صدوق اور ابن معین نے لا باس بہ کہا ہے اور بدی الساری میں ہے قال ابو حاتم كان صدوقا مستقيما الحديث وقال الاجوري عن ابى داود هو ثقة قلت فهو حجة قال له الحجة احمد بن حنبل وقال يعقوب بن سفيان كان صحيح الكتاب وهو ثقة لمختصا - یعنی ابو حاتم نے سلیمان کو صدوق مستقیم الحدیث اور آجری نے بروایت ابی داؤد اور ابن حجر نے حجة بدلیل حجت کہنے احمد بن حنبل کے سلیمان کو اور یعقوب نے صحیح الكتاب اور ثقہ کہا ہے۔ اس سے کچھ تفصیل سے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال ابن الجندی عن ابن معين ليس به باس وكذا قال ابو حاتم عن ابن معين وقال ابو حاتم سليمان صدوق مستقيم الحديث وقال الاجوري سألت ابا داود عنه فقال ثقة قلت هو حجة قال الحجة احمد بن حنبل وقال ابن معين ثقة فقال يعقوب بن سفيان، سليمان ثقة وقال صالح بن محمد لا باس به وقال النسائي صدوق وقال ابن حبان في الثقات وقال الحاكم الدارقطني سليمان بن عبد الرحمن قال ثقة انتحلي لمختصا یعنی ابن حلیہ اور ابو حاتم نے بروایت ابن معین سلیمان کو لا باس بہ ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق مستقیم الحدیث اور آجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور ابن حجر نے حجة اور احمد بن حنبل نے حجة اور ابن معین نے ثقہ اور یعقوب نے ثقہ اور صالح بن محمد نے لا باس بہ اور نسائی نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور حاکم نے دارقطنی سے سلیمان کو لو چھا تو انھوں نے کہا کہ ثقہ ہیں۔ کیجیے! سن چکے یا نہیں۔ آگے چلیے

قولہ (۵) سلیمان بن کثیر انجدای البصری۔ قال ابن معين ضعيف وقال التقيي مغلط

الحديث ترجمہ کیا ابن معین نے کہ ضعیف ہیں اور کہا عقیلی نے کہ مفہطہ طریب الحدیث ہیں۔ ایضا

اقول۔ یہاں پر آپ نے پھر ایک غلطی کی کہ عبدی کو عبدی بالیا رکھ دیا یا وجہ یہ ہے کہ غلط تصدیق ہوئی میزان آپ کو کہیں سے ہاتھ لگ گئی ہے اسی سے جلیا پاتے ہیں نقل کر دیتے ہیں خود بدلتے

اقول۔ یہ جرح تو ہم کبھی تا قیامت نہیں مائیں گے اس لیے کہ یہ وہی ازدی ہیں جن کی بابت بہت کچھ تصوّر اٹھوڑا کر رکھے ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے صدوق حدث عنه البخاری وقال ابو حاتم شیخ صدوق یعنی سیدان صدوق ہے۔ اس کو ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ان سے امام بخاری نے حدیث لیا ہے دیکھیے یہاں ذہبی ان کی ثقاہت میں بھی دلیل پیش کرتے ہیں کہ بخاری نے ان سے لیا ہے۔ ایسا ہی ان سے پہلے راوی سلیمان عہدی کی بابت بھی سمجھیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم شیخ صدوق مقال الدارقطنی لیس بہ باس وذكرہ ابن حبان فی الثقات ملخص یعنی ان کو ابو حاتم نے صدوق اور دارقطنی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقافت میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جلیوہ بھی ثقافت سے ہیں چھٹی ہوئی۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۲) سیف بن سلیمان المکی۔ قال یحییٰ بن معین قد روی۔ توجہا کہا یحییٰ بن معین نے کہ قد روی ہیں۔ الیٰہ

اقول اس جرح کا جواب حافظ ابن حجر نے تہذیب میں یوں دیا ہے۔ قال لاحدی ثلث لا بی حد و درسی بالقدح قال ما اعلمہ یعنی اجری کہنے ہیں کہ میں نے ابو راؤد سے پوچھا کہ سیف کو قدر یہ کہا گیا ہے۔ فرمایا مجھے علم نہیں چلو اس جرح کا خاتمہ ہی ہو گیا۔ علاوہ ہمیں۔ اگر یہ قدر یہ ہوں بھی۔ تو چنداں ضرر نہیں اس لیے کہ صحیح بخاری میں ان سے چار جگہ روایتیں ہیں کل منالبعثہ میں منفرد ایک بھی نہیں۔ پہلی تو متابعت حکم ہے دوسری ببت بعثہ ابن نجیح۔ تبصری مختص بعثہ حمید جو تھی ببت بعثہ نافع۔ امام بخاری پر اعتراض جب ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ تفرق کرتے واذا لیس فیہ علاوہ انہی سیف انہ ثقافت سے ہے تقریباً ہی ہے ثقہ ثبت اور علاوہ میں ہے و ثقہ القطان والنسائی۔ یعنی سیف ثقہ ہے۔ اس کو قطان و نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں احد الثقات قال ابن عدی ارواۃ لا باس بہ وقال احمد ثقہ وقال علی بن یحییٰ بن سعید کان عندنا ثبت عن یسوق ویحفظ وقال النسائی ثقہ ثبت اتفق یعنی سیف ثقافت سے ہے ابن عدی نے لا باس بہ اور احمد نے اور علی نے بروایت یحییٰ قطان ثبت صدوق حافظ اور نسائی نے ثقہ اور ثبت کہا ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں احد الثقات قال ابن المدینی عن یحییٰ القطان کان عندنا ثبتا وقال البوداؤد ثقہ وقال النسائی ثقہ ثبت وقال زکریا الساجی اجمعوا علی انہ صدوق ثقہ اتفق الم

یعنی سیف اثبات (ثقات) سے ہے۔ ابن المدینی نے روایت کیلی تھان ثبت اور ابو داؤد نے ثقہ اور ثبت کہا ہے۔ اور ذکر کیا ساجی نے کہا ہے کہ لوگوں کا اجماع اس بات ہے کہ سیف صدوق اور ثقہ ہیں۔ محدثین کے اس اجماع کو یاد رکھنا اس سے کچھ تفصیل سے ملاحظہ مذہب التہذیب علیہ راجع ہیں لکھتے ہیں قال احمد ثقة وقال علی بن المدینی عن یحیی بن سید کان عندنا ثبتا عن یسک وینفک وقال ابو زرعة الدمشقی ثبت وقال ابو حاتم لا بأس به وقال ابو جری عن ابی داؤد ثقة وقال النسائی ثقة ثبت وقال ابن مدی لا بأس به و ذکر ابو ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد وکان ثقة کثیرا لحدیث قال الداجی اجماعا علی انه صدوق ثقة وقال الدجلی ما یومر بالبزار ثقة انقلی۔ علی ایسی سیف کو احمد نے ثقہ اور ابن جریر نے روایت کیلی ثبتہ از صدوق و حفاظ اور ابو زرہ نے ثبتہ اور ابو حاتم نے لا بأس بہ اور ابن جریر نے روایت ابی داؤد ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے لا بأس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ اور کثیر التہذیب اور ذکر کیا نسائی کے صدوق و ثقہ ہونے کا اجماع نقل کیا اور علی اور ابو بکر البزار نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۴) مسویح بن النعمان الجوهری۔ قال ابو داؤد ثقة وغلط فی احادیثہ ترجمہ کیا ابو داؤد نے کہ ثقہ ہیں اور حدیثوں میں غلطی کرنے والے ہیں۔ ایضا

اقول۔ ناس میزان میں تہذیب کا غلط الفاظ بالآخر مرقوم ہے جب آپ خاص اس سے جرح جوہن میں ہوتی ہے تو نقل کرتے ہیں تو حاشیہ میں نسخ کی طرف کیوں دہر گئے اور غلط بالغین لکھ دیا غیر تم تے تو آپ کی کرتوتیں دکھانا تھا۔ جرح مرقوم کے متعلق یہ عرض ہے کہ ابو داؤد ان کو ثقہ کہہ رہے ہیں جس کو آپ نے بھی لکھا ہے گویا ثقہ ہونا ان کا مسلم ہے۔ باقی رہا ان کا غلطی کرنا۔ وہ چند حدیثوں میں سب سے نکلے ہیں اور امام بخاری نے جو روایت ان سے لیا ہے وہ وہ روایت ہے جس میں افسوس نے غلطی نہیں کی ہے کیونکہ امام بخاری عارف و ناقد حدیث تھے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو روایت ان سے بلا واسطہ کی ہے وہ بہت معتبر ابو عامر غفندی ہے فلاحت ج اذا۔ اور یہ ہر ترکیب ثقات سے ہے۔ تقریب میں ہے۔ ثقہ من کہا لا عاشر کا احد خلاصہ میں ہے و ثقہ ابن حبان

یعنی مزین ثقہ ہے ابن مسیر نے ان کو ثقہ کہا ہے اور نیز ان میں سے سادی عند البخاری  
 وخلق ثقة عندہم وقال ابو داؤد ثقة یعنی ان سے امام بخاری اور ایک جماعت نے طابت  
 کیا ہے ان کے نزدیک یہ ثقہ ہیں دیکھئے یہاں سے یہ بات پھر ثابت ہوئی کہ جو راوی امام بخاری  
 کے نزدیک ثقہ ہو اس پر اور کی جرح مفسر نہیں ہے فتا کو اور ابو داؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے  
 ہدی السامی میں ہے وثقہ ابن معین والبخاری وابن سعد والنسائی والدارقطنی یعنی بخاری  
 اور ابن سعد اور نسائی اور دارقطنی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب  
 جلد سوم میں لکھتے ہیں قال المغفل والشللی عن ابن معین ثقة وقال البخاری ثقة وقال  
 ابو داؤد ثقة وقال النسائی ليس به بأس وقال ابن سعد كان ثقة وقال الحاكم حسن  
 الدارقطنی ثقة مأمون وقال ابن حبان في الثقات انتہی حلیہ یعنی مفضل ہے بروایت  
 یحییٰ ثقہ اور بخاری نے ثقہ اور ابو داؤد نے ثقہ اور نسائی نے لا بأس بہ اور ابن سعد نے ثقہ اور  
 حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ مأمون اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مزین  
 بھی ثقات سے ہے۔ آگے چلیے۔

# حرف الشين

قولہ (۵۴) شبابہ بن سوار المدائنی مروی احمد بن ابی یحییٰ عن احمد بن حنبل قال ترک  
شبابة للامام جاع توجه روايت کی احمد بن ابی یحییٰ نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہ ہم نے شبابہ  
کو بوجہ مرجع ہونے کے چھوڑ دیا۔ ایفنا

اقول اسی میزان میں ذرا سا آگے نہیں دیکھ لیا قال، البوزرعة رجع شبابة عن الامام جاع یعنی البوزرعة  
نے کہا کہ شبابہ نے ارعاء سے رجوع کیا تھا یعنی تائب ہو گئے تھے، علیٰ ہذا النقیاس حافظ ابن حجر نے بدی  
الساری میں اس رجوع کو بحکایت سید بن عمرو بن بردی بیان کیا ہے۔ من شاء فلیراجع الیہا۔  
لہذا آپ کی نقل کردہ جرح کا فور ہو گئی اب سنیے شبابہ کی توفیق، تقریب میں ہے۔ ثقہ حافظ خلاصہ میں  
ہے۔ وثقہ ابن معین وغیرہ قال ابن عدی لا باس بہ۔ یعنی یہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ ان کو ابن  
معین وغیرہ نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے صدوق وقال  
ابن المدینی صدوق وقال ابو حاتم صدوق وقال عبد اللہ بن روح المدائنی صدوق  
وشبابة صحیح بہ فی کتب الاسلام ثقہ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو علی نے صدوق اور ابو حاتم نے  
صدوق اور عبد اللہ نے صدوق کہا ہے اور شبابہ تمام اسلامی کتابت و احادیث میں بحسن و کرم  
گئی ہے اور یہ ثقہ ہے اور بدی الساری میں ہے وثقہ ابن معین وابن المدائنی وابن سعد و  
البوزرعة و عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم وقال ابن خراش و هو صدوق وقال الساجی  
نحو ذلك وقال ابو حاتم صدوق بکتاب حدیثہ وقد اخرجہ الجاعۃ ملئم۔ یعنی شبابہ کو  
یعنی علی وابن سعد و البوزرعة و عثمان وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن خراش اور زکریا ساجی اور  
ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت بتلایا ہے اور ان کے  
ساتھ ایک جماعت نے عجت پکڑی ہے۔ اس سے تفصیل سے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب  
جلد چہارم میں لکھتے ہیں قال جعفر الطیالسی عن ابن معین ثقہ وقال عثمان الدارمی قلت لیحییٰ

۱۔ من۲ ج ۱ ص ۲۲۵ ۲۔ ص ۲۱۹ ۳۔ ص ۲۱۸ ۴۔ ص ۲۱۷ ۵۔ ص ۲۱۶

۶۔ ص ۲۱۵ ۷۔ ص ۲۱۴





قال ابن المدینی ثقۃ و کتابہ صحیح و قال ابو نوحۃ لا باس بہ و قال ابو حاتم  
ہو صالح الحدیث لا باس بہ و قال النسائی لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات  
و قال الدارقطنی ثقۃ و نقل ابن خلفون توثیقہ من الذہلی و قال الطبرانی فی الاوسط  
ثقة انتقلی لثقتہ یعنی ان کو علی نے ثقہ اور ابن کی کتاب کو صحیح اور ابو نوحہ نے لا باس بہ اور  
ابو حاتم نے صالح الحدیث لا باس بہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں  
اور دارقطنی نے ثقہ اور ابن خلفون نے بروایت ذہلی ثقہ اور طبرانی نے اوسط میں ثقہ کہا  
ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۶۶) شریک بن عبد اللہ بن ابی نضر المدنی۔ قال النسائی لیس بالقوی و ہاک ابن  
حزم کاجل حدیثہ فی الاسماع ترجمہ کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ اور واپسی کہا ان کو ابن  
حزم نے بسبب ان کی حدیث کے حجاز سے بھی۔ ایضاً  
اقول۔ ممکن ہے کہ پہلے نسائی کے اجتہاد میں ان کی بابت وہی بات آئی ہو کہ یہ قوی نہیں ہیں۔  
پھر بعد اس کے نسائی نے دوسرا اجتہاد کیا ہو کہ لا باس بہ یعنی یہ ثقہ ہیں جیسا کہ ہدی التاری  
تندیب جلد ۳ میں نسائی کا قول ان کی بابت ہاں یہ منقول ہے۔ علاوہ بریں باسوانی کے  
اور آئمہ کثیر نے ان کی توثیق کی ہے۔ لہذا نسائی اس طرح میں شافہ ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب  
چنانچہ تقریباً میں ہے صدوق اور خلافت میں ہے قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث  
اور میزان میں ہے تابعی صدوق قال یحییٰ بن معین لا باس بہ و قال ابو داؤد ثقۃ یعنی  
شریک صدوق ہیں تابعی ہیں ان کو ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور یحییٰ نے لا باس بہ و ثقہ اور  
ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی التاری میں ہے و ثقہ ابن سعد و ابو داؤد و قال ابن معین  
و النسائی لا باس بہ۔ یعنی ان کو ابن سعد اور ابو داؤد نے ثقہ ائمہ بن معین اور نسائی نے لا باس  
بہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تندیب التندیب جلد چہارم میں لکھتے ہیں۔ قال ابن معین و النسائی لیں

سک ۴۴۴ سک ۴۴۳ ج ۳ سک ۴۴۲ لیس بالقوی "لیست من الغاظ الجرح الموثر  
لیقطۃ من رجۃ الحدیث فلا یبنا فی لفظۃ لا باس بہ ولذا قال ابن الجارود فی شریک  
لیس بالقوی ولا باس بہ و جمیع ما ہما۔

سک ۴۴۴ سک ۴۴۳ سک ۴۴۲ سک ۴۴۱ سک ۴۴۰ سک ۴۳۹ سک ۴۳۸ ج ۳

بہ باس وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال الا جري عن ابى داود وثقة  
 وذكره ابن حبان في الثقات انتمى لمحضاً - یعنی یحییٰ اور نسائی نے لا باس پر اجد ابن  
 سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور اجری نے بروایت ابی داؤد ثقہ اور ابن حبان نے ثقافت میں  
 کہا ہے۔ آگے پلچے۔

## حرف الصاد

قولہ (۵۷) صالح بن صالح بن جی قال الجلی لیس بالقوی۔ ترجمہ کہا مجلی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً  
اقول۔ آپ کو دہوکہ ہوا۔ مجلی نے اس صالح کی نسبت لیس بالقوی کا لفظ نہیں کہا ہے بلکہ اس کو تو ثقہ  
کہا ہے وہ دوسرا صالح ہے اس کو صالح بن حیان القرشی کہا جاتا ہے۔ تقریباً میں ہے وثقہ الجلی و  
ضعف صالح بن حیان القرشی یعنی اس صالح بن جی کو مجلی نے ثقہ کہا ہے اور صالح بن حیان قرشی کو  
ضعیف کہا ہے حافظ ابن حجر مدی الساری میں لکھتے ہیں دام کلام الجلی فقالہ فی صالح بن حیان القرشی  
یعنی مجلی نے جس صالح کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ابن حیان قرشی ہے۔ اور یہ صالح بن جی! اس کو  
تو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے اور خلاصہ میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی والجللی اور  
میزان میں ہے۔ صدوق وثقہ احمد وابن معین وسواہم اور ہدی السوری میں ہے وثقہ  
احمد وابن معین والنسائی والجللی یعنی صالح صدوق ہے اس کو امام احمد و یحییٰ بن معین اور نسائی  
اور مجلی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۱۰۰ میں لکھتے ہیں قال حرب بن احمد ثقہ ثقہ  
وقال ابن معین والنسائی ثقہ وقال الجلی کان ثقہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن خلیفہ  
فی الثقات وهو ثقہ قالہ ابن نمیر وغیرہ انتہی ملخصاً۔ یعنی عرب نے یہاں تک کہ احمد صالح کو ثقہ  
ثقة (دوسرے) اور ابن معین اور نسائی نے ثقہ اور مجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ ثقات میں اور ابن  
خلیفہ نے ثقات میں اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۵۸) صحیح بن حویریہ دیکھو۔ ترجمہ کہا ابو داؤد نے کہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔ ایضاً  
اقول۔ تکلم۔ جموں کا صیغہ ہے۔ جو عدم جزم کے لیے آتا ہے اس لیے اس کا اعتبار ہی نہیں۔ آئیے  
ہم آپ کو بتا دیں کہ ان میں کیوں کلام کیا گیا اور وہ کلام کیسا ہے یقینی اور قابل الثقات ہے یا  
نہیں۔ ایک تو کلام روات پر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ ضعیف ہو یا تہذیب لیس کرتا ہے یا مناکیر روایت  
کرتا ہو وغیرہ وغیرہ یہ سب اقسام مردود سے ہیں۔ بفضلہ ان میں سے صحیح میں کوئی بھی وصف نہیں  
پھر کیوں کلام کیا گیا۔ محدثین کا قاعدہ تھا کہ اپنی کتاب حدیث کو بہت حفاظت سے مقفل رکھتے

کہ مبادا کسی کے ہاتھ میں نہ پڑ جائے۔ ورنہ ممکن ہے کہ اس میں غلط ملط ایجاز و لطائف کر دے  
بیچاے صخر کی کتاب کسی طرح سے ایک مرتبہ ہم ہو گئی۔ لیکن پھر بہت جلد مل گئی اور خدا کے فضل  
سے وہ صحیح سالم تھی۔ پس یہ وجہ ہے کلام کی اس سے نہ تو صخر کی ثقافت میں فرق آیا۔ نہ محققین  
کے نزدیک یہ کلام کوئی ایسا کلام ہے جس پر التفات کیا جائے۔ اب نیچے کتنے لوگوں نے ان کو ثقہ  
کہا ہے۔ ثقہ میں ہے قال احمد ثقہ اور علامہ میں ہے قال احمد ثقہ ثقہ اور میزان میں ہے۔  
وثقہ احمد و جماعة وقال ابن معین صالح یعنی ان کو احمد نے ثقہ اور ایک جماعت نے ثقہ اور ابن  
معین نے ان کو صالح الحدیث کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ احمد بن حنبل والذہلی وابن  
سعد وقال ابو زرعة والیو حاتم والنسائی لا بأس یہ یعنی صخر کو احمد اور ذہبی اور ابن سعد نے ثقہ  
کہا ہے اور ابو زرعة اور ابو حاتم اور نسائی نے لا بأس بہ۔ اور تندیب التمدیث جلد چہارم میں ہے  
قال عبد الله بن احمد عن ابيه شيخ ثقة ثقہ وقال ابن سعد كان ثقة ثبتاً وقال ابو زرعة  
والیو حاتم لا بأس به وقال النسائی ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن ابی خيثمة  
عن ابن معین صالح وقال الذہلی ثقة حکماء الحاکم النجفی ملخصاً یعنی امام احمد نے صخر کو شیخ ثقہ ثقہ  
دومرتبہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ثبت اور ابو زرعة اور ابو حاتم نے لا بأس بہ اور نسائی نے ليس  
بأس اور ابن حبان نے ثقافت میں اور ابن ابی خيثمة نے بعایت ابن معین صالح الحدیث اور ذہبی نے  
ثقہ کہا ہے۔ دیکھا جناب! اتنے لوگوں نے صخر کی توثیق کی ہے۔ آگے چلیے۔ آخہ حرف العناد نہ دے!

## حرف الطاء

قولہ (۹۰) طلحہ بن نافع۔ قال احمد بن زید وسئل عنه ابن معین فقال لا شئ۔ فقال ابن المدینی کافی یضعفونہ فی حدیثہ۔ ترجمہ کیا احمد بن زید نے کہا ابن معین سے بہ نسبت ان کے سوال کیا گیا پس کہا ابن معین نے کہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابن المدینی نے کہ لوگ ان کوہ ریف میں ضعیف جانتے ہیں۔ ایضاً

**اقول۔** اگر یہ ظلم ایسے ہی ہوں تو کوئی جرح نہیں اس لیے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ہم جگہ اسے روایت کیا ہے لیکن کہیں بھی ظلم کے ساتھ تفرقہ نہیں کیا ہے بلکہ ہر جگہ مقررین بغیر وہ ہے ملاحظہ ہو ہدی الساری تہذیب ج ۵ خود ہی میزان میں لکھتے ہیں قلت اخرج له البخاری مقرونا بغيره یعنی امام بخاری نے ان سے مقررین روایت کیا ہے۔ اصل اعتراض صحیح بخاری پر جب ہوتا کہ امام بخاری ان کے ساتھ تفرقہ کرتے واذلیس فلیس حالانکہ ظلم کو اکثر نے قابل محبت لکھا ہے۔ چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور علامہ میں ہے تان احمد والنسائی لیس بد باس۔ خلاصہ سب کا یہ ہوا کہ ظلم صدوق ہے اس کو احمد نے لیس بد باس کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد خامس میں لکھتے ہیں قال احمد لیس بد باس وقال النسائی لیس بد باس وقال ابن عدی لا باس بد و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابو بکر البزار صدوقی نفسه ثقہ ملجہ یعنی ظلم کو احمد نے لا باس بد اور النسائی نے لا باس بد اور ابن عدی نے لا باس بد اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابو بکر البزار نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۹۱) طلحہ بن یحییٰ والہرقی قال ابو حاتم لیس بقوی وقال یعقوب بن ضبیہ شیعہ ضعیف جداً ومنہم من قال لا یکتب حدیثہ۔ ترجمہ کیا ابو حاتم نے کہ قوی نہیں ہیں۔ اور کہا یعقوب ابن ضبیہ نے کہ یہ شیخ ضعیف ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کی حدیثیں نہیں لکھی جائیں۔ ایضاً

**اقول۔** یہ جرح بھی لہجہ اس کے کہ بالکل مبہم غیر میں ہے اس لیے نامقبول۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو ان روایت کیا ہے وہ بتا بدت سیلان بن بلال ہے ظاہر جرح لغو۔ علاوہ انہیں یہ ظلم خود صدوق و ثقہ ہے تقریب

م ۱۵۴ ج ۵ م ۱۵۴ ج ۱ م ۲۴۴ ج ۲ م ۱۵۴ ج ۵

م ۱۵۴ ج ۵ م ۱۵۴ ج ۵ م ۲۴۴ ج ۲



میں ہے صدوق اور خلافت میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ یعنی طلحہ صدوق ہے اس کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں۔ وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ وقال احمد مقارب الحديث۔ یعنی ان کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور احمد نے ان کو مقارب الحديث کہا ہے معلوم ہوا کہ ان کی حدیثیں قابل لکھنے کے ہیں (حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں وثقہ یحییٰ بن معین و عثمان بن شیبہ والبرداؤ وقال احمد مقارب الحديث یعنی ان کو یحییٰ بن معین و عثمان بن ابی شیبہ والبرداؤ نے ثقہ کہا ہے اور احمد نے مقارب الحديث کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں قال البرداؤ عن احمد مقارب الحديث وقال ابن معین ثقة وكذا قال حنبل بن اسحاق عن عثمان بن ابی شیبہ وقال الاجری عن ابی داؤد لابن ذکوان بن حبان فی الثقات الا لمختصا یعنی البرداؤ نے ہر اہل بیت احمد طلحہ کو مقارب الحديث اور ابن معین نے ثقہ اور حنبل بن اسحاق نے ہر اہل بیت عثمان بن ابی شیبہ ثقہ اور اجری نے ہر اہل بیت ابی داؤد لابن ذکوان بن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ اس حرف الطاء پر نظر فرمادے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جابر ہی ہیں ان میں سے عاصم احول کو بھی ذکر کیا ہے۔ نتیجے اس سے بھی ابن عدیہ کا قاعدہ کلیہ ٹوٹ گیا اور بیہوشی نے احمد سے روایت کیا ہے کہ عاصم ثقہ ہے حفاظ سے ہے۔ ہندی الساری میں ہے۔

عداء سفیان الشوری راجع اربعة من الحفاظ وروصفه بالثقة والحفظ احمد بن حنبل ووثقه ابن معين والعلی وابن المدینی ما بن عثمان البزار انتہی۔ یعنی شہادہ کیا ہے عاصم کو سفیان نے جو ثقلاً کا حفاظ دنیا سے اور موصوف کیا ہے ان کو ساتھ ثقہ اور حافظہ ہونے کے احمد بن حنبل نے اور ثقہ کہا ہے ان کو کچلی اور علی اور ابن المدینی اور ابن عمار اور ہزار نے۔ اور یہی علامہ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد فاس میں لکھتے ہیں قال عبد الرحمن بن مہدی کان من حفاظ اصحابہ وقال احمد بن حنبل ثقہ وقال ابیہ من الحفاظ لیس ثقہ وقال المروزی ثقہ قال احمد ان یحییٰ تکلم فیہ فجب وقال ثقہ وقال اسحاق بن منہ مرد و عثمان الدارمی عن ابن معین ثقہ وکان قال ابن المدینی ما بن رعة والعلی ما بن عمار وکذا فی ہذا بن اصحاب الحدیث وقال ابن المدینی مرة شدت حدیث ابن حبان فی الثقات وقال البزار ثقہ وقال ابو شیخ سمعت عبد ان یقول لیس فی انحاءہم اثبت من عاصم الاحول انتہی للحفظ۔

یعنی عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہے کہ عاصم احول اپنے اصحاب میں حفاظ سے ہے اور ان کو امام احمد نے شیخ ثقہ اور حفاظ الحدیث اور ثقہ کہا ہے اور مروزی نے کہا کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ کچلی قطان نے ان پر کلام کیا ہے تو انہوں نے کہا تعجب ہے اور عاصم کو ثقہ کہا۔ اور اسحاق بن منصور اور عثمان عارم نے بروایت ابن معین عاصم کو ثقہ کہا ہے ایسا ہی ان کو ابن عدیہ اور ابو زرہ اور علی اور ابن عمار نے ثقہ کہا ہے۔ ہذا ابن عمار نے ان کو ہذا بن اصحاب حدیث میں ذکر کیا ہے اور ابن مدینی نے ان کو ثبت لکھا ہے۔ ہذا بن حبان سے ثقہ ہیں ذکر کیا ہے اور ان کو ہذا نے ثقہ کہا ہے اور ابو شیخ نے کہا کہ سنا میں نے عیدان سے کہتے تھے کہ عاصم احول میں عاصم احول سے زیادہ کوئی ثقہ نہیں ہے معلوم ہوا کہ عاصم احول ائمہ ثقات سے ہے ان کی بابت میرے رسالہ الترتیب العقیقہ میں بھی ملاحظہ کریں۔ آگے چلیے

قولہ (۶۲) عاصم بن علی بن عاصم الواسطی۔ روی معاویہ بن صالح وغیرہ عن ابن معین لیس بشی ترجمہ روایت کی معاویہ ابن صالح وغیرہ نے ابن معین سے کہ کچھ نہیں ہیں۔ ایضاً

**اقول** - اس روایت ابن معین کی کوئی صحیح سند منقول نہیں۔ نیز خود ابن معین نے اس کی بابت یوں کہا ہے  
 جیسا کہ غلامہ میں ہے قال ابن معین عاصم سید المسلمین کذا فی التہذیب ۵۰۔ لہذا ہم یہ کہیں گے  
 کہ وہ جمع ابن معین کی بے ثبوت ہے اور اگر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو ہم یہ جواب دیں گے جس کو حافظ  
 ابن حجر ہدی الساری میں لکھتے ہیں وقال المہدی قلت لاحمد ان یحیی بن معین یقول کل عاصم فی الدنیا  
 ضعیف قال ساعلم فی عاصم بن علی الاخیرا کان حدیثہ صحیحاً کذا فی التہذیب ۵۰ یعنی مروزی  
 نے کہا کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں جس قدر عاصم ہیں دنیا میں ضعیف ہیں امام احمد نے  
 کہا کہ عاصم بن علی واسطی ہیں میں سوائے بھلائی کے اور کسی قسم کی جرح نہیں دیکھتا ان کی حدیثیں صحیح ہیں۔ یعنی  
 جناب اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو عاصم بن علی پر جرح ہے اس کا دُفعیہ دوسرے غلط ہونا  
 اس قاعدہ کلیہ کا جس کو آپ نے ۵۰ میں ذکر کیا تھا۔ اور آگے ۵۰ میں آپ نے ذکر کیا ہے۔ پس اس کو  
 خوب یاد رکھیے۔ اب ان کی توثیق سنیے۔ تقریب میں ہے صدوق اور غلامہ میں ہے قال ابو حاتم صدوق  
 وقال ابن عدی لہار مجیدیشہ باسا ولا علم لہ منکر او قال العجلی کان من ثقات الشيوخ واعیانہم  
 یعنی عاصم بن علی صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ہے میں ان کی حدیث  
 میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں دیکھتا ہوں اور نہ ان کی کوئی روایت منکر جانتا ہوں اور عجلی نے ان کو ثقات  
 شیعور میں کہا ہے میزان الاثنین میں ہے کان عالماً صاحب حدیث وقال احمد صدوق وقال  
 ابن عدی لم اربہ باسا وهو فکا قال فیہ المتعنت ابو حاتم صدوق قلت وکان من ائمة السنۃ  
 قولاً بالحق اجماعاً بہ البغدادی انتہی ملخص یعنی عاصم بن علی عالم صاحب حدیث ہے ان کو حمر نے صدوق  
 اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے راب امام ذہبی اصلی فیصلہ کرتے ہیں کہ میں  
 کہتا ہوں کہ عاصم ائمہ حدیث سے ہے حق کا کہنے والا ہے امام بخاری نے اس سے محبت پکڑی ہے  
 پس امام بخاری کے نزدیک یہ قابل محبت ہے اور ہدی الساری ہم سے ہے وقال العجلی کان ثقة وثقة  
 ابن سعد وقال ابن عدی لہار مجیدیشہ باسا یعنی ان کو عجلی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن ہریرہ  
 نے لا باس بہ کہا ہے۔ اس سے مفصل حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد پنجم میں لکھتے ہیں قال الیمونی عن  
 احمد صحیح الحدیث وکان انشعرا للہ صدوقا۔ وقال ابو داود عن احمد حدیثہ حدیث مقبلاً

[illegible]

حدیث اہل الصدق وقال المروزی ثلث لاحمدان ابن محین قال كل عامم في الدنيا ضعيف قال ما علم من عامم بن علي الا خيرا كان حديثه صحيحا وقال ابو عبد الله المجعفي الكوفي سمعت يحيى بن معين يقول عامم بن علي سيئ من سادات المسلمين وقال ابو حاتم صدوق وقال ابن عدي لعماد مجديشه باسا قلت ودقيقه ابن سعد وابن قانع وقال العجلي وكان ثقة في الحديث انما على المختصا يعني عامم بن علي كوميروني سني برأيت احمد صحيح الحديث اور صدوق کہا ہے اور ابوداؤد نے برأيت احمد ان کی حدیث کو اہل صدق کی حدیث کے مقابل کہا ہے اور مروزی نے کہا کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ یحییٰ نے کہا ہے جتنے عامم ہیں دنیا میں سب ضعیف ہیں تو امام احمد نے کہا میں نہیں جانتا ہوں عامم بن علی ہیں مگر بھلائی کو انسان کی حدیث صحیح ہے اور ابو عبد اللہ جعفی نے کہا میں نے ابن معین کو سنا کہ جتنے تھے عامم بن علی یہ سب سادات مسلمین سے۔ اور ان کو ابو حاتم نے صدوق اور ابن عدي نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن قانع نے ثقہ اور عجلي نے ان کو ثقہ فی الحدیث کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ عامم بھی ثقہ ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ (۶۳) عامم بن ابی النجود۔** قال یحییٰ القطان ما وجدت رجلا اسمه عامم الا وجدته مروی الحفظ وقال الدارقطني فی حفظ عامم شئی وقال ابن خراش فی حدیثہ نکوہ وقال ابن سعد ثقہ الا انه كثير الخطاء فی حدیثہ وقال ابو حاتم یس جملہ ان یقال ثقہ ترجمہ کہا یحییٰ قطان نے کہ نہیں پایا ہم نے کسی کو کہ نام اس کا عامم ہو مگر یہ کہ پایا ہم نے اس کو خراب حافظہ والا۔ اور کہا دارقطنی نے کہ عامم کے حافظہ میں کچھ نقصان ہے۔ اور کہا ابن خراش نے کہ ان کی حدیث میں نقصان ہے اور کہا ابن سعد نے کہ یہ ثقہ ہیں لیکن سانی حدیثوں میں بہت غلطی کرتے ہیں۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ ان کا یہ مرتبہ نہیں ہے کہ ان کو ثقہ کہا جائے۔ ایفنا

**اقول۔** کیا خوب! جب یہ اس قابل نہیں کہ ان کو ثقہ کہا جاوے تو ابن سعد نے ان کو کیوں ثقہ کہا یا جس کو خود آپ نے نقل کیا ہے۔ ہاں معلوم ہوا کہ ان تمام جرحوں میں اصل یہی ہے جو یحییٰ قطان نے کہا ہے جس کا نام عامم ہے وہ خراب حافظہ والا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کلیہ کا غلط ہونا سابق کے دو نمبروں میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پس ساری جرحیں ۔۔۔۔۔ خود مجروح ہو گئیں۔ اور اگر تہ بھی ہوں تو چنداں حرج نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ مفرد بغیرہ ہے ملاحظہ ہو تقریب و ہدیٰ

اگر یہ مبصر نہ آویں تو میزان الاعتدال ہی میں دیکھ لیں قلت خرج له الشیخان لکن مقروفا بغیرہ کا اصلہ ولفظہا - یعنی امام بخاری و امام مسلم و دونوں نے اپنی صحیح میں ان سے تخریج کی ہے لیکن مقرون بغیرہ نہ بطور اصل ولفظہا کے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے ان کے ساتھ تفرق نہیں کیا ہے - ایسا ہی تہذیب مجملہ میں ہے آخر ج لہ الشیخان مقروفا بغیرہ یعنی صحیحین میں ان کی روایت مقرون بغیرہ ہے آپ کا اعتراض اس وقت داروہنا واجب شیعین کا ان کے ساتھ منفرد ہونا پایا جاتا واذلیس فلیس - ہاں اب اس کو ملاحظہ فرماویں کہ یہ اس قابل ہیں کہ ان کو ثقہ کہا جائے یا نہیں - علاوہ اس کے کہ تقریباً میں ان کی بابت صدوق حجتہ لکھا ہے خلاصہ میں ہے وثقہ احمد و احمد العجلی و یعقوب بن سفیان و ابو یزیدۃ یعنی ان کو امام احمد و احمد علی اور یعقوب بن سفیان اور ابو یزید نے اتنے لوگوں نے ثقہ کہا ہے میزان الاعتدال میں ہے صدوق قال ابو حاتم محلہ الصدق قلت ھو حسن الحدیث وقال احمد و ابو یزیدۃ ثقۃ وقال احمد بن حنبل کان ثقۃ وقال ابن سعد ثقۃ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے صدوق اور ذہبی نے حسن الحدیث اور احمد نے ثقہ اور ابو یزید نے ثقہ اور امام احمد نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے - ہدی الشاری میں ہے قال احمد بن حنبل کان رجلاً صالحاً وقال یعقوب بن سفیان ھو ثقۃ وقال ابو حاتم محلہ الصدق یعنی امام احمد نے ان کو صالح اور ابو حاتم نے صدوق اور یعقوب نے ثقہ کہا ہے - تہذیب التہذیب ملاحظہ فرمائیے میں ہے قال ابن سعد کان ثقۃ وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ کان رجلاً صالحاً وکان خیراً ثقۃ وقال ابن معین لا بأس بہ وقال العجلی کان صاحب سنۃ و فرائد و کان ثقۃ وقال یعقوب بن سفیان وھو ثقۃ فقال ابن ابی حاتم عن ابیہ صالح قال و سالت ابان زرعۃ عنہ فقال ثقۃ قال و ذکرہ ابنی فقال حمدہ عندی محل الصدق وقال النسائی لیس بہ بأس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن شاہین فی الثقات فقال ابن معین ثقۃ لا بأس بہ انتحی لمحمد یعنی ان کو ابن سعد نے ثقہ اور عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو رجل صالح نیک ثقہ اور ابن معین نے لا بأس بہ وثقہ اور علی نے ان کو صاحب حدیث اور قرۃ اور ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم کے بیٹے نے بروایت اپنے باپ کے ان کو صالح اور ان کا محل صدوق پر ہونا اور بروایت ابو یزید ان کو ثقہ اور نسائی نے لا بأس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن شاہین نے ثقات میں اور علی

[illegible]



نے ثقہ لا باس بہ کہا ہے۔ لیجئے جناب! دیکھیے کس قدر لوگوں نے ان کی توثیق کی ہے اور ان کو ثقہ کہا ہے معلوم ہوا کہ یہ اس قابل ہیں کہ ان کو ثقہ کہا جائے۔ آگے چلیے

قولہ (۶۴) عباد بن راشد قال النسائی ليس بالقوي ترجمہ کیا ہے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً  
اقول مصنفین کے نزدیک جماعت کثیرہ کی توثیق کے مقابلہ میں تنہائی کی یہ جرح غیر سموع ہے  
علامہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ بہنا بحت یونس ہے لہذا یہ روایت مقرون  
بغیر ہوتی۔ شو علامہ ذہبی نے میزان میں لکھ دیا ہے اس طرح کہ مخبر ذوالغیرۃ اور تندرست ۵۰ میں  
ہے ردی کہ البخاری محض ذوالغیرۃ یعنی امام بخاری نے ان سے مقرون روایت کی ہے اور اس حالت  
میں راوی کے مجروح ہونے سے چندان حرج نہیں ہوتا۔ جس کی بحث بارگاہ فہم کی۔ لہذا اب ان کے  
متعلق زیادہ تحریر فضول ہے۔ ہاں آگے باتقان کی توثیق آپ کو بتا دوں۔ سنیہ تقریب میں ہے  
صدوق من السابغة اور علامہ میں ہے قال احمد ثقہ صدوق وقال ابن معين صالح۔ اور  
میزان الامثال میں ہے صدوق وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال احمد ثقہ صالح۔  
یعنی عباد صدوق ہیں ان کو احمد نے ثقہ صدوق صالح اور یحییٰ نے صالح اور ابو حاتم نے صالح الحدیث  
کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ العجلی واحمد بن حنبل وقال ابو حاتم صالح یعنی ان کو عجل  
اور احمد نے ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے صالح الحدیث حافظ تندی التہذیب جلد پنجم میں لکھے ہیں  
قال الجوزجانی عن احمد ثنیخ ثقہ صدوق صالح وقال عبد الله بن احمد عن ابيه عباد بن راشد  
اثبت حديثنا وقال الدودي عن ابن معين حديثه يكتف قال ابو حاتم صالح الحدیث قلت  
وقال العجلی والوبكر البزار ثقہ وقال الساجی صدوق وقال نبيه احمد ثقہ وقال الازدی  
وكان صدوق ملج۔ یعنی جوزجانی نے مہار کو بروایت احمد شیخ ثقہ صدوق صالح اور عبد اللہ نے بروایت  
اپنے باپ احمد کے ان کو ثابت فی الحدیث اور دوسری سنہ بروایت یحییٰ ان کی حدیث کو قابل کتابت  
اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور عجل اور بزار نے ثقہ اور ساجی نے صدوق اور احمد نے ثقہ اور انڈی  
نے ان کو صدوق کہا ہے۔ غرض ان کی ثقاہت بھی ثابت ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۶۵) عباد بن یعقوب الاسدی الداجنی الکوفی۔ من غلاة الشيعة ورواه البیہم وروی  
عباد بن الاسود عن الثقلة ان عباد بن یعقوب کان یشتم السلف وقال صالح جنزلی کان

اقول آپ نے میزان الاعتدالی سے اتنی ساری عبارات نقل کر دی ہیں لیکن ذہبی نے آگے جو فیصلہ کیا ہے اس کو ہم کر گئے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں لکنہ صادق فی الحدیث یعنی عباد چاہے جو ہوں لیکن محدث ہیں یہ صادق ہیں خلاصہ جہذا علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایات کی ہے وہ مقرون ہے یعنی ان کے ساتھ افراد نہیں کیا ہے چنانچہ خود اسی میزان میں ہے وعنه البخاری حدیثا مقرونا باخر اور تقریب میں ہے حدیثہ فی البخاری مقرون اور خلاصہ میں ہے وعنه آخر مقرونا لآخر۔ اور بدی الساری میں ہے۔ ساری عنہ البخاری مقرونا اور تہذیب میں ہے وعنه البخاری حدیثا و احدا مقرونا۔ ان سب عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ صحیح بخاری میں ان سے ایک ہی روایت ہے وہ بھی مقرون نہ منفرد۔ اور یہ اور پر معلوم ہو چکا ہے کہ جو روایتیں مقرون ہوتی ہیں۔ ان کے راویوں میں اگر کسی قسم کی جرح ہو تو حرج نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ بطور متابعت کے ہوتی ہیں اور متابعت کی بابت عینی حنفی کا قول ہے ثابت کے بیان میں گذرا۔ اور چونکہ حدیث میں یہ صادق ہیں اسی بناء پر مندرجہ ذیل اصحاب نے ان کی توثیق بھی کی ہے چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقة ابو حاتم وابن خزيمة اور میزان میں ہے قال ابو حاتم شیع ثقة وقال الدارقطنی صدوق وقال ابن خزيمة حدثنا الثقة راوی عباد خلاصہ ان کا یہ ہوا کہ عباد صدوق ہے ان کو دارقطنی نے صدوق اور ابو حاتم نے شیخ ثقة اور ابن خزيمة نے ان کو ثقة کہا ہے اور بدی الساری میں ہے انہ کان صدوقا وثقة ابو حاتم وقال الحاكم کان ابن خزيمة اذا حدث عنه يقول حدثنا الثقة اور تہذیب التہذیب جلد فاس میں ہے قال ابو حاتم شیع ثقة وقال الحاكم کان ابن خزيمة يقول حدثنا

[illegible]

الثقة وقال المدائنی صدوق منقطع یعنی یہ عباد صدوق ہیں ان کو مدائنی نے صدوق اور اہتمام نے شیخ ثقہ کہا ہے اور حاکم نے کہا کہ ابن خزیمہ جب ان سے حدیث بیان کرتے تو کہتے کہ حدیث بیان کیا ہم سے ثقہ نے (یعنی عباد نے) پس اسی بنا پر ان سے امام بخاری نے بھی روایت کیا وہ بھی صرف ایک اس پر مقرر نہ آگے چلیے۔

**قولہ ۶۶۰** عبد اللہ بن دینار۔ ذکرہ العقیلی فی الضعفاء ترجمہ ذکر کیا ان کا عقیلی نے ضعفاء میں۔ **اقول**۔ اس کا جواب تو علامہ ذہبی نے خود آگے دے دیا ہے خلاصہ لفظت الی فعل العقیلی (میزان) یعنی عقیلی کا فعل قابل الثقات نہیں ہے۔ پس عبد اللہ بن دینار پر سے جرح بھی ساقط ہے۔ تعجب ہے کہ ثقہ روایہ پر شاذ جرحوں سے محام اس کو مجروح سمجھنے لگتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کی تکت علمی کی یہ ہیں دلیل ہے۔ عبد اللہ بن دینار روایہ ثقہ سے ہے تقریباً میں ہے ثقة من راجعہ اور علامہ میں ہے وثقه ابو حاتم اور نیز ان میں ہے احد الاثمة الاثبات وثقه احمد والبیہقی والیو حاتم یعنی یہ ائمہ اثبات و ثقات سے ہے اس کو احمد اور بیہقی اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد پنجم میں لکھتے ہیں قال صالح بن احمد عن ابیہ ثقة مستقیم الحدیث وقال ابن معین والیو زرعۃ والیو حاتم ومحمد بن سعد والنسائی ثقة زہاد ابن سعد کثیر الحدیث وقال البیہقی وثقه وقال الیث عن ربیعۃ حدثنی عبد اللہ بن دینار وكان من صالحی التالیین صدوقاً وذكرہ ابن حبان فی الثقات اتفق منقطع۔ یعنی صالح نے، بروایت ابن حبان باب محمد عبد اللہ بن دینار وثقه مستقیم الحدیث اور ابن معین اور ابو حاتم اور محمد بن سعد اور نسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے کثیر الحدیث اور بیہقی نے ثقہ اور لیث نے بروایت بیہقی عبد اللہ کو صالح اور صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن دینار ثقہ ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ ۶۶۱** عبد اللہ بن ذکوان البراء قال ربیعۃ لیس بثقة کما سنی ترجمہ کیا ربیعہ نے کہ یہ ثقہ اور مقبول نہیں ہیں۔ ایضاً

**اقول**۔ ربیعہ کی یہ جرح نیز غیر مسدود و مقبول ہے افسوس کہ آپ کو صحیح بخاری سے اس قدر مراد نہ ہے کہ اس کے وہ روایہ جن پر شاذ و نادر کسی ایک نے بغیر کسی وجہ جرح کے جرح کر دی اور ناقدین نے اس کا وہ فیہ کر دیا آپ اس جرح کو فقط نقل کر دیتے ہیں حالانکہ وہ جرح حقیقت میں مدفوع ہوتی ہے اور آگے اس کے

جو اسی کا جواب ہوتا ہے اس کو پوشیدہ رہنے دیتے ہیں۔ ربیعہ کی اس جرح کے متعلق علامہ ذہبی نے صاف اگے لکھ دیا ہے قلت لا یسمع قول ربیعۃ فیہ فائدہ کان بینہما عداۃ ظاہرۃ یعنی چونکہ ربیعہ عبداللہ بن زکوان سے عداوت رکھتے تھے اس لیے انہوں نے ایسا کمدیا ہے لہذا ربیعہ کا یہ قول عبداللہ بن زکوان کے بارے میں نہیں سنا جائے گا۔ ایسا ہی حافظ بن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں قلت لم یلتفت الی ربیعۃ فی ذلک لعداۃ التی کانہا بینہما بل وثقوا۔ یعنی ربیعہ کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا جاوے گا۔ اس لیے کہ ربیعہ کو ان سے عداوت تھی۔ بلکہ عبداللہ بن زکوان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے چنانچہ میں ان تمام لوگوں کے اقوال نقل کرتا ہوں۔ تقریب میں ہے ثقة فقیہ من النامستہ اور غامض میں ہے کان احد الامتہ قال احمد ثقة امیر المؤمنین وقال ابو حاتم ثقة فقیہ صاحب سنۃ یعنی یہ ثقہ ہیں فقیہ ہیں ان کو احمد نے ثقہ امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابو حاتم نے ثقہ فقیہ صاحب حدیث کہا ہے میزان الاعتدال میں ہے قال ابن معین وغیرہ ثقة حجة ودی حرب بن احمد بن حنبل قال کان سفیان یسبی ابی الزناد امیر المؤمنین فی الحدیث وقال ابو حاتم ثقة فقیہ صاحب سنۃ انتہی یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور حرب نے بروایت احمد کہا کہ سفیان نے ابوالزناد کو امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابو حاتم نے ثقہ فقیہ حجت و صاحب حدیث کہا ہے۔ اور مدنی الساری میں ہے احد الامتہ الاثبات الفقہاء وثقہ الناس کان سفیان الثوری یسبہ امیر المؤمنین وخرج بہ الجمعۃ انتہی یعنی یہ ابوالزناد ثبات فقہاء سے ہیں ان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ اور سفیان ثوری نے ان کا نام امیر المؤمنین فی الحدیث رکھا تھا اور ان کے کل جامعہ نے حجت پر طرہ ہے۔ ثقہ ربیعہ التمدیب جلد غامض میں ہے قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقہ وقال حرب بن احمد کان سفیان یسبہ امیر المؤمنین وقال ابن ابی مویم عن ابن معین ثقہ حجة وقال الجعفی مدنی تابعی ثقہ وقال ابو حاتم ثقہ فقیہ صالح الحدیث صاحب سنۃ وقال ابن سعد کان ثقہ کثیر الحدیث خفیاً بصیراً بالعربین عالمًا عاقلًا قلت قال الساجی والجعفی والساجی والبرجعی الطبری کان ثقہ وقال ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد کے ابوالزناد کے ثقہ اور حرب نے بروایت احمد سفیان کا ان کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہا اور ابن ابی مریم نے بروایت ابن معین ان کو ثقہ حجة و جلیل نے ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ فقیہ صالح الحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



قولہ ۶۹) عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم الجعفی۔ قال صالح بن جریزہ کان ابن معین ثقہ وھو عندی یکنذب فی الحدیث وقال النسائی لیس بثقة۔ ترجمہ کہا صالح بن جریزہ نے کہا کہ ابن معین ان پر وثوق کرتے تھے اور حالانکہ وہ میرے نزدیک حدیث میں جوڑوٹ بولتے ہیں اور کہا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول سبکی ابن معین جو ہیں یہ ناقدین کے امام ہیں پس جس راوی کی یہ توثیق کریں وہ ثقہ ہی سمجھا جاوے گا اور اس پر جس قدر جرحیں ہوں گی وہ مجروح خیال کی جاویں گی۔ بجز اللہ کہ اس کا آپ کو بھی اقرار ہے کہ عبد اللہ بن صالح کی ابن معین توثیق کرتے تھے۔ اب سنیے اس کی وجہ کہ صالح بن جریزہ اور نسائی نے ان پر کیوں جرح کی ہے۔ عبد اللہ بن صالح اپنے اواخر عمر میں مختلط ہو گئے تھے پہلے کی ان کی سب حدیثیں مستقیم اور قابل قبول ہیں۔ پس امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ قبل اختلاط کے ہے۔ ان سب اہل کو حافظ ابن حجر نے کس خوبی سے بدی الساری میں لکھا ہے جہاں پر تمام ائمہ کے اقوال ان کی بابت نقل کیا ہے تلت ظہار کلام ھو لا حوالا لائمۃ ان حدیثہ فی الاول کان مستقیماً ثم طرأ علیہ فیہ تخلیط

فقتضیٰ ذلک ان ما یجئ من روایتہ عن اھل الحدیث یجئ بن معین والبخاری وابی ذرعة وابی حاتم فھو من صحیح حدیثہ اتفق لینی ظاہر کلام تمام ائمہ کا ان کی بابت یہ ہوا کہ عبد اللہ جعفی کی حدیث ان کے اہل عمر میں مستقیم تھی پھر اواخر عمر میں انہیں مختلط طاری ہوئی پس جو روایت ان کی حافظ وانا لوگوں سے آدے گی جیسے سبکی بن معین امام بخاری و ابو زرعہ و ابو حاتم و ابن کثیر حدیث سے ہوگی دیکھیے جاباب سبکی بن معین کی توثیق تو آپ ہی نے نقل کر دی اور امام بخاری کا ان سے روایت کرنا آپ کو معلوم ہی ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ امام بخاری نے ان سے جو روایت لی ہے وہ قبل از اختلاط ہے اور وہ حدیث صحیح ہے لہذا اب کوئی جرح نہیں رہی۔ ہاں ابھی آپ اور بھی ان کی صداقت اور ثقاہت قبل از اختلاط سننا چاہتے ہیں تو سنئے! تقریباً یس ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے قال ابن عدی ھو عندی ھو عندی مستقیم الحدیث و قال ابو ذرعة حسن الحدیث۔ یعنی یہ صدوق ہیں ابن عدی نے ان کو مستقیم الحدیث اور ابو ذرعة نے حسن الحدیث کہا ہے۔ اور میزان میں ہے قال عبد الملک بن شعیب بن اللیث ثقة مأمون سمع من جہا حدیثہ وقال ابو حاتم ھو صدوق امین مقالہ ابو ذرعة وکان حسن الحدیث وقال ابن حبان کان فی نفسہ صدوقاً وقال ابن عدی ھو عندی مستقیم الحدیث والخطیب بن عبد الملک نے ان کو ثقہ



کہا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے میرے دادا الیث سے حدیث سنی ہے اور کہا ابو حاتم نے وہ صدوق  
 امین ہیں اور کہا ابو زرہ نے وہ حسن الحدیث ہیں اور کہا ابن حبان نے وہ صدوق فی نفسہ ہیں اور کہا  
 ابن عدی نے وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ ہدی الساری میں ہے وقد وثقہ عبد الملک بن شعیب بن الیث  
 فیما حکاہ ابو حاتم قال سمعته یقول ابو صالح ثقتہ مامون وقال سعید بن عمر والبرذعی قلت لابن زرعۃ  
 ابو صالح کاتب الیث فقال حسن الحدیث وقال ابن حبان کان صدوقاً فی نفسہ وقال ابن عدی  
 کان مستقیم الحدیث اتحییٰ ملخصاً یعنی ان کو عبد الملک نے ثقہ کہا ہے عیسا کہ ابو حاتم نے بیان کیا ہے کہ  
 میں نے ان کو سنا کہتے تھے کہ ابو صالح رحمہ اللہ بن صالح ثقہ مامون ہے اور کہا بروعی نے کہ میں نے  
 ابو زرہ سے ابو صالح کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے حسن الحدیث کہا اور ابن حبان نے ان کو صدوق  
 ابو ابن عدی نے مستقیم الحدیث کہا ہے اور حذریب التہذیب جلد پنجم میں ہے قال ابو حاتم ایضاً سمعت  
 عبد الملک بن شعیب بن الیث ابو صالح ثقتہ مامون قد سمع من جدی حدیثہ وقال سعید البرذعی  
 قلت لابن زرعۃ ابو صالح کاتب الیث فقال مالک بن حنبل حسن الحدیث وقال ابن ابی حاتم سألت  
 ابان بن عتہ عنہ فقال کان حسن الحدیث وقال ابن عدی ھو عندی مستقیم الحدیث وقال ابو  
 ہارون الغریبی ما رأیت اثبت من ابی صالح وقال ابن القطان ھو صدوق وقال مسلمۃ بن قاسم  
 کان لاباس بہ اتحییٰ ملخصاً یعنی ابو حاتم نے کہا میں نے عبد الملک سے سنا کہتے تھے ابو صالح ثقہ مامون ہے  
 میرے دادا الیث سے اس نے حدیث سنی ہے اور بروعی نے کہا میں نے ابو زرہ سے ابو صالح کو پوچھا  
 انہوں نے حسن الحدیث کہا۔ ابو ابن عدی نے ان کو مستقیم الحدیث کہا ہے اور ابو ہارون نے کہا میں نے  
 ابو صالح سے زیادہ اثبت کسی کو نہیں دیکھا اور ابی القطان نے ان کو صدوق کہا ہے۔ اور مسلمہ نے لاباس بہ  
 وثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (،) عبد بن العلاء بن زبیر الدمشقی۔ قال بن حزم ضعیف یحییٰ وغیرہ۔ ترجمہ کہا ابن حزم نے  
 کہ یہ بیوی وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ ایضاً

اقول۔ بیان پر آپ نے غلطی کی ہے کہ زبر کو زبر لکھ دیا ہے۔ اور زبر بھی آپ نے شاید اجتہاداً لکھا تھا  
 کیونکہ آپ کی غلطی میزان الاعتدال میں زبر بالیا لکھا ہے اس کو آپ نے اپنے اجتہاد سے زبر لکھ دیا۔  
 جو بھی صحیح نہیں بلکہ زبر صحیح ہے باقی رہی ابن حزم کی جرح ایہ شاذ ہے۔ کیونکہ علاوہ ان کے یہ جرح اور کسی  
 سے منقول نہیں اسی وجہ سے عاقل بن جبر نے ہدی الساری میں لکھا ہے وثقہ ابو محمد بن حزم فقال

تو کہہ : اے عبد اللہ بن ابی لہب ! المذنی۔ قنداری و جاعان صفوان بن سلیم لہر یصل علیہ لاجل القتل عرجی  
تدریج ہی امد صفوان بن سلیم نے ابن پر نزار نہیں پڑھی ابو حنیفہ قدس سرہ نے ان کے ایضاً۔

**اقول**۔ اولاً تو یہ قدر یہ نہیں ہیں جیسا کہ ان کی بابت لکھا میں بیان کیا جاوے گا۔ اور اگر یہ قدر یہ ہوتی تو چنداں حرج نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے جو روایت کی ہے وہ کتنا لعلت محمد بن عمر و سلیمان ازہول ہے اور صرف ایک حدیث میں۔ ہاں حرج اس وقت قابل تسلیم ہوئی جب امام بخاری ان کے ساتھ انفراد کرتے علاوہ میں یہ شخص رواۃ ثقافۃ سے ہے تقریباً میں ہے ثقہ اور غلامہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان الاعتدال میں ہے ثقہ وثقہ ابن معین وقال ابن عدی لا باس بہ اور بدی الساری میں ہے وثقہ احمد ابن معین والیو حاتم والنسائی والبخاری۔ غلامہ ان کا یہ ہوا کہ یہ شخص ثقہ ہے ان کو ابن معین احادیث امام احمد و ابو حاتم و النسائی اور بخاری نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عدی نے لا باس بہ تندیب التہذیب جلد پنجم میں ہے۔ قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقہ وقال ابو حاتم صدقاً فی الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس وقال عبد اللہ بن احمد بن ابیہ ما علم محمدیہ باس وقال الساجی وکان صدوقاً وقال البخاری ثقہ وقال ابن عدی لا باس بہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتمی لم یخفنا یعنی عثمان نے ہدایت کی ہے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق فی الحدیث اور نسائی نے لا باس بہ اور عبد اللہ نے ہدایت کی ہے باس احمد لا باس بحدیثہ اور ساجی نے صدوق اور بخاری نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ حدیث میں یہ صدوق اور ثقہ ہیں۔ آگے چلیے۔

**قولہ رم**، عبد اللہ المثنیٰ الزہری۔ قال ابو داؤد لا یرحمہ حدیثہ وقال الزکریا الساجی فیہ ضعف لویکن صاحب حدیث وقال الذہبی زہدی ماکیر وقد ذکرہ العقیلی فی المنقذ وقال لا یتالیج علی اکثر حدیثہ دردی احمد بن زہیر عن ابن معین لیس اشعی وقال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ کیا ہوا اور نہ کہ ہم ان کی حدیثوں کی روایت نہیں کرتے اور کہا ذکر یا ساجی نے کہ ان میں ضعف ہے۔ اور یہ صاحب حدیث نہیں تھے اور کہا اندی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں اور عقیلی نے اس کا ذکر ضعف میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اکثر حدیثیں ان کی قابل پیروی نہیں ہیں اور روایت کی احمد بن زہیر نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ یہ قوی نہیں ہیں ایضاً اقول۔ یہاں بھی آپ نے فتن غلطی کی ہے کہ عبد اللہ بن المثنیٰ کو عبد اللہ المثنیٰ لکھ دیا۔ کن کن کہ میں اصلاح کرنا چلوں۔ ہاں ان جرحوں میں جرحی کی جرح ہے اس کی بابت تو بہت سے مقامات میں گذرا

قولہ (۲۳) عبد اللہ بن ابی نجیح المکی قال العقیلی ثنا آدم بن موسیٰ سمعت النجاری قال عبد اللہ بن ابی نجیح کان یتھرب بالاعتزال والقدار فقال ابن المدائنی کان یری الاعتزال وقد ذکرنا کون الجنح فیمن رعی بالقدار ترجمہ کیا عقیلی نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے آدم بن موسیٰ نے کہ سنائیں نے سجادی کہ کہا انھوں نے کہ عبد اللہ بن ابی نجیح معتزلہ اور قدریہ ہونے کے ساتھ متہم تھے۔ اور کہا ابن مدینی نے کہ یہ معتزلہ تھے اور تحقیق ذکر کیا ان کا جزم بانی نے ان لوگوں میں نہاد کہ جو قدریہ تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے۔ وہ یہ کہ متن میزان میں ہے۔ آدم بن موسیٰ۔ اس کا ترجمہ آپ نے آدم بن موسیٰ کیا ہے۔ یہ سراسر تحریف نہیں تو کیا ہے۔ ہاں جو جرح کہ جو زبانی کی ہے اس کے متعلق علماء میں بالتفصیل گندہ کہ قابل تسلیم نہیں ہے باقی رہی اور لوگوں کی جرح ان کے قدریہ ہونے کی بابت اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جہاں خود علامہ ذہبی نے میزان میں دیدیا ہے۔ آپ ذرا سا آگے ملاحظہ کریں قلت فی ہذا لایحیث ثقات  
وما ثبت عنہم القدر، اولہا حزننا لکذا یعنی میں ان لوگوں (یعنی عبداللہ بن ابی لیبیدؓ) کے واسطے و  
عبداللہ بن ابی نجیحؓ الملکی اس نمبر کے واسطے، کی بابت کہتا ہوں کہ یہ سب ثقات سے ہیں اور ان کا  
قدیر ہونا ثابت نہیں ہوا یا شاید ان لوگوں نے توبہ کر لیا ہو۔ بہر حال یہ قدر بہ نہیں بلکہ انہی ثقات  
سے ہیں۔ عبداللہ بن ابی لیبیدؓ کی توثیق تو اسے ہی میں گندی۔ اب عبداللہ بن ابی نجیحؓ کی ثقاہت  
سینے تقریب میں ہے ثقہ اور علامہ میں ہے وثقہ احمد اور میزان میں ہے ہومن اکثرت الثقات  
قال ابن المدینی ایضا امال الحدیث فہو فیہ ثقۃ یعنی وہ انہی ثقات سے ہے ابن المدینی نے کہا ہے  
کہ حدیث میں یہ ثقہ ہیں۔ دیکھئے حباب! ابن مدینی کے اس قول کو بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے گا کیونکہ آپ نے  
ابن مدینی سے ان پر جرح نقل کی ہے اور یہی اسٹوری میں ہے وثقہ احمد و ابن معین والنسائی  
والبوزعۃ وقال ابو حاتم ہو صالح الحدیث وقال العجلی ثقۃ صالح الجماعة بہ یعنی ان کو امام  
احمد و کبیری و نسائی و البوزعۃ نے ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور عجل نے ثقہ کہا ہے اور کمال  
جماعت نے ان سے محبت پکڑا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ششم میں ہے قال احمد بن ابی نجیح  
ثقہ وقال ابن معین و البوزعۃ و النسائی ثقۃ وقال ابو حاتم ہو صالح الحدیث وقال  
ابن سعد قال محمد بن عمر کان ثقۃ کثیر الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کی  
ثقۃ انتھی ملخصاً یعنی ابن ابی نجیح کو امام احمد و کبیری اور البوزعۃ و نسائی نے ثقہ اور ابو حاتم  
نے صالح الحدیث اور ابن سعد نے بروایت محمد بن عمر ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں  
اور عجل نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (رم)، عبد الحمید بن ابی اویس عبد اللہ ابو بکر المدنی قال الازدی کان یقسم الحدیث  
ترجمہ کیا ازدی نے کہ یہ حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔ ایضاً

اقول۔ یہ وہی نمبر ہے۔ جس کی بابت میں نے نمبر ۶۰۹، ۱۲۶، ۱۸۱، ۲۵۱، ۲۷۱، ۵۱۰، ۶۲۶ میں وعدہ  
کیا تھا۔ یہاں ہمیں ازدی کی بابت کچھ مختصر طور پر لکھوں گا۔ اولاً تو میں اس جرح کے متعلق کچھ عرض  
کروں گا۔ ازدی نے عبد الحمید بن اویس کو جو واضع الحدیث کہا ہے۔ اس میں ازدی نے سخت غلطی  
کی ہے۔ خود علامہ ذہبی نے اس عبارت کے بعد میزان میں کہہ دیا ہے جس سے آپ نے عند چشم پوشی



کی ہے، قلت لهذا منه ذلّة قلیعة۔ یعنی ازدی سے یہ سخت لغزش ہوئی ہے۔ حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے۔ وفتح عند الازدی البوکر الاثعی فی اسناد حدیثہ فذهب الی الوضوح فلم یصب النقی۔ یعنی ازدی نے جو البوکر اثعی (عبدالحمید) کو وضع کی طرف نسبت کیا ہے۔ اس میں وہ غیر صائب ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ المغرب ابو عمرو بن عبدالبر مالکی نے بڑے زور سے ساتھ ساتھ انکار کیا ہے۔ جس کو حافظ ابن حجر نے بدی الساری میں نقل کیا ہے۔ وقد بالغ ابو عمرو بن عبدالبر فی الرد علی الازدی فقال لهذا رجس بالظن الفاسد وکذب محض افقح۔ یعنی ابن عبدالبر نے ازدی کی یوں تردید کی ہے۔ کہ یہ تمہمت بالظن الفاسد اور تراجموٹ ہے۔ غرض اسی طرح تمام ناقدین نے ازدی پر سخت تعاقب کیا ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔ نیز یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ازدی نے جس عبدالحمید کو واضح الحدیث کہا ہے۔ وہ دوسرے ہوں۔ جیسا کہ حافظ بدی الساری میں کہتے ہیں۔ وقال الازدی فی صحفاته البوکر الاثعی بیض الحدیث فکانہ ظن انہ آخر غلہ ہذا ۱ افقح۔ یعنی ازدی نے جس عبدالحمید کو واضح الحدیث کہا ہے۔ شاید انہوں نے یہ گمان کیا۔ کہ وہ دوسرے عبدالحمید ہیں۔ سوا ابن ابی ادیس کے۔ بہر حال عبدالحمید بن ابی ادیس حفاظ ثقات سے ہیں۔ تقریب میں ہے ثقہ من الثقات اور خلاصہ میں ہے ثقہ ابن معین وجماعۃ درمیان میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ وقال الدارقطنی حجة۔ یعنی عبدالحمید ثقہ ہے۔ ان کو یحییٰ بن معین وغیرہ ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ اور دارقطنی نے حجة کہا ہے۔ حافظ بدی الساری میں لکھتے ہیں۔ وثقہ ابن معین والبداء و ابن حبان والدارقطنی یعنی ان کو یحییٰ بن معین اور ابوداؤد اور ابن حبان اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے اور ترمذی الشیخ بیہقی ہے۔ قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقہ وقال آخر عن یحییٰ لیس بہ باس ذکوة ابن حبان فی الفتاوی وقال الحاکم من الدارقطنی حجة انتقی منہ یعنی عبدالحمید کو عثمان نے بیہایت یحییٰ ثقہ اور اباس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے حجت کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ عبدالحمید بن ابی ادیس ثقات متفقین سے ہیں۔ یہ تو ہر ارجح کا جواب۔ اب سیح ازدی کی تحقیقت! علاوہ اس کے کہ یہ ازدی میاں خود ضعیف ہیں (کما سیحی) بڑے متشددین سے ہیں۔ اور کسی کو ضعیف اور کسی کو مضاع کہہ دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ حافظ ہی میزان الاعتدال

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳



میں یہ ذیل ترجمہ ابان بن اسحاق المدنی لکھتے ہیں قال ابو الفتح الازدی متروک قلت لایقولک فقد وثقه احمد و ابو الفتح لیسر فی الجمع و مله معنف کبیر الی الغایت فی الجمع و حین جمع فاذن جرح خفقا بنفسه لم یسبق احد الی التکلم و هو متکلم فیه انتحی - یعنی ازدی نے ابان کو جرح کر دیا ہے۔ میں کہتا ہوں وہ غیر مترک ہے۔ احمد علی نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ اور ازدی بہت زیادتی کرتا ہے جرح میں اس کی ایک بڑی ضخیم کتاب ہے۔ انتہا ورجح تک اس میں مجروح روایات ہیں۔ خود بخود حضرت ازدی بہتوں کو مجروح کیا ہے۔ جن کی بابت سلف سے کچھ بھی کلام متعلق جرح ثابت نہیں اور حال یہ ہے کہ خود ازدی متکلم فیه ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ازدی نے عبد الحمید کو جرح مجروح قرار دیا ہے۔ یہ اپنی عادت شریف کی وجہ سے۔ ورنہ یہ تو سخت ضعیف ہیں۔ حافظہ بھی میزان الاعتدال میں انہیں ابو الفتح ازدی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ محمد بن الحسین ابو الفتح بن یزید الازدی الموصلی الحافظ اولہ کتاب کبیر فی الجمع و الضعفاء علیہ فی معارفنا و معنفه البرقانی و قال ابو النجیب عبد الغفار دایت اهل الموصل یوھنوت ابا الفتح و لا یجدونہ شیئاً و قال الخطیب فی حدیثہ منا کبیر انتحی یعنی ابو الفتح ازدی جن کی بڑی سی کتاب ہے جمع و ضعفاء میں ان کو برقانی سے ضعیف کہا ہے اور ابو النجیب نے کہا کہ ان کے شر و اسے اہل موصل ان کی توہین کرتے اور ان کو کچھ نہیں شمار کرتے۔ اور خطیب نے کہا ان کی حدیثوں میں بہت مسکری ہیں۔ اسی وجہ سے حافظ بن حجر نے تندیب التندیب میں بدیل ترجمہ علی بن الحکم زائغ عن القصص اور بدیل ترجمہ احمد بن شیبہ البصری کہا ہے ازدی غیور و قوی انتحی اور انہیں کے ترجمہ میں ہدی الساری میں لکھا ہے۔ و لا عبوة بقول الازدی لانه و ضعیف فکیف لیتعد فی التضعیف الثقات انتحی - یعنی ازدی غیر مرغی ہے۔ اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ وہ خود ضعیف ہے۔ پس ثقات کی تضعیف میں کیونکر اس کے قول پر اعتماد کیا جاوے گا۔ اور حافظ نے ہدی الساری میں بدیل ترجمہ اسرائیل ابن موصلی لکھا ہے۔ و لا ازدی لا یعتد اذا انفرد انتحی - یعنی ازدی کے قول پر کمال افراد اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بدیل ترجمہ یوب بن سلیمان لکھتے ہیں۔ و لا ازدی لا یجرح علی قولہ انتحی یعنی ازدی کے قول کا اعتبار

ملک مکرم ج ۳ سے ملتا ہے۔ یہاں غلطیوں سے یہاں القول قالہ الاندی فی عی بن الحکم البنانی لہ  
ج ۳ من المؤلف علی الاندی کا ہے۔ یہاں بنانی سے ملتا ہے ج ۱ سے ملتا ہے۔

نہیں۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بذیل ترجمہ ظہیم بن عراک لکھتے ہیں۔ وما ادسى ان الازدي ضعيف  
 خفيف يقين منه تضعيف الثقات انتهى يعني کیا معلوم نہیں کہ ازدي خود ضعیف ہیں۔ پس کیونکہ مقبول  
 ہوگا اس کی تضعیف بحق ثقات اور حافظ ہدی الساری میں بذیل ترجمہ داؤد بن عبد الرحمن المسک  
 لکھتے ہیں۔ والازدي قد اقر رفا انه لا يعتنبونه انتهى یعنی ازدي کی بابت ہم ثابت کر آئے ہیں  
 کہ اس کے قول کا اعتبار نہیں۔ اور حافظ اسی ہدی الساری میں بذیل ترجمہ علی بن ابی ہاشم بن طیارخ  
 لکھتے ہیں۔ قلت قد امت غيرة ان الازدي لا يعتنبونهم بحجة لضعفه هو انتهى یعنی بیشتر  
 بھی کسی بار لکھ دیا ہوں۔ کہ ازدي کی جرح بوجہ اس کے خود ضعیف ہونے کے معتبر نہیں ہے  
 اسوس کہ ہم کو رسالہ کا صفحہ اجازت نہیں دیتا کیونکہ خوف ضناعت ہے۔ ورنہ ہم ازدي کی بابت  
 ازدي بھی کچھ لکھتے۔ حاصل کلام وغلا مد مرام یہ ہے۔ کہ ازدي خود ضعیف ہے۔ اور جرح کے متعلق اس  
 کے قول کا اعتبار نہیں۔ پس آپ اس کو خوب اچھی طرح یاد رکھیے۔ مفصل بحث اس کی میرے رسالہ  
 العرجون القديم کے صفحہ ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آگے چلیے

قولہ رد،، عبد الحميد بن الحسن ابو يحيى الحماني الكوفي قال النسائي ليس بالقوي  
 وضعفه احمد وقال البوداد كان داعية في الادب جاء وقال ابو اسعد ضعيف ترجمہ  
 کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں اور ضعیف کہا ان کو احمد نے اور کہا البوداد ورنے کہ مرجہ تھے ایضا  
 اور کہا ابی سعد نے کہ ضعیف ہیں یہ ترجمہ آپ بھول ہی گئے۔ لیجئے ہم پہلے نے ترجمہ کر دیا ہے  
 تین تورا دھیمی ڈیسی تھی گر پڑے ہم آپ ہی دل کو قاتل کے بڑھا نا کوئی ہم سے کیونکر جائے  
 مصنف رسالہ ہذا)

اقول۔ علاوہ اس کے کہ آپ نے ایک جملہ کا ترجمہ باوجود الترام ترجمہ کے نہیں کیا۔ وہ غلطیاں بھی  
 کی ہیں ایک تو عبد الحمید بن عبد الرحمن کو آپ نے عبد الحمید بن الرحمن بغیر لفظ عبد کے لکھا ہے  
 دوسرے ابن سعد کو آپ نے ابن اسعد بزیادة الالف لکھا ہے۔ اب سنیے جرح کے متعلق جواب!  
 آپ نے جس قدر جرحیں سوا جمع ابی داؤد نقل کی ہیں۔ وہ کل کی کل غیر سبب ہیں۔ کوئی سبب اس کا  
 ظاہر نہیں۔ لہذا بقاعدہ مرقومہ بہ ہیڈنگ نمبر ۱۱۱ رسالہ ہذا، غیر مقبول ہیں۔ ہاں البوداد سے  
 جو بہ نسبت ارجح کے آپ نے نقل کیا ہے۔ اس میں احتمال ہے کہ عبد الحمید نے تو بہ کر لیا ہو۔

**اقول**۔ اس جمع کے متعلق بھی وہی حجاب ہے۔ جو اس سے اوپر عرض کیا گیا۔ علاوہ بریں ان کو ایک ہفت ہفت  
 کثیرہ حصہ دیا کسی بن معین جیسے نقد و فن نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ پس نسائی نقلی بنی قیس الشافعی ہوا۔ دھند  
 خیر مقبول آپ وراکتب اسکا مال کوٹھا کر دیکھیں۔ ان کی بابت تقریب میں ہے صدوق اور  
 خلاصہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے صدوق وقال ابن معین ثقہ۔ وقال یعقوب  
 بن شبیبہ ثقہ وقال ابن خراش وغیرہ صدوق یعنی یصدق میں۔ ان کو کجی بن معین نے ثقہ اور یعقوب  
 بن شبیبہ نے ثقہ اور ابن خراش وغیرہ نے صدوق کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد  
 بن ابیہ ما نجد شیئہ باس وقال ابن معین واللعجی وابن سعد والبنزار وابن نمیر وغیرہم ثقہ و

۱۸۹۰ء ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۳ء ۱۸۹۴ء

قال الساجی صدوق انھنی یعنی عبداللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو لا باس بحدیثہ اور بحدیثی اور علی اصحاب سعادہ البزار اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ اور زکریا ساجی نے صدوق کہا ہے تہذیب التہذیب میں ہے قال ابن معین ثقہ وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما یجد ینہ باس وقال یعقوب بن شیبۃ کان ثقہ وکان کثیر الحدیث وکان رجلاً صالحاً وقال العجلی لا باس بہ وقال مرقا ثقہ وقال ابن خلش صدوق وقال الساجی صدوق وقال ابن نمیر ثقہ صدوق وقال البزار ثقہ وقال ابن سعد کان ثقہ کثیر الحدیث انتھنی ملخص یعنی ان کو کبھی نے ثقہ اور عبداللہ نے بروایت احمد لا باس بحدیثہ اور یعقوب نے ثقہ کثیر الحدیث اور مرد صالح اور علی نے لا باس بہ اور ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ساجی نے صدوق اور ابن نمیر نے ثقہ اور صدوق اور بزار نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔ دیکھیے حضرت اہلسنن جماعت ان کی توثیق کر رہی ہے۔ ہاں آپ نے غلطی کی ہے کہ موطا کو خیاط لکھو دیا۔ آگے چلیے۔

قولہ (۲) عبد الرحمن بن نروان عن احمد قال لا یجتہ بعد قال ابو حاتم لین ترجمہ کیا احمد نے کہا کہ قابل محبت پکڑنے کے نہیں ہیں۔ اور کہا ابو حاتم نے ضعیف ہیں۔ ایضاً **اقول** یہ جرح بھی انہیں وجوہات مرقومہ بالا کے سبب سے ہم نہیں تسلیم کر سکتے۔ علاوہ بری خود امام احمد سے ان کی نسبت لا باس بہ منقول ہے۔ ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ص ۱۰۱ آئیے ہم آپ کو اصل کیفیت بتلاویں جو حدیث ابو حنیفہ الرحمن ابن نروان کی بروایت بذیل ہوگی وہ مشکم فیہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح ہے جب ہم صحیح بخاری میں تلاش کرتے ہیں۔ تو ان کی حدیث بروایت بذیل ہی ملتی ہے۔ لامن غیرہ۔ پس اگر یہ مجروح بھی ہوں۔ تو کوئی جرح نہیں غلی بذال القیاس ترمذی نے بھی اپنی جامع میں ان کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے جو بروایت بذیل ہے۔ علامہ فہمی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں۔ قلت خرج لہ البخاری حدیثہ عن ہذیل و صحیح لہ الترمذی حدیثہ عن ہذیل انتھنی یعنی امام بخاری ان کی حدیث بروایت بذیل لائے ہیں۔ اور ترمذی نے ان کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے جو بروایت بذیل ہے۔ علاوہ بریں ان کی بابت ائمہ فن کی جو تصحیح رائے ہے اس کو بھی دیکھیں تقریباً یہ صدوق اور ضاعہ میں ہے وثقہ ابن معین ملاحظہ اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو کبھی ابن معین اور علی وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ہدی الساری میں ہے۔ وثقہ ابن معین والعلی والد ارقطی وقال النائی لیس بہ باس

یعنی ان کو یحییٰ اور علی اور دارقطنی نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب میں ہے۔  
 قال ابن عباس المدوری عن ابن معین ثقہ وقال العجلی ثقہ ثبت وقال النسائی لیس بہ باس  
 ونقل ابن خلفون عن ابن نمیر تو ثیقہ اشقی ملخ یعنی دوری نے ثقہ اور علی نے ثقہ ثبت اور نسائی  
 نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور میں کہتا ہوں کہ حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ اور احمد  
 نے لا باس بہ اور ابن خلکان نے بروایت ابن نمیر ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۷۸) عبد الرحمن بن حماد الشعبي - قال ابو حاتم لیس بالقوی ترجمہ کیا ابو حاتم نے  
 کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہاں پر آپ نے غلطی کی ہے۔ شخصی غلط ہے۔ شخصی صحیح ہے۔ اور ابو حاتم اپنی اس جرح میں  
 شاذ ہیں۔ نیز جرح غیر مبین ہے۔ اس لیے نامسموع۔ بلکہ ان کی بابت ہم آپ کو سناتے ہیں۔ تقریب میں  
 ہے۔ صدوق اور خلاصہ میں ہے قال البزعة لا باس بہ اور میرزاں میں ہے قال البزعة و خذ  
 لا باس بہ اور مدی الساری میں ہے قال البزعة لا باس بہ وثقہ الدارقطنی خلاصہ ان کا یہ ہے  
 کہ یہ صدوق ہیں ان کو ابو زرہ وغیرہ نے لا باس بہ اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب  
 میں لکھتے ہیں۔ قال البزعة لا باس بہ وذكرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی فی المعجم والتعديل  
 ثقہ اشقی ملخ یعنی ان کو ابو زرہ نے لا باس بہ رثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے  
 ثقہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص ثقہ راوی ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۷۹) عبد الرحمن بن سليمان بن الغسيل المدني - قال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ  
 کہاں فی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ یہ جرح بھی غیر مسلم ہے۔ اس لیے کہ خود نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ملاحظہ ہو خلاصہ و تہذیب  
 مدی کا۔ سخی جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص ضرور ثقات سے ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حافظ تقریب میں  
 لکھتے ہیں صدوق اور علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں۔ وثقہ النسائی والد دارقطنی۔ یعنی یہ صدوق  
 ہیں۔ ان کو نسائی اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ وہی میرزاں میں لکھتے ہیں وثقہ البزعة والد دارقطنی  
 مدی عباس عن یحییٰ ثقہ وقال مرة لیس بہ باس اشقی ملخ یعنی ان کو ابو زرہ اور دارقطنی

۱۲۵ ج ۶ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳

۱۲۵ ج ۶ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳ مکتبہ ص ۲۷۳



اور عباس نے بروایت یحییٰ ثقفہ اور لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ وثقفہ ابن معین و النسائی والیوزرہ والدارقطنی فقال ابن عدی هو ممن یجتنب حدیثہ ویکتب انقی یعنی ان کو ابن معین اور نسائی اور الیوزرہ اور دارقطنی نے ثقفہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ہے کہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر اور قابل کتابت ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال الدوری عن ابن معین ثقفہ لیس بہ باس فقال الدارحی عن ابن معین صلیح فقال الیوزرہ والنسائی والدارقطنی ثقفہ فقال ابن عدی هو ممن یجتنب حدیثہ ویکتب انقی لمخفأ یعنی اہم ہاں دوری نے بروایت یحییٰ ثقفہ لا باس بہ اور دارحی نے بروایت یحییٰ صالح الحدیث اور الیوزرہ اور نسائی اور دارقطنی نے ثقفہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا۔ کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر اور قابل کتابت ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھی ثقفہ ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مہناہ المدانی۔) ہدی عباس عن یحییٰ قال فی حدیثہ عندی مُضعف وقال ابو حاتم لا یحتج بہ توجہ روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہہ دیا۔ . . . . کہا یحییٰ نے کہ میرے نزدیک ان کی حدیث میں ضعف ہے۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ قابل دلیل ہونے کے نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ خود ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کے کہا ہے ملاحظہ ہو تہذیب و ہدی کس سیجی۔ علیٰ ہذا الفیاس ابن عدی نے بھی کہا ہے۔ بلکہ یحییٰ قطان نے ان سے روایت کیا ہے۔ اور حافظ نے صاف بدستہ میں لکھ دیا ہے۔ کہ ان کی توثیق کے لیے صرف یحییٰ قطان جیسے نقاد کا ان سے روایت کرنا کافی ہے۔ عرض آپ کی دونوں جرحیں غیر مقبول ہیں۔ بلکہ میں اپنے اقوال مرقومہ کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ تقریباً یہ ہے۔ صدوق اور خلاصہ میں ہے۔ قال ابن عدی ہونی جملۃ ممن یکتب حدیثہ یعنی یہ صدوق ہیں۔ ابن عدی نے کہا یہ ان لوگوں میں ہیں جن کی حدیث لکھنے کے لائق ہے۔ میزان میں ہے۔ حالہ الحدیث وقد وثق وحدث عنہ یحییٰ بن سعید یعنی یہ صالح الحدیث ہیں۔ ان کو یحییٰ بن سعید القطان نے ثقفہ کہا ہے۔ اور ان سے حدیث لی ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے وقد حدث عنہ یحییٰ القطان وکیفہ روایت یحییٰ عنہ وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ فقال ابن المدینی صدوق انقی یعنی یحییٰ قطان نے ان سے حدیث بیان کی ہے۔ اور ان کے ثقفہ ہونے کے لیے



کافی ہے ان سے کئی روایت کرتا۔ اور ابو حاتم نے کہا ہے۔ ان کی حدیث قابلِ کتب ہے۔ اور ابن عساکر نے صدوق کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں۔ قال ابو القاسم البغوی ہذا صالح الحدیث وقال الحماد بن عفرہ وثق منہ وقال ابن خلفون سئل عنہ علی بن المدینی فقال صدوق وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقد حدث عنہ یحیی القطان انتہی ملح۔ یعنی ابو القاسم البغوی نے ان کو صالح الحدیث کہا ہے۔ اور حماد نے کہا کہ ان کے غیر ان سے زیادہ ثقہ ہیں (معلوم ہوا کہ یہ بھی ثقہ ہیں) اور ابن خلفون نے کہا۔ ابن المدینی ان کی بابت پوچھے گئے۔ تو صدوق کہا۔ اور ابو حاتم نے کہا۔ ان کی حدیث ثاقب لکھنے کے ہے اور کئی قطان نے ان سے روایت کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۱) عبد الرحمن بن عبد الملك بن شعبة قال ابو بکر بن ابی داؤد ضعیف قال ابو احمد الحاکم لیس بالمتین عندہم۔ ترجمہ کیا ابو بکر بن ابی داؤد نے کہ ضعیف ہیں۔ کہا ابو احمد حاکم نے کہ لوگوں کے نزدیک متین نہیں ہیں ایضاً

اقول یہ جرح بھی بوجہ انہیں وجوہات کے غیر مقبول ہے۔ علاوہ برین امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے۔ وہ بالمتابعت۔ چنانچہ خلاصہ میں ہے۔ ومنہ خم متابعت یعنی امام بخاری نے ان سے متابعت روایت کیا ہے۔ پس ان کے مجروح ہونے سے بھی چنداں جرح نہیں ہے۔ کما قرع حالاً کہ ابن حبان وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ تقریباً میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے۔ قال ابن حبان فی الثقات رجا خالط اور میزان میں ہے۔ صدوق وقال ابن حبان فی الثقات۔ اور ہدی الساری میں ہے۔ قراہ ابو حاتم وقال ابن حبان فی الثقات اور تہذیب التہذیب میں ہے ذکورہ ابن حبان فی الثقات۔ خلاصہ ان سب عبارات کا یہ ہوا۔ کہ صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے قوی کہا ہے اور ابن حبان نے ثقہ میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ پس اتنا ہی کافی ہے

قولہ (۸۲) عبد الرحمن بن محمد المحاربی۔ قال ابن معین ویروی المناکیر عن المجہولین وقال حاکم صدوق یروی عن مجہولین احادیث منکوتہ فیفسد حدیثہ بذلک ترجمہ کیا ابن معین نے کہ یہ روایت کرتے ہیں۔ نامقبول احادیث مجہول لوگوں سے اور کہا۔ حاکم یا حاکم نے کہ یہ سچے ہیں اور چونکہ روایت کرتے ہیں مجہول لوگوں سے نامقبول احادیث۔ پس اس وجہ سے فاسد ہو جاتی ہے حدیث ان کی۔ ایضاً



اقول :- یہ کیوں ضعیف ہیں اس کی وجہ کوئی بھی نہیں معلوم۔ پھر بقاعدہ اصول یہ جرح نامقبول ہوتی  
 علاوہ بریں ابن مہدی اس جرح میں شافعی پر چنانچہ علامہ ذہبی نے آگے صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ دھنا  
 لعنناہ علیہ احد (ریزان) یعنی اس قول کی کسی نے متابعت نہیں کی ہے۔ پس اسی سے آپ کی  
 جرح کا جواب ہو گیا۔ اے جناب! ابن ابی نعیم ثقہ اور صدوق ہیں۔ تقریباً میں ہے۔ صدوق عابد  
 من الثلثة، نعمتی اور علامہ میں ہے ذکرہ ابن حبان فی الثقات اور میزان میں ہے۔ کان من الاولیاء  
 الثقات اور ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن سعد والنسائی خلاصہ ان سب کا یہ ہوا کہ ابن ابی  
 نعیم صدوق ہیں عابد ہیں اور لہذا میں سے ہیں ثقات میں سے ہیں ان کو ابن حبان نے ثقات  
 میں کہا ہے۔ اور محمد بن سعد اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد  
 ششم میں لکھتے ہیں قال ابن سعد کان ثقة وقال النسائی فی القیوۃ ثقة مفکرہ ابن حبان  
 فی الثقات انتہی ملغ۔ یعنی محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور نسائی نے تمیز میں ان کو ثقہ اصحاب ابن حبان  
 نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۴) عبد الرحمن بن عمر۔ منفعہ یحیی فقال ابو حاتم وغیرہ لیس بالقوی۔ ضعیف ٹھہرایا  
 ان کو یحیی نے اہد کا ابو حاتم وغیرہ نے کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ ایشا

اقول۔ امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا ہے وہ متواتر ہے ملاحظہ ہو۔ ہدی و تہذیب۔ اور محمد و ایف  
 متالبتہ ہوتی ہے اس کی بابت کسی گذشتہ نمبروں میں بیان ہو چکا خصوصاً جلد ۲ میں کہ اگر وہ راوی  
 ضعیف ہو تو بھی چنداں جرح نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ صحب ثقہ ہو۔ یہ ابن نمبر اسی قبیل سے ہے یعنی اس  
 کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ چنانچہ تقریباً میں ہے ثقہ اور خلاصہ میں ہے وثقہ وقال ابو داؤد  
 لیس بہ باس اور میزان میں ہے قال ابن عساکر احادیث مستقیمہ اور ہدی الساری میں ہے۔  
 وثقہ الذہلی وابن البزق والبوہاری۔ خلاصہ ان کا یہ ہوا کہ عبد الرحمن بن عمر ثقہ ہیں ان کو ایک  
 جماعت نے ثقہ اور ابو داؤد نے باس بر کہا ہے۔ اور ابن عساکر نے کہا ہے کہ ان کی حدیثیں کل  
 مستقیم ہیں اور ذہبی ابن البزق اور ابو داؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب  
 التہذیب جلد سادس میں لکھتے ہیں قال دحیم صحیح الحدیث وقال الاجری عن ابی داؤد لیس

جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ جلد ۳ صفحہ ۱۹۱ جلد ۴ صفحہ ۱۲۸ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ جلد ۶ صفحہ ۲۲۳

جلد ۷ صفحہ ۲۲۳ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ جلد ۹ صفحہ ۲۲۳ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳

جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۳ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۳ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۳

**اقول**۔ اس نے جو ان میں منصف بتلایا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہ شخص تو حفاظ ثقات سے ہے تمام کتب اسرار الرجال میں ایسا ہی ملتا ہے۔ خود آپ میزان میں ملاحظہ کر لیں کیا سچی علاوہ بریں بدی اسکا کئے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے ان سے متاعیہ روایت کیا ہے۔ پس اس کا بھی وہی جواب ہوگا۔ جو اوپر مرقوم ہے۔ اب ہم آپ کو یہ بتلا دیں کہ محدثین ناقدین نے ان کی بابت کیا لکھا ہے۔ تقریباً میں ہے ثقہ حافظ اور علامہ میں ہے الحافظ ثقة ابو حاتم والترمذی یعنی یہ ثقہ ہی حافظ ہیں ان کو ابو حاتم اور ترمذی نے ثقہ کہا ہے۔ علامہ وہی میزان میں لکھتے ہیں من کبار مشیخة الکوفة وثقاتہ ومسندهما قال الترمذی ثقة حافظ وقال الذاریطی ثقة حجة وقال یعقوب بن شیبہ ثقة وقال ابن معین ثقة والکوفیون یوثقونہ انتہی۔ یعنی یہ کوفہ کے کبار مشایخ اور ثقات اور مستندین لوگوں میں سے ہیں ترمذی نے ان کو ثقہ حافظ اور ذاریطی نے ثقہ حجة اور یعقوب نے ثقہ اور کوفی نے ان کو ثقہ کہتے تھے۔ بدی اساری میں ہے وثقة ابو حاتم والترمذی و یعقوب بن شیبہ والذاریطی والنجلی وقال یحیی بن معین لیس بہ باس انتہی۔ یعنی ان کو ابو حاتم اور ترمذی اور یعقوب اور ذاریطی اور یحیی نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر اس سے تفصیل سے تہذیب التہذیب جلد ششم میں لکھتے ہیں قال عثمان الدارمی عن ابن معین صدوق وقال غبرک عن یحیی لیس بہ باس یکنب حدیثہ وقال ابو حاتم ثقة صدوق وقال الترمذی ثقة حافظ مقال الشافعی فی التمییز لیس بہ باس

47. 116 6 189 3 189 5 189 6 189 7 189 8 189 9 189 10 189 11 189 12 189

مقال الدارقطنی ثقۃ حجة وقال الجلی هو عند الکوفیین ثقۃ ثبت وقال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ انتہی لمختار یعنی عثمان خارجی نے بروایت یحییٰ صدوق اودان کے غیر نے بروایت ابن امین نے لا یاس یہ ثقہ ان کی حدیث قابل کتبت اور ابو حاتم نے ثقہ صدوق اور ترمذی نے ثقہ حافظ اور نسائی نے تمیز میں لا یاس برا اور دارقطنی نے ثقہ حجت کہا ہے اور مجمل نے کہا وہ نزدیک کوئیں کے ثقہ ثبت ہیں اور یعقوب نے بھی ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۸۶) عبد العزیز بن عبد اللہ الاولسی المدائنی۔ قال ابوداؤد ضعیف ترجمہ کہا البھاؤ نے کہ یہ ضعیف ہیں۔ یعنی

اقول۔ اولسی باللام غلط ہے صحیح اولسی بالیا ہے۔ ہاں یہ جرح ابوداؤد کی جو آپ نے نقل کی ہے یہ بالکل مردود ہے اس لیے کہ خود ابوداؤد ہی نے ان کو ثقہ کہا ہے کیا اسی میزان میں آپ کو ذرا سا ہلکے دکھائی نہیں دیا؟ علیٰ ہذا القیاس ابوداؤد سے ان کی توثیق خلافت مدنی و تہذیب میں موجود ہے کاسیجی یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس جرح کی بابت بڑے زوروں سے ہمی الساری میں لکھا ہے ففیہ نظر لائقہ قد وثقہ فی موضع آخر والی قولہ فی الجملۃ فہو جرح مردود انتہی۔ یعنی ابوداؤد کی اس جرح میں نظر ہے کیونکہ خود انہیں ابوداؤد نے دوسری جگہ میں ان کو ثقہ کہا ہے حاصل کلام یہ کہ یہ جرح مردودنا مقبول ہے۔ چلیے فیصلہ شد۔ اب ان کی ثقاہت سنئے۔ تقریب میں ہے ثقۃ من کبلاہا شرف اور علامہ میں ہے وثقہ ابوداؤد۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو ابوداؤد نے ثقہ کہا ہے میزان میں ہے شیخ البخاری ثقۃ حبیب وثقہ ابوداؤد یعنی یہ امام بخاری کے شیخ ہیں بڑے عیسیٰ القدر اور ثقہ ہیں ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہمی الساری میں ہے من کبار شیوخ البخاری وقال ابوداؤد ہو صدوق وثقہ یعقوب بن شیبۃ وقال الدارقطنی حجة وقال الخلیل الثقہ علی توثیقہ انتہی۔ یعنی یہ امام بخاری کے کبار شیوخ سے ہیں ان کو ابوحاتم نے صدوق اور یعقوب نے ثقہ اور دارقطنی نے حجت کہا ہے اور خلیل نے کہا ہے کہ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ تہذیب التہذیب ملبس اس میں ہے قال یعقوب بن شیبۃ ثقۃ وکذا قال ابوداؤد وقال ابن ابی حاتم مسل ابی حاتم فقال صدوق وکذا ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی حجة وقال الخلیل ثقۃ منفی علیہ

۱۳۱ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۳۱ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

انہی ملخص۔ یعنی ان کو یعقوب نے ثقہ اور ابو داؤد نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں اور دارقطنی نے حجة اور خلیل نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

**قولہ** (رحمہ اللہ) عبد الرحمن بن مسلم والقاسمی قال العقيلي في حديثه لبعض المرحم ترجمہ کہا عقيلي نے کہا ان کی حدیث میں بعض وہی باتیں ہیں ایسا

**اقول**۔ تو اس سے کیا ہوتا ہے کل حدیثیں تو ان کی ایسی نہیں ہیں۔ اور اس سے ان کی ثقاہت میں تو فرق نہیں آنے کا۔ آپ نے عقيلي کا جو یہ قول نقل کیا ہے یہ درحقیقت کوئی جمع نہیں ہے۔ بلکہ ہم آپ کو سنا ہے کہ عبد الرحمن قسمی کے ثقہ ہونے میں کلام نہیں ہے۔ تقریب میں ہے ثقہ عابد اور علامہ میں ہے کان من العابدین وثقہ ابن معین یعنی یہ ثقہ اور عابد ہیں یہی بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ علامہ وہی میزان میں لکھتے ہیں بعضی ثقہ قال عجلی ابن معین عبد الرحمن بن القاسمی لا باس بہ وقال ابو حاتم صالح الحدیث ثقہ انہی یعنی یہ ثقہ ہیں یہی نے ان کو لا باس بر ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ششم میں لکھتے ہیں قال ابن معین ثقہ مقال ابو حاتم صالح الحدیث ثقہ وقال ابو حاتم کان من العابدین وقال النسائي في التمييز ليس به باس وقال ابن نمير ولا عجلی ثقہ وقال ابن خراش صدوق مقال ابن حبان في الثقات انہی ملخصاً یعنی ان کو کچھ بھی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ثقہ اور ابو حاتم نے عابد و زاہد اور نسائی نے تمیز میں لا باس بہ اور ابن نمیر اور عجلی نے ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ** (رحمہ اللہ) عبد الملك بن عیین۔ قال ابن عیینة ثنا عبد الملك وكان خفياً وقال ابو حاتم من عنق الشيعة۔ ترجمہ کہا ابن عیین نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابن عیین نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الملك نے اور حال یہ کہ وہ یعنی عبد الملك رافضی تھا۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ فرقہ شدید میں سے تھے۔ ایسا

**اقول**۔ یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے ابن عیین نہیں بلکہ ابن عیین زیادۃ الالف ہے۔ باقی رہا ان کے شدید ہونے کے متعلق اس کی بابت بارہا لکھا جا چکا ہے کہ راوی اگر صادق فی الحدیث ہو تو چنداں جمع نہیں ہوتا چنانچہ عبد الملك کا صدوق ہونا ذیل میں درج کیا جاوے گا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے جو ان ابن عیین سے نہایت کیا ہے وہ مقرون بغیر ہے یعنی متابعہ امام بخاری نے روایت کیا ہے چنانچہ تمام کتب اسرار الرجال



قولہ ۸، عبد الملك بن الصباح الصنعائي مشہور ساقۃ الحديث ترجمہ سرقہ حدیث میں مستقیم ہیں۔ سابقہ  
 اقول۔ اگر تعبیر غلط ہو تو ہمہ راہی الیہ مبہم جرح میں گہر گز نہیں آسکتی۔ حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے  
 ہیں و ذکر صاحب المیزان نقل عن التحیل انہ قال فیہ کان متہماً بسرقۃ الحدیث و ہذا جرح مبہر  
 انتہی یعنی علامہ ذہبی نے تحیل سے نقل کیا ہے کہ یہ متہم تھے ساقہ سرقہ حدیث کے، جرح مبہم ہے پس بغیر قبول  
 علامہ بریں امام بخاری سخاں سے جو روایت کیا ہے وہ منقرض ہے حافظ مدنی الساری میں لکھتے ہیں ولاحظہ  
 فی البخاری سوی حدیث واحد مقروفاً بمجاز بن معاذا انتہی یعنی امام بخاری نے ان سے جو روایت کیا  
 ہے وہ منقرض ہے ساقہ معاذ کے وہ بھی ایک ہی حدیث۔ پس اس کا جو حکم ہے وہ اوپر مذکور سمجھانا ہم  
 ایسا نہیں ہے کہ ان کی ثقاہت و مصداقت ثابت ہو۔ تقریباً میں ہے مصداق من اتسعۃ اد

۲۳۱۰ ۱۰ ۲۳۱۰ ۵ ۲۵۳۸۹ ۴ ۲۵۱۴۴ ۳ ۲۵۱۰ ۲ ۲۳۱۰ ۱  
 ۲۳۱۰ ۱۱ ۲۳۱۰ ۱۲ ۲۳۱۰ ۱۳ ۲۵۳۸۹ ۱۴ ۲۵۱۰ ۱۵ ۲۵۱۴۴ ۱۶

خلاصہ میں ہے قال ابن حبان فی الثقات اور بدی الساری میں ہے قال ابو حاتم صالح اور تہذیب التہذیب  
جلد ششم میں ہے قال ابو حاتم صالح و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن نافع وكان ثقة انتہی علامہ  
عبادۃ مسطورہ کا یہ ہوا کہ عبد الملک صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ابن حبان نے  
ثقات میں اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن قانع نے ثقہ کہا ہے سمجھے کہ نہیں حباب بل آگے چلیے  
قولہ (۹) عبد الواحد بن عامر قال احمد بن حنبل خشیان یكون ضعیفاً وقال احمد ایضاً لم یکن  
حفظاً ترجمہ کیا احمد نے کہ مجھ کو ان کے ضعیف ہونے کا خوف ہے اور بھی کہا احمد نے کہ یہ صاحب حافظہ نہ تھے ایضاً  
اقول یہ لو آپ نے امام احمد سے جرح نقل کر دی لیکن ان کی کتاب کی بابت جس سے امام بخاری نے حدیث لیا  
ہے ان کا فیصلہ نہ دیکھا۔ علامہ ذہبی اسی میزان میں لکھتے ہیں قال احمد کتابہ صحیح یعنی امام احمد نے یہ بھی کہا  
ہے کہ ان کی کتاب جرح حدیث کی ہے وہ صحیح ہے۔ چلیے فیصلہ شد۔ علاوہ اس امام ذہبی اسی میزان میں یہ بھی لکھتے  
ہیں ذخیرہ الجہاد فی ثغرنا بلآخر یعنی امام بخاری نے ان سے معتز بن رواحہ کی ہے۔ پس وہ روایت مقرون  
بغیر ہول جس کی بابت ابھی اور دو ذہبوں میں مذکور ہوا۔ آئیے ہم آپ کو ان کی ثقاہت سنا دیں۔ تقریباً  
میں ہے ثقہ من الناسۃ اور خلاصہ میں ہے قال احمد کتابہ صحیح یعنی یہ ثقہ ہیں امام احمد نے ان کی کتاب  
کو صحیح کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وقال ابن معین ایضاً وكان من  
المتثبتین ما علم انا اخذنا علیہ خطا البتہ۔ یعنی ان کو کیسی بن معین نے ثقہ کہا ہے اور یہ بھی  
کہا ہے کہ ثقہ لوگوں سے تھے ہم نے ان سے لیا ہے لیکن ہم یقیناً ان پر خطا نہیں جانتے۔ بدی الساری میں ہے  
قال ابن معین كان من المشككين ما علم انا اخذنا علیہ خطا البتہ وقال احمد كان كتابه صحيحاً و  
وثقه العجلي وليقوب بن شيبة وليقوب بن سفيان وابوداؤد وغيرهم انتہی۔ یعنی عیسیٰ بن معین نے  
کہا کہ یہ ثقہ لوگوں میں سے تھے میں یقیناً ان پر کسی قسم کی خطا نہیں سمجھتا حالانکہ میں نے ان سے لیا ہے اور  
امام احمد نے کہا ان کی کتاب صحیح ہے اور عیسیٰ بن معین اور یعقوب بن شیبہ اور یعقوب بن سفیان اور ابوداؤد وغیرہم  
نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد سادس میں لکھتے ہیں قال عبد الحائق بن منصور  
عن ابن معین ثقہ وقال فیرہ عن ابن معین كان من المتثبتین ما علم انا اخذنا علیہ خطا  
البتہ وقال احمد كان كتابه صحيحاً وقال العجلي وليقوب بن شيبة وليقوب بن سفيان و  
ابوداؤد وثقة وذكره ابن حبان في الثقات قلت وثقه الدارقطني۔ انتہی۔ یعنی ان کو عبد الحائق

۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴

نے بروایت یحییٰ ثقفی کہا ہے اور دوسرے نے روایت ابن معین کہا ہے کہ یہ مثبتین سے ہیں میں نے ان سے روایت کیا ہے میں ان میں کسی قسم کی خطا یقیناً نہیں دیکھتا ہوں اور احمد نے کہا کہ ان کی کتاب صحیح ہے اور عملی اور یعقوب بن شیبہ اور یعقوب بن سفیان اور ابو داؤد اور دارقطنی نے ثقفی اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اگے چلیے۔

**قولہ (۹۱) عبد اللہ بن عبد المجید۔** سدی عثمان بن سعید عن یحییٰ لیس بشی۔ ترجمہ روایت کی عثمان بن سعید نے یحییٰ سے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ ایقنا

**اقول۔** میزان میں ہے عبد اللہ بن عبد المجید کی نسبت یہ جرح ہی نہیں ہے بلکہ سرے سے عبد اللہ بن عبد المجید ہی نہیں ہے۔ سہ سے جناب! یہاں آپ نے غلطی کی ہے جس کی نسبت آپ لکھ رہے ہیں وہ عبد المد بن عبد المجید ہے باقی رہی ان کے متعلق یحییٰ کی جرح۔ اس کی نسبت حافظ بن حجر نے تقریب میں صریح لفظوں میں صحیح تفسیر نام لکھی ہے کہ حدیث ثبت یعنی یحییٰ سے اس پر جرح ثابت نہیں ہوئی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس جرح کا انتساب یحییٰ کی طرف غلط ہے اور یہ عبید اللہ ثقفی صدوق ہے۔ چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور علامہ میں قال ابو حاتم لیس بہ باس یعنی یہ صدوق ہی ابو حاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ میزان میں ہے۔ قال ابو حاتم وغیرہ لیس بہ باس وقال شیخنا فی التفضیل قال عثمان الدارمی عن یحییٰ والابو حاتم لیس بہ باس یعنی ان کو ابو حاتم وغیرہ نے لا باس بہ کہا ہے۔ ذہبی کہتے ہیں (اور ہمارے شیخ جمال الدین مزی تمذیب والکمال) میں فرماتے ہیں کہ عثمان دارمی نے بروایت یحییٰ اور ابو حاتم نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ اور یحییٰ کی اصطلاح میں لفظ لا باس بہ اور لفظ ثقفی ایک وجہ کا ہے کما قدوم۔ لیجئے جناب!۔ یحییٰ سے ان کی ثقافت ثابت ہے جس سے آپ نے جرح نقل کی ہے۔ بدی الساری میں ہے۔ ہومن نیلا والمحدثین قال ابن معین و ابو حاتم لا باس بہ وثقفہ البعلی والد دارقطنی وغیرہ واحدما حتم بہ البماہۃ اشہی یعنی یہ بزرگ محدثین سے ہے ان کو ابن معین اور ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے اور عملی اور دارقطنی اور ابن قانع نے بھی ان کو ثقفی کہا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ (۹۲) عبیدہ بن حمید الضبی الکوفی۔** قال ذکریا الساجی لیس بالقوی فی الحدیث۔ ترجمہ کہا ذکریا ساجی نے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ البش

۱۔ مسئلہ ۲۔ مسئلہ ۳۔ ایقنا ۴۔ مسئلہ ۵۔ مسئلہ ۶۔ مسئلہ ۷۔ مسئلہ ۸۔ مسئلہ ۹۔ قول

ابن معین فی راوی لیس بشی۔ ایس بجز ح علیہ بل مرادہ من ہذا۔ انہ قلیل الروایۃ۔ لکھن جوہ

اہل الاصول فلا ورود۔ ۱۰۔ مسئلہ ۱۱۔ مسئلہ ۱۲۔ ج ۲

**اقول**۔ یہ جرح ہرگز قبول نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ ابن المدینی ان کی حدیثوں کو صحیح کہا کرتے تھے امام احمد کہتے تھے اس کی حدیث کیسی اچھی ہے اور ایک جماعت کثیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے جیسا کہ مفعول ذیل میں کہا ہے پھر بلا دلائل ساجی کا قول کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے چونکہ یہ جرح علاوہ مبہم ہونے کے شاذ بھی ہے اس لیے نامقبول بل ان کے متعلق اصل کیفیت سنئے تقریب میں ہے صدوق اور علاءہ میں ہے قال ابن سعد ثقہ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو محمد بن سعد نے ثقہ کہا ہے 'میزان میں ہے۔ وثقہ احمد وابن معین والناس قال ابن المدینی احمادیشہ صحاح وقال ابن معین مابہ باس وقال ایضاً ثقہ وقال احمد ما احسن حدیثہ وقال ابن خیر ثقہ یعنی ان کو احمد و یحییٰ اور سب لوگوں نے ثقہ کہا ہے ابن المدینی نے کہا ان کی کل حدیثیں صحیح ہیں اور ابن معین نے لا باس بہ اور ثقہ کہا ہے اور احمد نے کہا کیا ہی اچھی ہے حدیث ان کی اور ابن خیر نے ثقہ کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے وثقہ احمد وقال ما احم حدیثہ وقال ابن معین مابہ باس وقال ابن المدینی ما احم حدیثہ وثقہ اخر و انتہی یعنی ان کو امام احمد نے ثقہ کہا ہے اور کہا ہے کہ کیا ہی اچھی ہے حدیث ان کی اور ابن معین نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن المدینی نے کہا کیا اچھی ہے حدیث ان کی۔ اور دوسروں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ان دوسروں کا بیان اگر آپ بالتغییل سننا چاہتے ہیں تو گوش ہوش متوجہ ہو کر کے سنیں۔ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ من المدالا کبر تندیب التندیب ملبہ ساجی میں لکھتے ہیں قال عبد اللہ بن احمد سنن ابی عن عیینة بن حمید والکافی فقال عیینة احب الی ما صلح حدیثا منہ وقال الفضل بن زیار عن احمد ما احسن حدیثہ وقال الاثرم عن احمد التنا علیہ جدا ورفع امرہ وقال ما ادری ما للناس ولہ ثم ذکر صحیحہ حدیثہ وقال ابو داود عن احمد لیس بہ باس وقال ابن ابی مہریم عن ابن معین ثقہ وقال عثمان الدارمی عن ابن معین مابہ باس وقال جعفر الطیالسی عن ابن معین لم یکن بہ باس وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ احادیثہ صحاح وقال ابن عمار ثقہ و قال النسائی لیس بہ باس وقال ابن سعد کان ثقہ صالح الحدیث صاحب فحور و عربیة و فرائد للقرآن قلت و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی لا باس بہما وقال الدارکطنی ثقہ وقال ابن شاہین فی الثقات قال عثمان بن ابی شیمہ عیینة بن حمید ثقہ صدوق انتہی ملحفاً علاءہ یہ کہ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے باپ احمد سے کسی نے عیینہ اور الکافی دونوں کی بابت پوچھا فرمایا عیینہ مجھے اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ صالح الحدیث ہے اور فضل نے بروایت احمد کہا ہے

گیا ہی انہیں ہے حدیث ان کی اور انہیں نے کہا احمد نے اس کی بہت اچھی تشریح بیان کی اور اس کی شان کو بلند کیا اور فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ لوگوں کو اس سے کیا منہ ہے کہ خواہ مخواہ اس پر جرح کرتے ہیں جیسے ساجی وغیرہ پھر اس کی حدیث کی صحت کو ذکر کیا اور ابو داؤد نے بروایت احمد لا باس بر او ابن ابی مریم نے بروایت یحییٰ ثقفی اور دائی نے بروایت یحییٰ لا باس بر او جعفر نے بروایت یحییٰ لا باس بر او عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ ابی الدین اس کی حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور ابن عمار نے ثقفی اور نسائی نے لا باس بر او ابن سعد نے ثقفی صالح الحدیث نحوی عربی داں قاری کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات اور علی نے لا باس بر او دارقطنی نے ثقفی اور ابن شاہین نے ثقات میں اور عثمان نے ثقفی اور صدوق کہا ہے۔

**قولہ (۹۳)** عثمان بن فرقد البصری قال الازدی یتکلمون فیہ ترجمہ کیا انہی نے کہ لوگوں کو ان میں کلام ہے ایضاً **اقول** کیا انہی سے آپ کی دوستی ہے؟ یہاں پر آپ نے پھر اسی ازدی کا نقل جرح میں پیش کیا جس کی نسبت ابھی میں بڑی تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ چونکہ یہ خود ضعیف ہے اس لیے تصنیف ثقات میں اس کا نقل معتبر نہیں لائق تو مجھے یہ تھا کہ انہی کی اس جرح کے جواب میں اسی قدر تحریر پر اکتفا کروں لیکن کچھ اور لکھ دیتا ہوں۔ امام بخاری نے جو عثمان بن فرقد سے روایت کیا ہے وہ مقرون ہے میزان میں ہے تہذیب الحدیث لہ البخاری مقرون بالکفر۔ اور بدیہی میں ہے مقرون بالجدد اللہ بن قیس یعنی امام بخاری نے ان کی روایت مستقیم ابن نمیر کے روایت کیا ہے یہی یہ مقرون بغیرہ ہوتی ہیں کی بابت مختلف مقاموں میں لکھا جا چکا کہ خلاصہ جہذا۔ علاوہ بریں عثمان کی حدیثیں مستقیم ہیں تقریباً ہیں ہے صدوق خلاصہ میں ہے قال ابن حبان مستقیم الحدیث اور میزان میں ہے ما علمت بہ باساً اور بدیہی میں ہے وثقفہ ابن حبان وقال مستقیم الحدیث اور تہذیب التہذیب مستقیم میں ہے ذکوہ ابن حبان فی الثقات وقال مستقیم الحدیث اتفق علیہ علا صدق کا یہ ہوا کہ عثمان صدوق ہیں ذہبی نے ان کو لا باس بر او ابن حبان نے ثقفی اور مستقیم الحدیث کہا ہے۔ آگے چلیے **قولہ (۹۴)** عطاء بن السائب بن زید بن الثقفی قال احمد لا یحججہ ترجمہ کیا یحییٰ نے کہ نہیں دلیل کا دینا جاتی حبان سے ایضاً

**اقول** یہاں پر آپ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے چار غلطیاں کی ہیں۔ ایک تو آپ نے لکھا ہے عطاء بن السائب بن زید حاکم لہ عطاء بن السائب بن زید ہے دوسرے آپ نے لکھا ہے زید بن الثقفی حالانکہ صحیح صرف زید بن الثقفی ہے تیسرے آپ نے لکھا ہے قال احمد لا یحججہ حالانکہ بیان یحییٰ کا یحییٰ بن زید تھا یہ کہ حبان آپ نے اپنی تحریف سے



قوله (۱۹) اعطاء بن ميمونة البصري قال ابن معين لم يرو عنه قدس سره ان وقال ابو حاتم كما يمتنع به وقال ابو اسحاق الجوزجاني كان واسطى القندس ترجمه کہ ابن معين نے کہ یہ ان کے بیٹے قدس سرہ ہیں اور کہا ابو حاتم نے کہ نہیں واسطی کیڑی جاتی ہے اس لئے اور کہا ابو اسحاق جوزجانی نے کہ یہ قدس سرہ کیوں کے سرور میں ، ایضا

62-544-461-0: 1720





عکرمۃ الایۃ ھذا الذین یکذبون من غطفی اذلا یکذبون فی دجی رہدی الساری یعنی مکرمہ کہتے ہیں لوگ جو مجھے میری بیٹی بچھے جھٹلاتے ہیں میرے منہ پر مجھے کیوں نہیں جھٹلاتے۔ حافظ ابن حجر اس کا مطلب لکھتے ہیں یعنی انھم اذا واجھوا بذلک امکنہ الحجاب عنہ انتھی یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ (مکذبین) اگر منہ پر مکرمہ کہے اس کو جھٹلا دیں تو اس (مکرمہ) سے ان کا جواب بھی ممکن ہو۔ خلاصہ یہ کہ منہ پر کہتے تو عکرمہ ان کو حجاب دیتے اور بتلاتے کہ میرا مطلب یہ ہے۔ ورنہ پس غیبت ہر شخص جو جی میں آتا ہے لکا کرنا ہے۔ اگرچہ اتنے ہی سے آپ کی ایک جرح کذاب دال کا جواب ہو گیا۔ لیکن ابھی ہم اس کے علاوہ اور بھی جواب دیں گے۔ بعد اس کے ان کے خاموشی ہونے والی جرح کا جواب عرض کریں گے۔ عبارت مرقومہ سے یہ معلوم ہوا کہ عکرمہ خود جھوٹ ہرگز نہیں کہتے بلکہ عوام ان کا عندیہ اصل وجہ یا حقیقی مطلب نہ مانتے سے کذب پر محمول کرتے اور نالایکداس میں وہ عوام صواب پر نہیں ہوتے ورنہ خود عکرمہ کے منہ پر کہہ کر حقیقت حال معلوم کر لیتے پس جب عکرمہ کا خود اقرار ہے کہ میں جھوٹ نہیں کہتا اور اپنے مجمعوں کے جواب دینے کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے تو ان کے غیر عصر کے لوگ دیکھیں کئی کا ان کو کذاب کہنا جس کو آپ نے نقل کیا ہے ان کی جرح کب مافی جاسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ غلام ذہبی نے میزان میں جہاں کئی کا قول کذاب نقل کیا ہے آگے ایوب کا یہ قول بھی نقل کر دیا ہے قال ایوب لعنکم اللہ انتم یعنی عکرمہ کذاب نہیں ہیں جو صاف کہہ چکی کہ قول کا جواب ہے۔ اسی وجہ سے سلیمان بن حرب نے جہاں کہ عکرمہ کا قول مرقومہ بالا نقل کیا ہے آگے یہ بھی کہا ہے جس کو حافظ ذہبی الساری میں نقل کرتے ہیں وقال سلیمان بن حرب وجہ ھذا انھم اذا رموا بالکذاب لیس یجد علیہ حجۃ انتھی یعنی جتنے لوگوں نے عکرمہ پر جھوٹ کی نہمت دہری ہے سب لہجہ و لیل ہے گویا جھوٹ کی نہمت خود جھوٹی ہے جو بی صداق الکذاب فی نسبة الکذاب الی الرجل المصدق لیکن صدقہ عکرمہ کے صادق ہونے کی تین دلیل ہے اسی وجہ سے حافظ تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں لم ینتھ تکذابیہ و لیس یتثبت عنہ بدیۃ یعنی عکرمہ نے نہ تو کسی قسم کی تکذیب ثابت کی ہے نہ کسی قسم کی بدعت۔ حاصل کلام و خلاصہ مراد یہ کہ جو کئی نے ان کو کذاب کہا ہے محض غلط ہے اور وہ حقیقت یہ عکرمہ صدیق (نہایت سچے) ہیں۔ کما علم انفا۔ یہ تو ہوا آپ کی ایک جرح کا جواب اب باقی رہی دوسری جرح ان کے خارجی ہونے کی یہ بھی محض جھوٹ اور نہمت ہے ہم اس کے جواب کو بہت طول نہ دیں گے۔ بلکہ مختصر عرض کرتے ہیں حافظ ابن حجر زہدی الساری میں ارقام فرماتے ہیں وقد ہکاک احمد والبیہی من فلت فقال فی کتاب الثعلت لہ عکرمۃ مولیٰ ابن عباس راہ مکی تابعی ثقلۃ برئ حمایمہ الناس بہ من الحرمۃ انتھی۔ یعنی

اس رخا رچی ہونے کی تہمت سے ان کو امام احمد اور علی نے بری کہا ہے۔ بلکہ علی نے اپنی کتاب الثقات میں کہا ہے کہ عکرمہ مولیٰ ابن عباس بن کے کی تابعی ہیں ثقہ ہیں بری ہیں اس تہمت سے جو لوگ ان کو خارجی ہونے کی دیتے ہیں انتہی محصلہ معلوم ہو کہ یہ خارجی نہیں ہیں بلکہ یہ جھوٹا اتہام ان پر ہے۔ اسی وجہ سے علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں روضہ الخیر نوع من الجماعة بوی حمایومیلہ الناس بہ یعنی لوگ ان کو جھوٹے اور خارجی ہونے کی تہمت دیتے ہیں ان سب تہمتوں سے یہ بری ہیں۔ بتلایئے اب کسی کا کیا حق ہے کہ ان پر کسی طرح کا کلام کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ابن معین نے ان پر جرح و کلام کرنے والے کو اسلام سے خارج کر دیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر ہمدانی الساری میں لکھتے ہیں وقال جعفر الطحاوی عن ابن معین اذا رایت النساۃ یقعن فی عکرمۃ فادھمہ علی الاسلام یعنی جو عکرمہ پر کلام کرے وہ مسلمان نہیں۔ عاقبت الامور مال لکل یہ کہ عکرمہ ہر قسم کی جرح سے بری ہیں اور ان کی ثقاہت و صداقت و مدح و ثنا کے سب قائل ہیں چنانچہ شمسہ نمونہ انوار نقی کیا جاتا ہے۔ تقریب التہذیب میں ہے ثقۃ ثبت عالم بالتفسیر یعنی یہ ثقہ ہیں ثبت ہیں تفسیر وال ہیں۔ علامہ صفی الدین خلاصہ میں لکھتے ہیں احد الامۃ الاعلام قال الشعبي ما بقی احد اعلم بکتاب اللہ من عکرمۃ قال العجلی ثقہ وثقہ احمد ابن حنبل و ابو حاتم و النسائی و ابن القدامہ و ابو یوسف السجستانی اتفقوا یعنی عکرمہ ایک ہیں ائمہ اعلام سے شعبی نے کہا نہیں ہے کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کا عکرمہ سے اور علی اور احمد و یحییٰ اور ابو حاتم اور نسائی اور ابو یوسف سنجانی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ علامہ ہی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں قد وثقہ جماعة واعتمدوا البخاری قال محمد بن سعد کان عکرمۃ کثیر العلم والحديث مجازا من الجوراء الشعبي یقول ما بقی احد اعلم بکتاب اللہ من عکرمۃ وقال قتادہ عکرمۃ علم الناس بالتفسیر اتفقوا یعنی عکرمہ کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور بخاری نے ان پر اعتناء و کی ہے اور ابن سعد نے کہا عکرمہ بہت علم اور حدیث دے لے تھے وریا تھے وریاؤں سے۔ اور شعبی کہتے تھے نہیں باقی ہے کوئی زیادہ جاننے والا کتاب اللہ کو عکرمہ سے اور قتادہ نے کہا عکرمہ لوگوں سے زیادہ جاننے والا ہے تفسیر قرآن کو۔ حافظ ابن حجر ہمدانی الساری میں طبری تفسیر سے لکھتے ہیں قال ابن سعد قال کان عکرمۃ مجازا من الجوراء قال ابن ابی حاتم سألت ابي عن عکرمۃ فقال ثقۃ قلت یجتہم مجدیشہ قال نعم اذ روی عنه الثقات وقال حماد بن فضیل عن عثمان بن حکیم کنت جالساً مع ابی امامۃ بن سہل بن حنیف اذا جاء عکرمۃ فقال یا ابا امامۃ اذا کرک اللہ هل سمعت ابن عباس یقول ما حدشکم

ملک ۲۲۹ مل ۵ مل ۳۶۶ مل ۲۲ مل ۵۰۰ مل ۴۹ مل ۵۰۳ مل

عنی عکرمۃ فصد تورۃ فانہ لم یکنذب علی نقال البرامۃ لہم وھذا اسناد صحیح وقال الشیخ ما بقی  
 احد علم بکتاب اللہ من عکرمۃ قال عثمان الدارمی قلت لابن معین راوی توہم فقلت فکرمۃ  
 قال ثقہ وقال النسائی فی التیمیۃ وغیرہ ثقۃ وتقدم لوثیق ابی حاتم والعلی وقال المرزوق قلت لاجلہ  
 بن حنبل یحییٰ محمد شہ قال لہم وقال ابو عبد اللہ محمد بن نصر المرزوق بجمع عامۃ اھل العلم علی الاحتجاج  
 محمدیث عکرمۃ والتفق ذلک رؤساء اھل العلم بالحديث من اھل عصرہ ما ثمر عندہم وقال المنذر  
 روى عن عکرمۃ مائۃ وثلاثون رجلا من وجہ البلدان کلہم رضاء بہ الی اخرہ لا یقبلہا المقام  
 لذلک فی الجنہ والساہم من تہذیب التہذیب بل علی تفصیل منہ ترکہ لخرابۃ المقام وحققہ من  
 شاء فلیبراجع الیہا۔ خلاصہ ترجمہ یہ کہ ابن سعد نے کہا کہ عکرمہ دریا تھوہریاؤں سے ابو حاتم کے بیٹے نے کہا۔  
 میں نے اپنے باپ سے عکرمہ کی بابت سوال کیا تو انہوں نے ثقہ کہا میں نے کہا اس کی حدیث قابلِ محبت ہے  
 جواب دیا ہاں جب ان سے بھی ثقہ لوگ روایت کریں محمد بن فضیل نے بروایت عثمان بن حکیم کہا ہیں بیٹھیا ہوا  
 تھا ابو امامہ کے ساتھ چانک عکرمہ آٹھ سے اور کہا اسے ابو امامہ میں تم کو اللہ کو یاد دلا کر پوچھتا ہوں کیا تم نے  
 ابن عباس سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو حدیث عکرمہ میری طرف سے تم کو بیان کرے اسے تم لوگ سچی  
 سمجھو اس لیے کہ میں نے محمد پر کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا۔ ابو امامہ نے جواباً کہا ہاں۔ یہ سند صحیح سے ثابت ہے  
 اور شیعہ نے کہا نہیں باقی ہے کوئی زیادہ جہنم والا کتاب اللہ کو عکرمہ سے عثمان دارمی کہتے ہیں میں نے  
 ابن معین سے عکرمہ کی بابت پوچھا انہوں نے ثقہ کہا اور نسائی نے تمیز میں ثقہ کہا ہے ایسا ہی ابو حاتم اور علی  
 نے ثقہ کہا ہے اور مرزوق نے کہا میں نے امام احمد سے پوچھا کہ عکرمہ کی حدیث قابلِ محبت ہے یا انہوں نے  
 کہا کہ ہاں اور محمد مرزوق نے کہا کہ تمام اہل علم نے اجماع کیا ہے عکرمہ کی حدیث کے قابلِ محبت ہونے پر اور مرزوق  
 اہل علم بالحدیث نے ہمارے زمانے والوں سے اس پر اتفاق کیا ہے جن کے نام حافظ نے بالتفصیل اس مقام  
 کے بعد لکھے ہیں اور بزار نے کہا کہ عکرمہ سے ایک سو تیس شخصوں نے مختلف ضہر کے روایت کیا ہے کل کے  
 کل ان سے خوش تھے اتنی علیٰ ہذا القیاس ابن حجر نے بدی الساری میں ان کی بہت سی تحریفیں نقل کی ہیں چونکہ  
 اس مقام میں گنجائش نہیں ہے اس لیے میں ان کے نقل سے معذرت ہوں اور یہ کل مضمون بلکہ اس سے کہیں زیادہ  
 تفصیل سے حافظ نے اپنی کتاب التہذیب التہذیب کی ساتویں جلد میں ان کی ثقاہت وصدائت وصدق وثناء  
 نقل کیا ہے یہی تنگی مقام ہے اس کو چھوڑنا ہوں جس کو شوق ہو وہ کتاب مذکور میں ص ۲۷۷ سے ص ۲۸۲ تک  
 ملاحظہ کرے غرض عکرمہ کی ثقاہت مسلمہ ہے۔ ان پر بار بار میں کی جہالت مبینہ ہے اور حقائق ان کی معینہ ہے  
 اگے چلیے۔

قولہ ۹۹ علی بن الجعد قال سلم ثقة لکنہ جعفی ترجمہ کن مسلم نے کہ ثقہ میں لیکن جہمیہ میں ایضاً  
 اقول۔ یہاں پر آپ سے غلطی ہوئی ہے۔ علی بن الجعد کا راجعہ میں کہیں نہیں ہے بلکہ علی بن الجعد بالعیس  
 ہے۔ ان کے متعلق جرح بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ اصل جرح ثقافت و عدم ثقافت میں ہوتی ہے ان کا ثقہ ہونا  
 آپ کو مسلم ہے۔ باقی راجعہ ان کا جہمیہ ہونا۔ یہ امام مسلم کی ذاتی رائے ہے اور یہ شبہ بان کی حدود جرح ثقافت سے  
 دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ اس قدر ثقہ ہیں اور اس قدر حافظہ والے ہیں کہ جس روایت کو یہ سنتے  
 ہیں اس کو انہیں لفظوں کے ساتھ بغیر کسی قسم کے تفسیر کے یہ بیان کرتے ہیں اور یہ وصف اکثر میں نہیں ملتا سبھی  
 غرض یہ ثقہ محترم ہیں۔ تقریباً اس سے ثقہ ثابت اور علامہ میں ہے اما ابن معین وثقة وقال ابو حاتم متحقق  
 وقال النسائي صدوق يعني يثق به ثبت يثق به نفي ان كوثقه اور ابو حاتم نے مفہوم اور لسانی نے صدوق  
 کہہ چکا اور میزان الاعتدال میں ہے قال بن عدی لہار فی روایاتہ حدیثاً منکراً وروی عن یحیی بن معین  
 انہ قال ہوا ثبت انتہی یعنی ابن عدی نے کہا میں نے ان کی روایت میں کوثریث منکر نہیں دیکھا اور مروی ہے  
 یحیی سے انہوں نے کہا کہ علی زیادہ ثابت و ثقہ ہے۔ بدی الساری میں ہے احد الحفاظ قال یحیی بن معین  
 ما روی عن شعبۃ من الیخلاء وین ثابت منہ مقال ابو حاتم لہار من المحدثین من یحدث بالحدیث  
 علی لفظ واحد لا یغیر سوی علی بن الجعد و ذکرہ غیرہ وثقة اخر دن اتقی یعنی یہ حفاظ سے ہیں ابن معین  
 نے کہا کہ بغدادیوں میں شعبہ سے کسی نے نہیں روایت کیا جو ان سے زیادہ ثابت ہو یعنی یہ سب میں  
 ائمتہ ہیں اور ابو حاتم نے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی محدث کو جو کسی حدیث کو بیان کرے اسی ایک  
 لفظ پر اس میں کسی قسم کا تفسیر نہ کرے سوا علی بن الجعد کے اور بھی ان کا ذکر اور دل نے کیا ہے اور  
 بہتوں نے ان کو راہ التقریح (ثقہ کہا ہے اس سے تفصیل سے حافظ تدریث التدریث جلد ہفتم میں لکھتے ہیں  
 قال ابن معین ثقة صدوق مقال حقی الطیالسی عن ابن معین علی بن الجعد اثبت الیخلاء وین  
 فی شعبۃ مقال ابو زریعہ کان صدوق فی الحدیث وقال ابو حاتم کان متقناً صدوقاً و لہار  
 من المحدثین من یحفظ و یاتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیر سوی علی بن الجعد وقال  
 صالح بن محمد ثقة وقال النسائي صدوق وقال الدارقطني ثقة مامون وقال ابن قانع ثقة  
 ثبت وقال مطین ثقة وقال ابن عدی ما روی یجدیثہ یا ساً اتقی المخصاً یعنی ابن معین نے  
 علی کو ثقہ صدوق اور جعفر نے بروایت یحیی علی بن جعد کو ثابت الیخلاء وین سبق شعبۃ اور ابو زریعہ نے



صدق فی الحدیث اور الہو حاتم نے معتد بہ صدوق کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی محدث کو جو حدیث یاد کرے اور بیان کرے لفظ واحد پر نہ تفسیر کرے سماعی بن المجہد کے امدان کو صالح بن محمد نے ثقہ اور نسائی نے صدوق اور دارقطنی نے ثقہ مامون اور ابن قانع نے ثقہ ثابت اور طین نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بحدیثہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۹۸) علی بن الحکمہ البنانی البصری قال الازدی فیہ لین۔ توجہ کہا ازدی نے کہ ان میں ضعف ہے۔ ایضاً

اقول۔ لا حول ولا قوۃ پھر اسی ازدی کی جرح آپ نے پیش کی ہے جس کی بابت بار بار گذر کر یہ خود ضعیف ہے پھر تضعیف ثقات میں اس کا کیونکر اعتبار ہوگا۔ ابھی ابھی ۹۳ میں اس کا کچھ بیان گذر رہا ہے مفصل دیکھا ہو تو پھر درق الثک کرنا کو ملاحظہ کر لیں جس میں ازدی کی خوب خبر لی گئی ہے۔ آئیے یہاں بھی آپ کو نیا حوالہ دے دوں حافظ ابن حجر تہذیب جلد ۷ میں لکھتے ہیں وقال ابو الفتح الازدی ناظم عن المقصد فیہ لین یعنی ازدی جو میانہ روی سے کجی کیا کرتا تھا اس نے کہہ دیا ہے کہ ان میں ضعف ہے لیکن یہ مقبول نہیں کیونکہ حافظ نے تقریب میں صاف لکھ دیا ہے منفعہ الازدی بلا حجة یعنی ازدی نے بغیر وجہ دلیل ان کو ضعیف کہہ دیا ہے معلوم ہوا کہ حسیب ان کو بھی ازدی نے حسب عادت قدیمانہ بدلیل ضعیف کہا ہے تو یہ ضرور ثقہ ہوں گے چنانچہ ملاحظہ ہو تقریب میں ہے ثقہ خلافت میں ہے وثقہ ابو داؤد اور میزان میں ہے قال احمد لیس بہ باس وقال غیرہ صالح الحدیث۔ خلاصہ سب کا یہ کہ علی بن حکم ثقہ ہیں ان کو ابو داؤد نے ثقہ اور امام احمد نے لا باس بہ اور دوسروں نے صالح الحدیث کہا ہے۔ بہرہی التدریج میں ہے وثقہ ابو داؤد والنسائی والعلی وغیرہم یعنی ابو داؤد والعلی وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا ہے حافظ تہذیب التہذیب جلد سابع میں لکھتے ہیں قال ابو الباقی عن احمد لیس بہ باس وقال ابو حاتم لا باس بہ صالح الحدیث وقال ابو داؤد والنسائی ثقہ وقال ابن سعد وکان ثقہ وذلک ابن حبان فی الثقات وثقہ العلی والیومکوا البزار وابن نمیر وغیرہم وقال الدارقطنی ثقہ شیخ حدیثہ انتہی ملخصاً یعنی ابو الباقی نے بروایت احمد علی بن حکم کو لا باس بہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ صالح الحدیث اور ابو داؤد والنسائی نے ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور علی اور ابو بکر البزار اور ابن نمیر وغیرہ نے ثقہ اور دارقطنی نے ثقہ اور ان کی حدیث کو قابل جمع کرنے



محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل حدیث ہیں قطان نے کہا وہ جس قدر سہرے فائدہ حاصل کرتے ہیں ہم اس سے زیادہ ان سے حاصل کرتے اور نسائی نے کہا خدا نے علی بن مدینی کو اسی حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔ اس کے کچھ تفصیل سے علامہ ذہبی میزبان میں لکھتے ہیں الحافظ احمد الاعلام الاثبات محافظ العصر قال ابو حاتم کان ابن المدینی علما فی الناس فی معرفة الحديث والعلل وقال روح بن عبد المؤمن سمعت ابن مہدی یقول ابن المدینی اعلم الناس بالحديث واما علی بن المدینی فالیہ المنتهی فی معرفة علی الحديث النبوی مع کمال المعرفة بنقد الرجال وسعة الحفظ والنهی فی هذا الشأن بل لعله فز زمانہ فی معناه قال ابو الجار ما استصغرت نفسی میں یدئی احد اکابر یدئی علی بن المدینی ولتوکل حدیث علی لالی قوله لغلقنا الابواب فانقطع الخطاب لما تمت الاشارة واستولت الزنادقة وینزع المدجال انتفی یعنی علی بن المدینی حافظ ہیں ایک ہیں اعلام اثبات سے حافظ العصر ہیں۔ کہا ابو حاتم نے ابن مدینی تکم تھے لوگوں میں حدیث اور اس کے محل پہچاننے میں اور روح بن عبد المؤمن نے کہا میں نے ابن مہدی سے سنا کہتے تھے ابن مدینی لوگوں سے حدیث کا زیادہ جانتے والا ہے لیکن علی بن مدینی درحقیقت اسٹیشن میں حدیث نبوی کی عتوں کے پہچاننے کے باوجود اس کے وہ کمال طور سے پہچاننے والے ہیں پرکہ کوراپوں کی اور بڑے فراخ حافظ واسے ہیں اور ان کو تجربہ اس کام میں بلکہ اپنے زمانے میں فرو ہیں امام بخاری نے کہا میں نے سوا علی بن مدینی کے اور کسی کے آگے اپنے کو حقیر نہیں کیا اور ان کی حدیث اگر چھوڑ دی جاوے تو ہم علم حدیث کے اسوار بند کردیں اور منقطع ہو جاوے خطاب اور فنا ہو جاوے آٹا مدنبوی اور والی ہو جاوے۔ زندیق لوگ اور بکھنے لگیں رجبوئے و حال انتہی اور تغصیل سے سنا چاہتے ہیں تو سنئے حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ستم میں ارقام فرماتے ہیں قال ابو حاتم الرازی کان علی علما فی الناس فی معرفة الحديث والعلل وقال ابن عیینة لقد كنت اطلعهم منه اکثر مما يطلعهم منی وقال عبد الرحمن بن مہدی علی بن المدینی اعلم الناس بالحديث رسول الله صلعم قال ابو حاتم السجسی بلغ فی الحديث مبلغا لم يبلغه احد وقال ابو عبد الرحمن النسائی کان اللہ عز وجل خلق علی بن المدینی لهذا الشأن قال ابن عدی سمعت الحسن بن الحسن بن الجبار یقول سمعت ابراہیم بن معقل یقول سمعت محمد بن اسمعیل الجباری یقول ما استصغرت نفسی عند احد الا عند علی بن المدینی وقال الغریہیانی اما علی فاعلمهم بالحديث والعلل قال ابن حبان فی الثقات کان من اعلم باہل زمانہ لعل حدیث رسول اللہ صلعم وقال النسائی ثقة ما من احد الاثمة

فی الحدیث دخلت للحديث انخفي لمخصاً یعنی ابو حاتم نے کہا علی بن المدینی حدیث اور اس کے علی پہچانتے میں لوگوں میں علم تھے (اور ان کے شیخ) ابن عیینہ نے کہا میں علی بن مدینی سے سیکھنا زیادہ اس قدر سے جتنا کہ وہ مجھ سے سیکھتے عبدالرحمن نے کہا اسی مدینی آنحضرت صلی علیہ وسلم کی حدیث کے زیادہ جاننے والے تھے ابو قتادہ نے کہا ابن مدینی حدیث میں اس مرتبہ کو پہنچے تھے کہ اس کو کوئی نہیں پہنچا۔ لہٰذا ہی کہتے اللہ نے علی کو اسی حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا اور امام بخاری کہتے ہیں نہیں خفیہ کیا میں نے اپنے نفس کو نزدیک کسی کے سوائے ابی المدینی کسا و فرمایا ہی نہ کہا لیکن علی پس وہ زیادہ جاننے والے ہیں حدیث اور اس کے علل کو اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے کہ علی بن المدینی زیادہ جانتے والے تھے اپنے زمانہ والوں سے علقوں کو حدیث رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اور لہٰذا ہی نے کہا ابن مدینی ثقہ مامون ہیں امام ہیں حدیث میں اور پیدا کیے گئے ہیں واسطی اس حدیث کے انتہی سمجھ گئے یا نہیں جناب! شرم! آگے چلیے۔

**قولہ (۱۰۰)**۔ عمر بن ذہر المہمدی فی۔ صدوق ثقتہ کئہ دلاس فی الایجلو۔ ترجمہ سچے اور ثقہ ہیں لیکن مریضوں کے مہوار میں نہ ایفنا

اقول۔ یہ بات غلط ہے کہ مریضوں کے سرواد میں بلکہ اس کا دفعہ کہ تو خود علامہ ذہبی نے اسی میزان میں آگے کر دیا ہے بل کان لین الکلام فیہ بلکہ نرم زبان سے ارجاد میں کچھ کلام کرتے تھے۔ یہ سراسر مناقض ہے۔ سرواد ہونے کے ارجاد میں اور صریح مخالف ہے اس کے پس جب یہ سرواد نہ ہوتے تو پھر کوئی حرج بھی نہیں ہے بلکہ ان کا ثقہ اور صدوق ہونا خود آپ کو بھی مسلم ہے۔ ایسے ہم اور وضاحت سے آپ کو بتلاویں تقریب میں ہے ثقہ اور علامہ میں ہے قال الجعفی کان ثقة بلیغا اور میزان میں ہے صدوق ثقة مکان واعظ بلیغا خلاصہ یہ کہ عمر بن ذر ثقہ بن علی نے ان کو ثقہ بلیغ کہا ہے اور ذہبی نے صدوق ثقہ واعظ بلیغ کہا ہے۔ اب اس سے کچھ تفصیل سے شیخہ بدری السمری میں ہے احد الزہلا الکلب قال یحیی القطان کان ثقة فی الحدیث قال الجعفی کان ثقة وقال یعقوب بن سفیان ثقة وقال ابن خراش کان صدوقا من خیالنا س وقال ابو حاتم کان صدوقا وثقة ابن معین والنسائی واخری ملخصا یعنی یہ بڑے زاہدوں سے ہیں یکجہ نے ان کا ثقہ فی الحدیث اور علی نے ثقہ اور یعقوب نے ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور ابو حاتم نے صدوق اور ابن معین نے ثقہ اور نسائی اور دوسروں نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اس سے اور تفصیل سے شیخہ تہذیب التہذیب جلد سابع میں ہے قال احمد بن محمد بن یحیی سدید القطان قال جدی عمر بن ذر ثقة

$\frac{1}{2} \times 1000 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 900 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 800 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 700 \text{ m}$   
 $\frac{1}{2} \times 600 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 500 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 400 \text{ m}$      $\frac{1}{2} \times 300 \text{ m}$

فی الحدیث مقال الدودی وغیرہ عن ابن معین ثقہ وکذا اقال النسائی والد ارقطنی وقال الجلی کان ثقہ بلیغا وقال البرحاتم کان صدوقا وقال لی موضع آخر کان رجلا صالحا محله الصدوق وقال یعقوب بن سفیان ثناء ابوہامم البوذی کو فی ثقہ وقال ابن خراش صدوق من خیار الناس وقال محمد بن عبد اللہ الاسدی کان ثقہ النشاء اللہ کثیر الحدیث وقال ابن حبان فی الثقات وهو ثقہ وقال یعقوب بن سفیان ثقہ انتحی ملخصا یعنی احمد نے کہا میرے دادا یحییٰ قطان نے عمر بن زید کو ثقہ فی الحدیث کہا ہے اور دودی وغیرہ نے بروایت ابن معین ان کو ثقہ اور نسائی وہ ارقطنی نے ثقہ اور مجلی نے ثقہ بلین اور ابوہامم نے صدوق اور یحییٰ زور یعقوب نے بروایت ابوہامم ثقہ اور ابن خراش نے صدوق اور محمد اسدی نے ثقہ کثیر الحدیث واما ابن حبان نے ثقات میں ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ الامام احمد بن ابی ناسک۔ قال یحیی القطان کان یروی القدر۔ ترجمہ کہا یحییٰ قطان نے کہ یہ قدر یہ تھے۔ الیٰ

اقول اس کا جواب ثور امام احمد نے دے دیا ہے کہ حدیث میں یہ مستقیم ہیں چنانچہ امام ذہبی اسی میزان میں آگے لکھتے ہیں قال احمد وهو فی الحدیث مستقیم یعنی امام احمد نے کہا کہ یہ حدیث میں مستقیم ہیں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے ہاں لفرادہ نہیں روایت کیا ہے بلکہ مبتلا بعت ابی عیسیٰ اور سفیان روایت کیا ہے ہذا مایلی۔ اور امام بخاری کی متابعت روایت کی وجہ یہ ہے کہ اکثر کے نزدیک یہ صدوق اور ثقہ ہیں چنانچہ تقریباً میں ہے صدوق اور خلافت میں ہے وثقہ النسائی اور میزان میں ہے ثقہ معروف اور ہدی السدی میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ وهو فی الحدیث مستقیم مطلب سب کا یہ کہ یہ صدوق ہیں ان کو نسائی نے ثقہ اور ذہبی نے ثقہ معروف اور یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور یہ حدیث میں مستقیم ہیں حافظ تہذیب السنن جلد ہفتم میں لکھتے ہیں قال ابن ابی خشیمة عن ابن معین ثقہ وقال ابوہاتم والنسائی لیس بہ یاس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت مقال الجلی کو فی ثقہ وقال العقیلی وهو فی الحدیث مستقیم وقال یعقوب بن سفیان حمدا باس بہ و ذکرہ کو با وثقہ انتحی ملخصا یعنی ابن ابی خشیمة نے بروایت یحییٰ بن معین عمر کو ثقہ اور ابوہاتم اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور مجلی نے ثقہ اور عقیلی نے مستقیم الحدیث اور یعقوب بن سفیان نے لا باس بہ اور ذکرہ باساجی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ الامام احمد بن علی بن عطاء بن مقدم البصری المقدسی۔ قال ابوہاتم لا یتحیر بہ۔ ترجمہ کہا ابوہاتم نے کہ نہیں

دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے۔ ایضاً

اقول۔ اگر یہ ایسے ہی ہیں تو چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد تو روایت نہیں کیا بلکہ بالمتابعیت روایت کیا ہے۔ حافظ بدی الساری میں لکھتے ہیں۔ ولما رواه فی الصحیح الا ما توابع علیہ یعنی بخاری میں ان سے متابعت روایت ہے حالانکہ خود ابو حاتم نے عمر مقلدی کو صدوق کہا ہے جن سے آپ جرح نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو تہذیب ج ۱، کما یحیی۔ علاؤ دین بریں محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب میں ہے ثقہ اور خلافت میں ہے قال ابن سعد ثقہ یعنی یہ ثقہ ہیں محمد بن سعد نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے ثقہ شہید قال ابن سعد ثقہ وقال ابن عدی دارجوا نہ لا باس بہ یعنی یہ مشہور ثقہ ہیں محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ اور بدی الساری میں ہے اثنی علیہ احمد وابن معین وغیرہا یعنی امام احمد و یحییٰ بن معین نے ان کی عمدہ تعریف کی ہے بفضل سنیہ تہذیب التہذیب جلد سابع میں ہے قال عبد اللہ بن احمد سمعت ابی ذکوان ثانی علیہ خیروا وقال ابن معین ما کان بہ باس وقال ابن سعد وکان ثقہ وقال ابو حاتم محلہ المصدق وقال ابن عدی ارجوانہ لا باس بہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الساجی صدوق ثقہ ونقل ابن خلفون توثیقہ صحیحی الجلی۔ نقلی المختصاً یعنی احمد کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ احمد کو سنا عمر کی نیک تعریف کرتے تھا وہ ابن معین نے لا باس بہ ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ذکر کیا نے صدوق ثقہ اور ابن خلفون نے بروایت علی ثقہ کہا ہے۔ اے علی چلیے۔

قولہ ر ۱۰ عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ۔ قبل لیسند یحییٰ بن معین ترجمہ کیا گیا ہے کہ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحییٰ بن معین نے۔ ایضاً

اقول۔ یہ بالکل غلط ہے باوجود لفظ تیل کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو نقل کرتے شرم نہیں آئی کہ قبل مجبول کا مینہ ہے سہمی کا عدم بزم متیقن ہے۔ پھر محققین کے نزدیک کیونکر عین قبول ہوا دے گا۔ آئیے ہم آپ کو اپنے قول کی تصدیق یعنی اس جرح کا غلط ہونا ادر کئی بن معین کی طرف تضعیف کی غلط نسبت کرنا س کا بین ثبوت پیش کریں اسی میزان میں بالتحریج موجود ہے کہ یحییٰ بن معین نے عمر بن محمد کو ثقہ کہا ہے اور ان کی توثیق کی

مل من ۵۰۰ دایماً قد مومنا فی قول الی حاتم۔ لا یحییہ۔ خلاجم۔

۲ ص ۳۸۲ ۳ ص ۲۴۲ ۴ ص ۲۴۲ ج ۲ ص ۵ ص ۵ ص ۲۸۷ ج ۱

ہے پس اس تضعیف والے قول کا غلط ہونا جو اپنے غلط ہونے کے ثبوت میں اپنے ساتھ فعل مجہول رکھتا ہے آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہے۔ لیجئے اب ہم آپ کو ان کی توثیق اور بھی تصریح سے سنا رہے ہیں۔ تقریب میں ہے ثقہ من السادسة اور غلامہ میں ہے وثقہ احمد ابو حاتم یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو احمد ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے ذہبی میزان میں لکھتے ہیں واحد الثقات وثقہ ابن سعد ابن معین واحمد ابو داؤد یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو محمد بن سعد و یحییٰ بن معین واحمد ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ہفتم میں لکھتے ہیں۔ قال ابن سعد كان ثقة وقال عبد الله بن احمد عن ابيه شيعه ثقة ليس به باس ما رواه عنه الثوري واثني عليه وقال حنبل عن احمد ثقة وكذا قال ابن معين والبخاري والبوخاري وقال الدارمي عن ابن معين صالح الحديث وقال ابو حاتم هو ثقة صدوق وقال النسائي ليس به باس وقال ابن عيينة حديثه الصدوق البر عمر بن محمد بن زيد وذكره ابن حبان في الثقات وثقته ايضا البخاري وابن البرقي والبيهقي والنعلي ملخصا يعني محمد بن سعد نے ان کو ثقہ اور عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد ان کو شیخ ثقہ لا باس ہے کہا ہے اور ثوری نے ان سے روایت کیا ہے اور ان کی عمدہ تعریف کی ہے اور حنبل نے بروایت احمد ثقہ اور یحییٰ بن معین اور بخاری اور ابو داؤد نے ان کو ثقہ اور دوسری نے بروایت یحییٰ صالح الحدیث اور ابو حاتم نے ثقہ صدوق اور نسائی نے لا باس ہے اور ابن عیینہ نے صدوق نیکو کار اور ابن حبان نے ثقہ ہیں اور بخاری اور ابن البرقی اور بزار نے ان کو ثقہ کہا ہے سو کیا آگے چلیے۔

قولہ (۱۰۴) عمر بن ناظم موطن ابن عمر۔ قال ابن سعد لا ينجحون ترجمہ کیا ابن سعد نے کہ لوگ ان سے محبت نہیں کرتے ہیں ایضا

اقول۔ لیکن خود ابن سعد کے نزدیک یہ قابل محبت ہیں جیسا کہ آگے عبارات میں آدے گا باقی رہا یہ کہ لوگ ان سے محبت نہیں کرتے۔ یہ بالکل غلط ہے حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں دھوکلا مر متہافت کیسا کیسے کیسے یعنی یہ قول ابن سعد کا غلط ہے کیونکہ لوگ ان سے محبت نہیں کرتے حالانکہ یہ ثقہ ہیں یعنی یہ قابل محبت ہیں لوگ ان سے محبت کرتے ہیں چلئے قصہ ختم شد علاوہ بری امام بخاری نے ان سے بالانفراد روایت نہیں کیا ہے بلکہ متابعت اکثر روایت کیا ہے فائدہ الاشکال لگے ہاتھ ان کی توثیق بھی ملاحظہ کر لیں تقریب میں ہے ثقہ من السادسة اور غلامہ میں ہے





سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ تو ہوا جواب ان کے خارجی ہونے کے متعلق کا۔ اب اگر کوئی کہے کہ امام بخاری کا ان سے روایت کرنا اس حالت میں ہو کہ یہ اس وقت خارجی ہوں تو جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام بخاری نے ان سے ان کے خارجی ہونے کے پہلے روایت کیا ہو۔ حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں بعض الأئمة يزعمون البخاري أخرج له ما حمل عنه قبل أن يردى إلى الخوارج انتهى۔ یعنی امام بخاری نے ان سے قبل ان کے خارجی ہونے کے روایت کیا ہو۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اگر امام بخاری نے ان سے ان کے خارجی ہونے کے ہی حالت میں روایت کیا ہو یا عقلی کی جرح رجوع بمقابلہ ثبوت کثیرہ من قبیل الشافعی (صحیح بھی ہو تو بھی چنداں جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے ان سے متابعت روایت کیا ہے۔ حافظ مدنی الساری میں لکھتے ہیں۔ أخرج البخاري في المتابعات۔ چلیے جھگڑا ہی ختم شد خاندن الاموياد۔ لیجئے ہم اب ان کی ثقاہت و صداقت سنا رہے ہیں تقریب میں ہے صدوق اور خطا صریح ہے وثقہ العجلی یعنی یہ صدوق ہیں عجل نے ان کو ثقہ کہا ہے ہمیں ان میں ہے قلت ان عمران صدوق فی نفسه قال العجلی تابعی ثقة وقال قتادة كان لا يتهم في الحديث یعنی عمران فی نفسه صدوق ہیں عجل نے ان کو ثقہ کہا ہے اور قتادہ نے کہا حدیث میں یہ متہم نہیں ہیں۔ مدنی الساری میں ہے۔ وثقہ العجلی وقال قتادة كان لا يتهم في الحديث وقال ابو داود اصح حديثا۔ یعنی عجل نے عمران کو ثقہ کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ حدیث میں متہم نہیں ہیں۔ اور ابو داؤد نے ان کو اصح حدیث والا کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال العجلی بصري تابعی ثقة وقال ابو داود اصح حديثا وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابو مسلمة ابن ابان بن يزيد ساكت قتادة فقال كان عمران بن حطان لا يتهم في الحديث انتهى ملغ۔ یعنی عجل نے عمران کو بصری تابعی ثقہ اور ابو داؤد نے اصح حدیث اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے اور ابو مسلمہ نے بروایت ابان وہ بروایت قتادہ کہتے ہیں کہ عمران غیر متہم فی الحدیث ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۰۶) عمران بن مسلم القصیر۔ نال یحییٰ مکان عمران بنی المقدام۔ ترجمہ۔ کہا یحییٰ نے کہ عمران قدس  
تھے بالیضا

**اقول۔** یہ جمع ایسی نہیں ہے کہ ان سے روایت نہ لی جا سکے بلکہ خواہ نہیں کیجی نہ رحمن سے آپ نے جمع نقل کی ہے (عمران کی بابت مستقیم الحدیث کہا ہے۔ حافظ ذہبی الساری میں لکھتے ہیں وحی عن یحییٰ النعمانی

٥٠٠ م الفأ م ٣٩٩ م م ٢٥١ م ٥ م ٢٤٧ م ٦ م ٥٠٧ م ٨٤١٣٨١٢٤ م

۵۰۶۰

انہ قال ہودہ مستقیم الحدیث یعنی یحییٰ قطان نے ان کو مستقیم الحدیث کہا ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بائو افراد نہیں روایت کیا ہے بلکہ مبتا بعثت ابن جریج پس متابعت والی حدیث کا حکم بارہا لکھا گیا ہے لہذا کوئی جمع نہیں رہی۔ بل قول الیہ کی باہت محمد بن کے فیصلے بھی سن لیں۔ تقریب میں ہے صدوق خلاصہ میں ہے وثقہ البوہاد یعنی یہ صدوق ہیں۔ ابو داؤد و نسائی کو ثقہ کہا ہے۔ نیز ان میں ہے ثقہ ثناکنا العقیلی و وثقہ احمد و ابن معین وغیرہا یعنی امام احمد و حاکمی ابن معین وغیرہ نسائی کو ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں ہے قال القطان کان مستقیم الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن ابی حاتم مستقیم الحدیث عن عثمان النعمیر فقال لا یاس یہ انتہائی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ قطان نے ان کو مستقیم الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابو حاتم نے لا یاس یہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ ردہ احمد بن ابی محمد و داؤد بن عباس بن یحییٰ لا یلتزم بہ حدوی عثمان بن سعید عن یحییٰ لیس بالقوی وقال الجوزجانی مصطب الحدیث وقال النسائی لیس بالقوی۔ ترجمہ روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہ نہیں بحث پکڑی جاتی ہے ان سے اور روایت کی عثمان بن سعید نے یحییٰ سے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور کہا جو زجانی نے کہ یہ مصطب الحدیث ہیں اور کہ نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً

**اقول۔** یہاں پر آپ نے تحریف کی ہے کہ یہ میزان میں جو مجدیشہ کا لفظ ہے اسے آپ نے بدل کر یہ لکھا ہے عباس کا نام از تو ابود مردان جنہیں کفند۔ یہ جو آپ نے ایک روایت کے قریب جرح نقل کی ہے وہ ایک خاص امر کی نسبت ہے جس کو آپ نے نہیں سمجھا۔ ہاں جو اسرار رجال میں جہاد نامہ رکھتا ہے وہ بیشک حقیقت حال معلوم کر سکتا ہے۔ سینے اور غور سے سینے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بہیمہ جو عکرمہ سے روایت کی ہے اس کے متعلق یہ سب جرحیں ہیں مطلب یہ کہ ان کی روایت بند مکرہ مقبول نہیں۔ علاوہ اس کے ان کی کل سندیں مقبول ہیں اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ایسے اب یہ دیکھیں کہ صحیح بخاری میں انہوں نے کن سے روایت کیا ہے چار جگہوں میں ثوان کی حدیث بروایت انس ہے اور ایک جگہ میں بروایت سعید بن جبیر اور ایک مقام میں بروایت سعید مقبری ہے فالحمد فہما وود علیہ۔ یہ تو ہمارے جرح کا جواب اب سنیے ان کی تشریح تقریب میں ہے ثقہ من الخامسة خلاصہ میں ہے وثقہ ابوذرعة وقال ابو حاتم لا یاس بہ مطلب یہ کہ یہ ثقہ ہیں ابوذر نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے لا یاس یہ کہا ہے۔ میزان میں ہے۔ صدوق حدیثہ مجزہ فی

ملہ مشتم ۲۷ ج ۲ ملہ ۳۷ ملہ ۱۳ ج ۸ ملہ ۵۵ ہدی الماری  
ملہ ۳۹ ملہ ۲۷ ملہ ۲۹ ج ۲

الصحیحین میں قال ابو حاتم کلاباس بہ وقال احمد وغیرہ ما بہ باس روى احمد بن ابی سہیم عن ابن معین قال سمی ابن ابی عمر وثقتہ قلت عمر بن ابی عمری وجہ شدہ صالح حسن انتہی الغنی یہ صدوق ہیں ان سے حدیث صحیح بخاری و مسلم میں تخریج کی گئی ہے ان کو ابو حاتم احمد امام احمد وغیرہ نے کلاباس بہ اور ابن معین نے ثقہ اور ذہبی نے صالح الحدیث حسن الحدیث کہا ہے بدی الساری میں ہے وثقتہ احمد والوندی و ابو حاتم والنجی وقال السجی وہ صدوق وقال الذہبی حدیثہ حسن انتہی لمختار یعنی عبد اللہ نے ہوا میں امام احمد ان کو کلاباس بہ اور ابو ذر نے ثقہ اور ابو حاتم نے کلاباس بہ اور ابن عدی نے کلاباس بہ کہا ہے اس لیے کہ مالک سلطان سے حدیث کیا ہے اور مالک سوا صدوق اور ثقہ کئی سے روایت نہیں کرتے اور یہ کثیر الحدیث تھے ابن ابان نے ثقافت میں کہا ہے ان کی حدیث معتبر ہے جب ثقہ لوگ ان سے روایت کریں اور ان کو غلطی نے ثقہ اور ذکر کیا ساجی نے صدوق اور ذہبی نے حسن الحدیث کہا ہے کہیے سن لیا یا نہیں۔ اچھا اب آگے چلیے۔

**قولہ ۱۰** احمد بن محمد النافق قال ابو داؤد وغیرہ ثقہ ترجمہ کیا ابو داؤد نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً **اقول** یہ جرح بالغلط ہے اور کیا عجب کہ میزان الاعتدال رجح کر لے لے کشوری ہے جس میں طبع کی جہمی ہوئی کتابوں میں عموماً غلطی بہت ہوتی ہے اس میں غلط چھپ گیا ہو جہاں تک میزان خیال ہے اصل نسخہ میزان الاعتدال میں یا صحیح نسخہ میں عبارت یوں ہوگی قال ابو داؤد وغیرہ ثقہ یعنی ان کو ابو داؤد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے غیر کے پہلے سے داؤد وغیرہ سے ہائے ہوز رہ گئی ہے۔ دلیل اس پر یہ ہے کہ بدی الساری اور تہذیب ج ۸ میں آجری کی روایت سے ابو داؤد کا ان کو ثقہ کہنا منقول ہے۔ کیا سبھی چھ عقل سلیم والا شخص اس بات کو کیونکر خیر قبول میں لاسکتا ہے کہ ابو داؤد نے غیر ثقہ ان کو کہا ہے۔ نیز لفظ وغیرہ کا اس لیے صحیح ہے کہ علاوہ ابو داؤد کے بہت سے لوگوں سے ان کی توثیق منقول ہے۔ علاوہ ہمیں بدی الساری و تہذیب ج ۸ میں ہے کہ یحییٰ بن معین سے کیا گیا لوگ عرافہ کی بابت کلام کرتے ہیں۔ کیا وہ ایسے ہی ہیں؟ یحییٰ نے کہا وہ ایسے یعنی مشکم فیہ نہیں ہیں۔ لیجئے ہم آپ کو یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ ان کی کوئی روایت مقبول ہے۔ بدی الساری میں ہے کہ ابی بدینی نے کہا ہے کہ عمر بن ابی عیینہ سے روایت کیا ہے اس میں خطا کیا ہے پس یہ مقبول نہیں ہوگی اب بخاری میں دیکھتے ہیں نو عمر و ناقد کی روایت ابن عیینہ سے نہیں ملتی بلکہ ہشیم اور یقوب بن ابی اسیم کی روایت سے ہے خلاصہ ج ۱۰ اذ آگے ہوا ان کی توثیق بھی سن لیں تقریب میں ہے ثقہ حافظ اور خلاصہ میں ہے

۱۰۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ۵۵۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ج ۸

۵۵۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ج ۸ ۵۵۵۵ ج ۸

المحافظ قال البوحاتم ثقة مامون اور میزان میں ہے من ائمة الحديث قال احمد بن حنبل في المصنفين  
 یہ کہ بخلاف ثقہ میں حافظ ہیں ائمہ حدیث سے ہیں ان کو احمد نے صدوق اور ابو حاتم نے ثقہ مامون کہا ہے یہی  
 السرخسی میں ہے وثقة احمد والبوحاتم والبوارید والحسين بن ذريح وجماعة وقال عبد الخالق بن منصور  
 عن يحيى بن معين رسالة عنه فقال صدوق اعني ان كوامم احمد والوحاتم والبوارید وحسين بن فهم  
 اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور عبد الخالق نے بروایت یحییٰ صدوق کہا ہے حافظ تہذیب تہذیب  
 جلد ہفتم میں لکھتے ہیں قال عبد الله بن احمد عن ابيه عمه دقيمي المصنف وقال البوحاتم ثقة  
 امين صدوق وقال ابن معين فهو صدوق وقال الشيخ بن عمار عن ابى حنيفة ثقة وقال الحسين  
 بن فهم ثقة ثبت صاحب حديث كان من الحفاظ المعدن وكان فقيها منزه عن حبان في الثقات  
 ومنه عن بن زاعم وقال ثقة انتهى لمحمد يعني عبد الله بن رواحة اپنے باپ احمد کو صدوق اور  
 البوحاتم نے ثقہ امین صدوق اور یحییٰ بن معین نے صدوق اور جاری نے بروایت البوارید وثقة حسين بن  
 فهم نے ثقہ ثابت صاحب حدیث حافظ فقیہ اور ابن حبان نے ثقافت میں اور ابن قانع نے ثقہ کہا  
 ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۰۹) عمر بن مرزوق الباعلی قال القطریری كان يحنئ القطان لا يرونا في الحديث و  
 قال ابن المديني انه كواسيد العمري يعني عمر بن حكام وعمر بن مرزوق ترجمہ کیا قیاسی نے  
 یحییٰ قطان ان سے حدیث میں راضی نہ تھے اور کہا ابن مدینی نے کہ چھوڑ دو حدیثوں کو رو عمرو کے  
 یعنی عمرو بن حکام اور عمرو بن مرزوق کے۔ ایضاً  
 قول ساجی حضرت آپ نے کہا بنی مدینی عمرو بن صنفار میں داخل کر دیا ہے پھر یہاں پر آپ ان سے جرح  
 کیوں نقل کر رہے ہیں۔ کیونکہ بقاعدہ اصول صنفار جو کجی ثقات جرح کریں وہ مقبول نہیں ہیں اس لحاظ سے  
 آپ کو ان کی جرح نقل کرنا مناسب نہیں تھا حمیرا سنیہ ابن المدی نے جو عمرو بن مرزوق کی بابت جرح کی  
 ہے اس کا امام احمد نے دفعہ کر دیا ہے حافظ بن حجر تہذیب ۸۶ میں لکھتے ہیں۔ قال البوارید سمعت احمد  
 بن حنبل وقلت له ان علي بن المديني يتكلم في عمرو بن مرزوق فقال عمر بن حنبل صالح لا ادري ما يقول  
 علی فتشنا علی ما قبل فيه فلم نجد له اصلاً انتهى یعنی البوارید کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا کہ ابن  
 المدی عمرو بن مرزوق کی بابت کلام کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ عمرو نیک مو ہے۔ میں نہیں جانتا علی



ابن المدینی) ان کی بابت کیا راویوں (کچھ ہیں جو اعتراض ان پر کیا گیا ہے میں نے اس کی تفتیش کی تو بے اصل پایا یہ تو ہوا جواب ابن المدینی کی جرح کا۔ اب شیخ یحییٰ تظان والی جرح کا جواب دے گا وہ ان سے حدیث میں کہوں نہیں راضی تھے (حافظ تہذیب ج ۸ میں لکھتے ہیں قال ابو زرعة و سمعت سليمان بن حرب اخذوا من عبد الله بن مسروق فقال جاءه بنانيس عند عيم فحسدوه انتهي یعنی ابو زرہ نے کہا میں نے سیمان بن حرب کو سنا انھوں نے عمرو کو ذکر کیا پس کہا کہ وہ لایا وہ چیزیں (میں) جو ان کے پاس نہ تھیں اس وجہ سے لوگوں نے ان پر حسد کیا (اور جرح کر دیا) یہ تو ہوا دونوں جرحوں کا جواب! آئیے آپ کو یہ بتاؤں کہ امام بخاری نے ان سے بالافرد روایت کی ہے یا متفرق۔ خلافت میں ہے و عنہ حماد بن عمار و ابی یزید و ابی یزید ان میں ہے عنہ البخاری مقرونا بالآخر اور تہذیب ج ۸ میں ہے راوی عنہ البخاری مقرونا بالآخر خلافت سب کا یہ امام بخاری نے ان سے مقرون بغیر روایت کی ہے نہ منفرد یعنی امام بخاری نے ایک جگہ متابعیت آدم بن ایاس اور دوسری جگہ متابعیت عبد الصمد روایت کی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ امام بخاری عمرو بن مرزوق کو احتجاجاً نہیں لائے ہیں جیسا کہ حافظ نے بدی الساری میں صاف لکھ دیا فوضع انه لم يخرج له احتجاجاً یعنی پس واضح ہو گیا کہ امام بخاری نے عمرو کو احتجاجاً نہیں ذکر کیا ہے چلئے جھگڑا تمام شد۔ اب ان کی ثقاہت گوش گزار فرمائیے تقریباً میں ہے ثقہ اور علامہ میں ہے وثقہ ابو حاتم و قال احمد و یحییٰ ثقہ مامون یعنی یہ ثقہ ہیں ابو حاتم نے ان کو ثقہ اور امام احمد و یحییٰ نے ثقہ مامون کہا ہے۔ یزید ان میں ہے قال ابو حاتم کان ثقة من العباد لخلق احدا من اصحاب شعبة کان احسن حدیثاً منه۔ یعنی ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور کہا ہے کہ نہیں پایا ہم نے صاحب شعبہ سے کسی کو زیادہ عمدہ حدیث والا ان سے۔ بدی الساری میں ہے اثنی علیہ سلیمان بن حرب و احمد بن حنبل و قال یحییٰ بن معین ثقہ مامون و وثقہ ابی سعد یعنی سلیمان بن حرب نے ابی عمرو پر توفیق کیا ہے نیز احمد بن حنبل نے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا مامون اور محمد بن سعد نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال الغفل بن زیاد سأل ابو عبد الله الله الحارثي عن احمد بن حنبل فقال ثقہ مامون و قال ابن ابي عمير عن ابن معين ثقہ مامون صاحب غز و قتل و فضل و حسن و جدا و قال ابو حاتم كان ثقة

۱۔ متابع ۲۔ متابع ۳۔ متابع ۴۔ متابع ۵۔ متابع ۶۔ متابع

۷۔ متابع ۸۔ متابع ۹۔ متابع ۱۰۔ متابع ۱۱۔ متابع ۱۲۔ متابع



من الصلاد ولم یکتب عن احد من اصحاب شعبۃ کان احسن حدیثاً منه وقال ابن سعد  
 کان ثقة کثیر الحدیث وقال الساجی صدوق من اهل النقران والجهاد وقال الحاکم عن  
 الدارقطنی صدوق و ذکر کوکبا بن حبان فی الثقات انقی علی ملخصاً یعنی نفس نے کہا ابو عبیدہ الدردانی نے  
 امام احمد سے عمرو بن مرزوق کی بابت پوچھا تو امام احمد نے کہا وہ ثقہ اور مامون ہے اور ابن ابی ثمالش  
 نے کہا کہ ابن معین نے عمرو کو ثقہ مامون صاحب عزہ و لا رن و نفس بڑی اس کی تعریف کی ہے اور  
 ابو حاتم نے کہا وہ ثقہ ہے اصحاب شعبہ میں احسن حدیث اس سے کوئی نہ تھا اور ابن سعد نے ثقہ کثیر  
 الحدیث اور ذکرہ یا ساجی نے صدوق صاحب قرآن و جہاد اور حکم نے بروایت دارقطنی صدوق اور ابن  
 حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے انتہی۔ علاوہ بریں عمرو بن مرزوق وہ شخص ہیں کہ ان کی دس گاہ میں دس ہزار  
 ملازمہ ہوتے اور ان کو بیس دروس دیتے۔ آگے چلیے

**قولہ (۱۱۰) عمر بن مہاجر الحلی۔** قال ابو حاتم ثقہ یروی الاسہاجہ ترجمہ کیا ابو حاتم نے کہ مرجیہ اوہ  
 ثقہ تھے۔ ایضاً

**اقول۔** یدی الاسہاجہ کے معنی مرجیہ ہونے کے نہیں ہوتے آپ نے بہت عکس غلطی کی ہے کہ  
 اس طرح کے انفاظ کے معنی بے سمجھی سے لگاڑے ہیں مثلاً بری القدر وغیرہ میں کیا ان کو ثقہ مرجیہ کہنا نہیں  
 آتا تھا۔ بلکہ اس بری کے لفظ کی قید میں یہ نکتہ ہے کہ وہ حقیقت میں مرجیہ نہ تھے بلکہ کچھ کچھ خیال اور جلا متقا  
 اور یہ ان کی توثیق کے معارض نہیں بلکہ ان کے ثقہ ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ کیا سبھی آپس اس وجہ  
 سے ان کی حدیث ترک نہیں کی جاسکتی بلکہ قابل اخذ ہے۔ کیا لا یخفی اعلی المتامل چنانچہ میں ان کی  
 توثیق نقل کر کے آپ کو دکھاتا ہوں اگرچہ دلی زبان سے آپ بھی ان کے ثقہ ہونے کے قائل ہیں۔  
 تقریب میں ہے ثقہ عابد اور خلافت میں ہے وثقہ ابن معین وقال ابو حاتم ثقہ یعنی یہ ثقہ عابد  
 ہیں کیجی نہ ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے میزان میں ہے الامام الحجۃ وثقہ ابن معین وغیرہ  
 وقال ابو حاتم ثقہ وقال مسعر لم یریک بالکوفۃ افضل من عمر بن مرقہ یعنی یہ امام ہیں مجتہد ہیں ابن  
 معین وغیرہ نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور مسعر نے کہا کہ کوفہ میں عمرو بن مرہ سے کوئی افضل  
 نہ تھا ہی الساری میں ہے احد الثبات متفق علی توثیقہ وقد احتج بہ الجماعة یعنی یہ اثبات  
 ثقہ لوگوں سے ہیں ان کی توثیق پر اتفاق ہے اور ایک جماعت نے ان سے حجت کڑا ہے حافظ ابن حجر

تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں کچھ تفصیل سے لکھتے ہیں قال سید الادا طی زکا احمد بن حنبل وقال ابن معین ثقة وقال ابو حاتم صدوق ثقة وقال حفص بن غیاث ما سمعت الاعمش یثبہ علی احدا الا علی عمر بن مرہ وقال بقیۃ عن شعبۃ کان اکثرہم علما وقال مسمر لویکن بالکوفۃ افضل منہ وقال عبد الرحمن بن مہدی الریجۃ بالکوفۃ لا یختلف فی حدیثہم منہم عمر بن مرہ وثقہم ابن نمیر و یقولون بن سفیان و ابن حبان فی الثقات ان علی بن محمد یعنی سید الادا طی نے کہا امام احمد عمر بن مرہ کا ترکیب کرتے تھے اور ان کو ابن نمیر نے لکھا اور ابو حاتم نے صدوق ثقف کہا ہے اور حفص نے کہا میں نے اعمش کو سوا عمر بن مرہ کے اور کسی پر تعریف کرتے نہیں سنا اور یغیہ نے بروایت شعبہ کہا یہ زیادہ علم والے تھے اور مسمر نے کہا ان سے افضل کوئی بھی کوفہ میں نہیں تھا اور ابن مہدی نے کہا کوفہ کے ہمارے نفس کی حدیث میں اختلاف نہیں کیا جاتا جس سے ایک عمر بن مرہ ہیں اور ان کو ابن نمیر اور یعقوب نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے انہی لیجئے حققتہ وقتہ آپ کو ایک آپ کی غلطی پر بھی متنبہ کر دیتا ہوں کہ آپ نے حملی حار حطی سے لکھا ہے صحیح حملی بالجیم ہے اسے لکھتے قولہ (۱) عقبۃ بن خالد الاہلی کان یعلق المناوشۃ یمین قال ابن قطن کفی بعدہ فی ترجمہ وقال الفسوی محدث حمیلی بن بکیر یقول انما یحدث عن عقبۃ مجنون احمق لم یکن موضعاً لکتابۃ عنہ ترجمہ یہ محدثوں کی چھاتی کو گھوڑا کرتے تھے کہا ابن قطن نے کہ یہی ایک امراں کے جرح کے واسطے کافی ہے اور کہا قسوی نے کہ سنائیں نے یحییٰ بن بکیر کو کہہتے تھے کہ عقبہ سے سوائے مجنون اور احمق کے اور کون حدیث کی روایت کر سکتا ہے۔ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے حدیث لکھی جائے۔ ایضاً۔

**اقول۔** اجمی حضرت عقبہ بن خالد الاہلی تو بخاری میں کیا اسرار الرجال کی کسی کتاب میں بھی نہیں ہے لہذا آپ کی ساری جرح غتب بود۔ شیخہ میاں پر آپ نے ہم جگہ غلطیاں کی ہیں ۳ جگہ تو نام ہی میں ۱۰ غلطی سے آپ کا مبلغ علم پورا ہو گیا پچھلے تو آپ نے عقبہ لکھا ہے بالتار اور دوسری عقبہ بالنون تیسری جگہ اس کے ترجمہ میں عقبہ بصر التار لکھا ہے۔ حالانکہ کل کمال غلط ہے صحیح عقبہ ہے اعدا آپ نے لکھا ہے لکتابۃ عنہ اور صحیح لکتابۃ ہے۔ یہ تو نقل ہیں آپ سے اس قدر غلطیاں ہوئی ہیں کہیں ایک سطر اردو کی عربی جانا پڑے تو فی لفظ شاید سیکڑہ کی نوبت آئے۔ شرم۔ اب شیخہ جرح کا جواب عقبہ حقیقت میں اگر ایسے ہی ہیں جب کہ آپ نے نقل کیا ہے تو بخار کوئی جرح نہیں کیونکہ امام بخاری نے

ان سے احتجاجاً و انفراداً روایت ہی نہیں کیا ہے بلکہ ہمنا لہجہ چنانچہ خلاصہ میں ہے قرندہ منہ بالشیارہ  
تہذیب سلمہ ہی ہے آخری لشکر حق و نابینہ یعنی امام بخاری نے ان سے مقرون بغیر روایت کیا ہے۔ یہی  
اسلامی میں ہے کہ امام بخاری نے عبد اللہ بن مسیب کے ساتھ مقرون روایت کیا ہے۔ پس حبیب ان کی  
روایت مقرون بغیر اور بالمتابعت ہوئی تو پھر کوئی اعتراض نہیں رہا جیسا کہ ۲ میں بالتفصیل لکھا  
گیا۔ بایں یہ ان کے اوصاف جو محدثین سے مروی ہیں وہ بھی آپ کو نہ تھے و نہ انہوں نے تقریباً گئیں۔ ہے  
صدوق من التا سحتہ اور خلفہ میں ہے قال احمد بن صالح صدوق قال ابو داؤد صاحب البیضا  
یعنی یہ صدوق ہیں۔ ان کو احمد بن صالح نے صدوق کہا ہے اور ابو داؤد نے کہا یہ نہ نزدیک ہے نہ دیکھ  
ہیں۔ میزان میں امام ذہبی ان پر خوف کے جس کو آپ نے نقل کیا ہے جواب میں فیصلہ کر کے ہے میں قدرت  
بل مادی عند جماعة دانش علیہ البوادعی یعنی یہ مجروح نہیں ہیں بلکہ ان سے ایک جماعت نے  
روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے ان کی تعریف کی ہے۔ یہی الساری میں ہے عظیم البوادعی و  
احمد بن صالح المصری و محمد بن مسلم بن خازنہ یعنی البوادعی اور احمد بن صالح اور محمد بن مسلم نے  
ان کی تعظیم کی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد شان میں ہے قال الاجری عن ابی داؤد عن عیسیٰ بن ابی البیضا  
سمعت احمد بن صالح یقول عن عیسیٰ صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتمی لمخضار یعنی اجری  
نے بروایت ابی داؤد کہا ہے کہ عیسیٰ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں نے احمد بن صالح کو سنا۔ وہ  
عیسیٰ کو صدوق کہتے تھے۔ اور ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ ۱۱۲ عوف الاعرابی البصری یقول کان یشیع۔ وقال عمر بن علی المقدسی ما رایت  
ابن المبارک یقول لجعفر بن سلیمان ابی عوف الیوب و یونس نکیف لم تجالسہم و جالس  
عوف ما لہ ما رعی عوف بعد عترتی کان بدعتیہ کان قداریا کان شیعیا و قال محمد بن  
عبد اللہ الانصاری رأیت داؤد بن ابی ہند یضرب عوف الاعرابی و یقول ویلت یا قادی  
یا قادی و قال بندار و هو یقول لہم حدیث عوف و اللہ لقد کان عوف قادیاراً حنیفاً  
شیطاناً ترجمہ کیا گیا ہے کہ شیعہ کو دخل دیتے تھے۔ اور عمر بن علی المقدسی کا قول ہے کہ میں نے ابن  
المبارک کو دیکھا کہ جعفر بن سلیمان سے کہتے تھے کہ تم نے ابن عوف اور الیوب اور یونس کو دیکھا پھر ان لوگوں

۱۵۹ ۱۵۸ ۱۵۷ ۱۵۶ ۱۵۵ ۱۵۴ ۱۵۳ ۱۵۲ ۱۵۱ ۱۵۰ ۱۴۹ ۱۴۸ ۱۴۷ ۱۴۶ ۱۴۵ ۱۴۴ ۱۴۳ ۱۴۲ ۱۴۱ ۱۴۰ ۱۳۹ ۱۳۸ ۱۳۷ ۱۳۶ ۱۳۵ ۱۳۴ ۱۳۳ ۱۳۲ ۱۳۱ ۱۳۰ ۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۲۶ ۱۲۵ ۱۲۴ ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

بل یقال ان قول ابی حاتم فی عنبسة "کان یلقی النساء النحر" لم یثبت بالصحۃ لان عنبسة توفی فی سنة  
باقی برقمہ ۱۵۹

کے ساتھ مجاہدست کیوں نہیں اختیار کی درحالیہ میں نے خوف کی مجلس اختیار کی والدہ ربوت ایک بدعت پر داعی نہ تھا یہاں تک کہ وہ بدعت کی حرکت نہ پہنچ جائے۔ قدر یہ بھی تھا اور شیعہ بھی تھا اور کہا محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہ دیکھا میں نے واؤ بن ابی ہریرہ کو کہ خوف اعجازی کو راستہ فقہ اور کہتے تھے کہ خرابی ہو تو جو اسے قدر یہ اسے قدر یہ اور کہا ہذا نے ورائی حالیکہ وہ خوف کی حدیث پڑھ رہے تھے کہ قسم ہے اللہ کی تھا خوف قدر یہ راہی فیضان۔ ایضاً

**اقول۔** یہ جس قدر جرمیں آپ نے خوف کی بابت لکھی ہیں یعنی عمر و مقدسی اور داؤد بن ابی ہند اور ہذا وغیرہ کی یہ کوئی مقبول نہیں اس لیے کہ یہ حضرات جارجین نقد حدیث کے امام نہیں ہیں بلکہ امام النائدین امام بخاری و امام النائدین امام مسلم و امام النائدین بخاری بن عیین یہ لوگ جوائہ فتن ہیں انہوں نے خوف کی توثیق کی ہے چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم کے مقدمہ میں صاف طور پر خوف کی صداقت و امانت کا اقرار کیا ہے۔ ابن عیین نے صریح لفظوں میں نقد کیا ہے۔ کما سیحی۔ امام بخاری نے ان سے روایت ہی لی ہے اور امام بخاری کا کسی سے روایت لینا یہ خود اس کے نقد ہونے کی دلیل ہے حافظ ابن حجر ہدی الساری فصل تاسع میں لکھتے ہیں اذا وجدنا لغيره في احد منهم طعننا ذلك. لطف مقال التحذير. هذا الامام فلا يقبل انتقاه. یعنی جب ہم ان روایات میں سے کسی کی نسبت ان کے غیر کا طعن پاویں گے تو وہ طعن اس امام کی تبدیل کے مقابلہ میں ہوگا اور ہمیں قبول کیا جاوے گا۔ چلئے صاحب ابی آپ کی کل جرمیں غیر مقبول۔ اس لیے کہ حافظ اسی ہدی الساری میں ہذا اور پر لکھتے ہیں۔ من خرج عذه في الصحيح فهو بمثابة اطباق المجدور على تعديل من ذكره مما يتعلق. یعنی جو راوی صحیحین میں ذکر کئے گئے ہیں ان کے تبدیل پر جمہور کا اتفاق ہے پس آپ کی یہ کل بے رنگ جرمیں آپ کو واپس دی جاتی ہیں۔ اب سئلے کثرت رائے۔ یعنی جماعت محدثین کی رائیں تقریب میں ہے ثقہ من السادسة۔ اور خلاصہ میں ہے۔ وثقه الناس و جماعة یعنی خوف ثقہ میں ان کو نہائی اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے کان يقال له خوف السدق قد وثقه جماعة وقال الناس ثقہ ثبت۔ یعنی یہ اس قدر سچے ہیں کہ ان کو خوف صدوق کہا جاتا ہے ان کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے اور نہائی نے ثقہ ثبت کہا ہے۔ اس جماعت کی طرف خیال کر کے

(بقیہ ۱۵۹) و ابیحاتم ولد ۱۱۹ و طلب العلم عندہ کما فی التہذیب روح ۹ ص ۳۳۳، فلم یدرک زمانہ خلیف

یقبل قوله بلا استدلال سیما مع توثیق الائمة له۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰

پاریمینٹ کی طرح کثرت سے لکھے گئے ہیں۔ اور پوری الساری میں ہے وثقہ احمد ابن معین وقال  
النسائی ثقة ثبت وقال محمد بن عبد الله الانصاری کان من ائمة حجة بیضا یعنی ان کو امام احمد  
وکیبی بن معین و نسائی نے ثقہ کہا ہے اور محمد بن عبد الله انصاری روایت دی ہیں جن کو جرح میں آپ نے  
ذکر کیا ہے، نے کہا ہے عوف سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں  
لکھتے ہیں۔ قال عبد الله بن احمد عن ابيه ثقة صالح الحديث وقال اسحاق بن منصور عن ابن  
معین ثقة وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال النسائی ثقة ثبت وقال الولید بن عقیبة  
عن مسروق بن معاوية کان یسمی الصدوق وقال محمد بن عبد الله الانصاری کان یقال عوف  
الصدوق وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابن سعد عن محمد بن عبد الله الانصاری  
کان ائمة حجة بیضا و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی المختار یعنی عبد الله نے روایت اپنے باپ  
احمد عوف کو ثقہ صالح الحدیث اور اسحاق نے روایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق صالح الحدیث  
اور نسائی نے ثقہ ثبت کہا ہے اور ولید نے بھاریت مروان کہا ہے اس کا نام ہی صدوق ہے اور محمد بن  
عبد الله انصاری روایت نے کہا عوف کو عوف صدوق کہتے تھے اور محمد بن سعد نے عوف کو ثقہ کثیر الحدیث  
کہا ہے۔ اور انہیں ابن سعد نے محمد بن عبد الله انصاری روایت کی روایت سے کہا عوف سب سے زیادہ ثبت  
تھے اور ابن حبان نے عوف کو ثقات میں کہا ہے سب سے پہلے۔

قولہ (۱) عیض بن طہمان ذکرہ ابن حبان فی الضعفاء وقال لا یجوز الاحتجاج بما یرویه ترجمہ ذکر کیا  
ان کا ابن حبان نے ضعیف میں لے لیا کہ ان کی حدیثوں کی دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ایضا  
اقول۔ ابن حبان کا یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ ابن حبان نے عیسیٰ کے بارے میں افرارہ زبانی سے کام لیا ہے  
عیسیٰ ابن حبان کے اس تہمت کے مصداق نہیں ہیں تقریباً میں یہ شرط فیہ ابن حبان اور علامہ میں ہے افرط  
ابن حبان حافظ بن حجر حدیث الساری میں لکھتے ہیں واما ابن حبان فانفس القول ذیہ فی کتاب الضعفاء انتہی  
مطلب سب کا یہ کہ ابن حبان نے افرط سے کام لیا ہے۔ عیسیٰ کی بابت انہوں نے کتاب الضعفاء میں  
بیہودہ باتیں کہیں ہیں جو لائق قبول نہیں ہیں۔ آپ کی جرح ہی سرے سے باطل ہو گئی۔ بلکہ عیسیٰ بن طہمان  
معا ثقات سے ہے تقریباً میں ہے صدوق اور علامہ میں ہے وثقہ احمد ابن معین یعنی یہ  
صدوق ہیں ان کو احمد وکیبی ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے وثقہ ابو داؤد وغیرہ وقال

۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲ ۱۶۱ ج ۲

النسائی وابن معین والیو حاتم لا یاس بہ یعنی ان کو ابو داؤد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور نسائی اور یحییٰ بن معین اعدا ابو حاتم نے لا یاس بہ ثقہ کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے وثقہ احمد وابن معین والنسائی والیو حاتم والیو حاتم بن سفیان والد ارقطنی وغیرہم یعنی عیسیٰ کو امام احمد وابن معین والنسائی والیو حاتم والیو حاتم بن سفیان ودارقطنی وغیرہ نے ثقہ کہا۔ تہذیب التہذیب بعد ثامن میں ہے قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ شیخ ثقہ قال حنبل بن اسحاق عن احمد بن حنبل امیر بہ یاس وثقہ قال ابن معین النسائی وقال المغضل الخدلی عن ابن معین مضمر ما ثقہ وقال ابو حاتم ثقہ لا یاس بہ حدیثہ حدیث اہل الصنف ماجدیش یاس وقال یعقوب بن سفیان ثقہ وقال ابو داؤد لا یاس بہ احادیثہ مستقیمہ وقال سقہ ثقہ قلت وقال الحاکم عن الدارقطنی ثقہ وقال الحاکم حدیثہ وقال ابن معین فی ہدایۃ جعفر الطیالسی عنہ لا یاس بہ انتہی لمضمر یعنی عبد اللہ نے بروایت اپنے باپ احمد عیسیٰ کو شیخ ثقہ اور حنبل بن اسحاق نے بروایت احمد لا یاس بہ اور ابن معین اور نسائی نے لا یاس بہ ثقہ اور مغضل نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ لا یاس بہ اور ان کی حدیث کو صلو تون کی حدیث اور لا یاس بہ بدیثہ اور یعقوب نے ثقہ او داؤد نے لا یاس بہ مستقیم الحدیث اور ثقہ اور حاکم نے بروایت دارقطنی ثقہ اور حاکم نے خود صدوق اور ابن معین نے بروایت جعفر طریالسی لا یاس بہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ ثقہ ہیں آگے چلیے۔ اس حرف الثین ہندو؟ چلو چلی ہوئی۔



## حرف الفاء

قولہ دوم ۱۱) فضیل بن سلیمان قال ابو حاتم لیس بالقوی وقال ابن معین لیس بثقة وقال الجوزی لیس۔ ترجمہ کیا ابو حاتم نے کہ قوی نہیں ہیں اور کہا ابن معین نے کہ ثقہ نہیں ہیں اور کہا الجوزی نے کہ ضعیف ہیں ایسا **اقول**۔ وہ حقیقت اگر یہ فضیل ایسے ہی ہوں حبیب کہ آپ نے ان کی بابت لکھا ہے تو چند اس مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ امام بخاری نے ان سے بالافراد نہیں روایت کیا ہے۔ بلکہ بالمتابعات تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ امام بخاری نے ان سے چھ جگہ روایت کیا ہے وہ جگہ تو بتا لعلت عبدالعزیز بن عازم اور ایک جگہ بتا لعلت ابن عیینہ و وہب اور ایک جگہ بتا لعلت سلیمان بن یسار اور ایک جگہ بتا لعلت عبدالعزیز بن عتار و ایک جگہ بتا لعلت ابن جریر۔ روایت کیا ہے اسی وجہ سے ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں لیس لعلت فی البخاری سوی بحادیث توابع علیہا یعنی بخاری میں ان سے وہی حدیثیں ہیں جو بالمتابعات ہیں پس حبیب متابعین ہوئیں تو افراد نہیں رہیں۔ لہذا آپ کا اقتراض بھی بالاصل مجازاً ہے یہ بتلاتے ہیں کہ امام بخاری نے ان سے متابعین کیوں روایت کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فضیل کی بابت محدثین کے حسب ذیل بھی خیال ہیں چنانچہ تقریباً میں ہے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقة ابن حبان یعنی یہ صدوق ہیں اسی حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے امام ذہبی ان کے معتبر ہونے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں حدیث فی الکتاب المستند دھوم صدوق (میزان) یعنی ان کی حدیثیں صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ پس یہ صدوق ہیں۔ مدنی الساری میں ہے قل الساجی کان صدوقاً وروی عنہ علی بن المدینی وکان من المتشدکین وقال ابو حاتم یکتب حدیثاً یعنی رکر یا ساجی نے فضیل کو صدوق کہا ہے اور ابی المذہبی نے ان سے روایت کیا ہے حالانکہ ابن مدینی بڑے متشدد ہیں سے ہیں یعنی جلدی کسی سے روایت نہیں لیتے جب تک اس کا معتبر ہو نہ ثابت ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ معتبر ہیں اور ابو حاتم ذہبی جن سے آپ نے جرح نقل کی ہے انہوں نے کہا فضیل کی حدیث قابل کناست ہے۔ ملاحظہ ابن جریر و ترمذی و التمشیب جلد ہشتم میں لکھتے ہیں۔

- 0.9.0 1000 1000 1000 1000 1000 1000

مستغداً ذكرنا من قبل ان لفظة "ليس بالقوى" او "ليس" من الفاظ الدارجة الاولى في الجرح وهذا صرح العلامة - ان شئ هذا الذي يكتب حديثه وينظي فيه ؛ اعتباراً من اصلاح علماء او متابعيهم فالتفت على الجرحى مرود على تأمله - مك ص ٢٢ -

سردی عنہ ابن المدینی کان من الملتشدادین وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات  
 وقال الساجی کان صدوقاً انتہی ملخص یعنی فضیل سے ابن مدینی نے روایت کیا ہے حالانکہ وہ بڑے تشدد  
 کرنے والوں سے ہیں اور ابو حاتم نے کہا ان کی حدیث لائق کتابت ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کو  
 ذکر کیا ہے اور ذکر بالساجی نے ان کو صدوق کہا ہے۔ سمجھ گئے؟ اگے چلیے۔

**قولہ (۱۵۸) فلیم بن سلیمان المدنی** قال ابن معین وابو حاتم والنسائی لیس بالقوی وقال ابو حاتم سمعت  
 معویۃ بن صالح سمعت عیسیٰ بن معین یقول فلیم بن سلیمان لیس بثقة ولا بنہ ودودی عباس بن علی  
 لا یحجج بہ وقال عبد اللہ بن احمد سمعت ابن معین یقول ثلثة یتقی حدیثہم محمد بن طلحۃ بن  
 مصرف والیوب بن عتبۃ وفلیم بن سلیمان قلت لہ من سمعت هذا قال من مظفر بن مداک و  
 کنت اخذ عنہ هذا الشان وقال ابو داؤد لا یحججہ فلیم بن محمد کہا ابن معین اور ابو حاتم اور نسائی نے کہ  
 قوی نہیں ہیں اور کہا ابو حاتم نے کہ سنا میں نے معویہ بن صالح کو کہتے تھے کہ سنا میں نے عیسیٰ بن معین کو  
 کہتے تھے کہ فلیم بن سلیمان اعدان کے بیٹے ثقہ نہیں ہیں اور روایت کی عباس نے بھی سے کہ دلیل نہیں  
 پکڑی جاتی ہے ان سے اور کہا عبد اللہ بن احمد نے کہ سنا میں نے ابن معین کو کہتے تھے کہ تین شخصوں کی  
 حدیثوں سے بچنا چاہیے۔ محمد بن طلحہ بن مصرف اور الیوب بن حمید اور فلیم بن سلیمان پس کہا میں نے  
 ان سے کہ تم نے یہ کس سے سنا۔ کہا انہوں نے کہ مظفر بن مداک سے اور میں ان میں اس امر کا برتاؤ پاتا  
 تھا۔ اور کہا ابو داؤد نے کہ فلیم سے دلیل نہیں پکڑی جاتی ہے ایضاً۔

**اقول** آپ نے جو یہ کہینا بہر جرح نقل کی ہے کل بے سود ہیں۔ اس لئے کہ فلیم وہ شخص ہے جس سے امام  
 بخاری و امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔ اور ابھی ۱۵۷ کے جواب میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔  
 کہ جس راوی کا ذکر صحیحین میں ہوا ان کی تعدیل پر مجبور کا اتفاق ہے جس راوی پر غیروں نے طعن کیا اور امام  
 بخاری اس سے تخریج کر کے تو یہ اس کے تعدیل کی دلیل ہے اس صورت میں غیر کے طعن نامقبول  
 ہیں۔ کامر تلحیح کے متعلق جس قدر جرحیں ہیں (جو آپ نے نقل کی ہیں) اس کا ایک جملہ میں جواب حاکم نے  
 کیا خوب دیا ہے جس کو حافظ ابن حجر تہذیب ج ۸ میں لکھتے ہیں قال الحاکم ابو عبد اللہ اتفاق الشیخین علیہ  
 یتقوی املاً انتہی۔ یعنی ابو عبد اللہ حاکم نے کہا ہے فلیم کے قابل محبت ہونے پر شیخین (امام بخاری و مسلم)  
 کا اتفاق کر لینا یہ اس کے امر کو تقویت دیتا ہے۔ یعنی اس کی تعدیل کے لیے کافی ہے۔ یہی ہماری اوپر کی

ملہ ۱۵۸ لفظة لیس بالقوی "اولاً یحجج بہ" اولیس بثقة "لیست من الفاظ المجہجین یکتفون الراوی ساقلاً

(باقی صفحہ ۱۶۵ پر)

تخریج کا مال ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شیخ ابوالحسن مقدسی اس راوی کے بارے میں جس سے بخاری میں تخریج کی جاوے کہا کرتے تھے جس کو حافظ ابن حجر بدی الساری کے فصل تاسع میں نقل کرتے ہیں۔ وقد كان الشيخ ابوالحسن المقدسي يقول في الرجل الذي يخرج عنه في الصحيح هذا اجازة القنطرة۔ یعنی بذلک اندہ کا یلتفت الی ما قبل فیہ انتقی یعنی شیخ ابوالحسن مقدسی اس شخص کے بارے میں جس سے صحیح بخاری میں تخریج کی جاوے اس کی طرف توجہ نہ کی جاوے۔ پس آپ کی ساری نقل کردہ جرح باطل اور تطویل لا طائل ہوئی۔ اب سنیہ علیہ کی صداقت وثقاہت وغیرہ۔ تقریب التہذیب میں ہے صدوق من السابجة یعنی یہ صدوق ہیں۔ خلاصہ میں ہے احد اثمة العلم قال ابن عدی اعتماد الجحدی وهو عندی لا باس بہ انتہی۔ یعنی یہ ائمہ علم سے ہیں ابن عدی نے کہا امام بخاری نے ان پر اعتماد و بھروسہ کیا ہے اور وہ میرے نزدیک لا باس بہ ہیں۔ میزان میں ہے احد العلماء الکبار و احتجابہ فی الصحیحین قال الساجی کان من اهل الصدق قلت قد اعتماد ابو عبد اللہ البخاری فلیعاد قال الدارقطنی لا باس بہ انتقی یعنی علیہ علم رکبار سے ہے امام بخاری وسلم دونوں نے اپنی صحیح میں اس سے حجت پکڑا ہے اور زکریا ساجی نے بل صدق سے کہا ہے و اب ذہبی ان کے معتبر ہونے کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں میں کہتا ہوں امام بخاری نے اس علیہ پر اعتماد کیا ہے اور دارقطنی نے لا باس بہ کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے۔ اختیجہ البخاری و اصحاب السنن و روی له مسلم و قال الساجی هو من اهل الصدق و قال الدارقطنی لا باس بہ و قال ابن عدی له احادیث صالحة مستقیمہ و هو عندی لا باس بہ انتقی۔ یعنی امام بخاری اور اصحاب سنن نے اس علیہ سے حجت پکڑا ہے اور مسلم نے ان سے روایت کیا ہے اور ساجی نے ان کو صدوق اور دارقطنی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن عدی نے کہا ان کی حدیثیں صالح مستقیم ہیں اور وہ میرے نزدیک لا باس بہ ہیں تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال ابن عدی لیعلم احادیث صالحة یروی عن الشیخ من اهل المدينة احادیث مستقیمہ و قد اعتماد البخاری فی صحیحہ و روی عنه اکثر و هو عندی لا باس بہ و قال الدارقطنی لیس بہ باس و قال البرقی هم یکتبون حدیثہ و شتمونہ

رفیقہ ص ۱۷۱ عن درجة الاعتبار راجع التکلیل علی الکوثوی للیمنی ج ۱ ص ۶۹ و ثانیاً انہ جرح مبہم فلا یقبل کما مر و ما غیر منہ فلہذا اختبر بہ الامام البخاری فی الصحیح و لم یبال بقول کذا و کذا و اشیر صفحہ ۱۸ ص ۲۷ ص ۲۸ ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱ ص ۳۲ ص ۳۳ ص ۳۴ ص ۳۵ ص ۳۶ ص ۳۷ ص ۳۸ ص ۳۹ ص ۴۰ ص ۴۱ ص ۴۲ ص ۴۳ ص ۴۴ ص ۴۵ ص ۴۶ ص ۴۷ ص ۴۸ ص ۴۹ ص ۵۰ ص ۵۱ ص ۵۲ ص ۵۳ ص ۵۴ ص ۵۵ ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸ ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱ ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴ ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷ ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰ ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳ ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶ ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹ ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲ ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵ ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸ ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱ ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷ ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۲ ص ۱۰۰۳ ص ۱۰۰۴ ص ۱۰۰۵ ص ۱۰۰۶ ص ۱۰۰۷ ص ۱۰۰۸ ص ۱۰۰۹ ص ۱۰۱۰ ص ۱۰۱۱ ص ۱۰۱۲ ص ۱۰۱۳ ص ۱۰۱۴ ص ۱۰۱۵ ص ۱۰۱۶ ص ۱۰۱۷ ص ۱۰۱۸ ص ۱۰۱۹ ص ۱۰۲۰ ص ۱۰۲۱ ص ۱۰۲۲ ص ۱۰۲۳ ص ۱۰۲۴ ص ۱۰۲۵ ص ۱۰۲۶ ص ۱۰۲۷ ص ۱۰۲۸ ص ۱۰۲۹ ص ۱۰۳۰ ص ۱۰۳۱ ص ۱۰۳۲ ص ۱۰۳۳ ص ۱۰۳۴ ص ۱۰۳۵ ص ۱۰۳۶ ص ۱۰۳۷ ص ۱۰۳۸ ص ۱۰۳۹ ص ۱۰۴۰ ص ۱۰۴۱ ص ۱۰۴۲ ص ۱۰۴۳ ص ۱۰۴۴ ص ۱۰۴۵ ص ۱۰۴۶ ص ۱۰۴۷ ص ۱۰۴۸ ص ۱۰۴۹ ص ۱۰۵۰ ص ۱۰۵۱ ص ۱۰۵۲ ص ۱۰۵۳ ص ۱۰۵۴ ص ۱۰۵۵ ص ۱۰۵۶ ص ۱۰۵۷ ص ۱۰۵۸ ص ۱۰۵۹ ص ۱۰۶۰ ص ۱۰۶۱ ص ۱۰۶۲ ص ۱۰۶۳ ص ۱۰۶۴ ص ۱۰۶۵ ص ۱۰۶۶ ص ۱۰۶۷ ص ۱۰۶۸ ص ۱۰۶۹ ص ۱۰۷۰ ص ۱۰۷۱ ص ۱۰۷۲ ص ۱۰۷۳ ص ۱۰۷۴ ص ۱۰۷۵ ص ۱۰۷۶ ص ۱۰۷۷ ص ۱۰۷۸ ص ۱۰۷۹ ص ۱۰۸۰ ص ۱۰۸۱ ص ۱۰۸۲ ص ۱۰۸۳ ص ۱۰۸۴ ص ۱۰۸۵ ص ۱۰۸۶ ص ۱۰۸۷ ص ۱۰۸۸ ص ۱۰۸۹ ص ۱۰۹۰ ص ۱۰۹۱ ص ۱۰۹۲ ص ۱۰۹۳ ص ۱۰۹۴ ص ۱۰۹۵ ص ۱۰۹۶ ص ۱۰۹۷ ص ۱۰۹۸ ص ۱۰۹۹ ص ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۱ ص ۱۱۰۲ ص ۱۱۰۳ ص ۱۱۰۴ ص ۱۱۰۵ ص ۱۱۰۶ ص ۱۱۰۷ ص ۱۱۰۸ ص ۱۱۰۹ ص ۱۱۱۰ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۲ ص ۱۱۱۳ ص ۱۱۱۴ ص ۱۱۱۵ ص ۱۱۱۶ ص ۱۱۱۷ ص ۱۱۱۸ ص ۱۱۱۹ ص ۱۱۲۰ ص ۱۱۲۱ ص ۱۱۲۲ ص ۱۱۲۳ ص ۱۱۲۴ ص ۱۱۲۵ ص ۱۱۲۶ ص ۱۱۲۷ ص ۱۱۲۸ ص ۱۱۲۹ ص ۱۱۳۰ ص ۱۱۳۱ ص ۱۱۳۲ ص ۱۱۳۳ ص ۱۱۳۴ ص ۱۱۳۵ ص ۱۱۳۶ ص ۱۱۳۷ ص ۱۱۳۸ ص ۱۱۳۹ ص ۱۱۴۰ ص ۱۱۴۱ ص ۱۱۴۲ ص ۱۱۴۳ ص ۱۱۴۴ ص ۱۱۴۵ ص ۱۱۴۶ ص ۱۱۴۷ ص ۱۱۴۸ ص ۱۱۴۹ ص ۱۱۵۰ ص ۱۱۵۱ ص ۱۱۵۲ ص ۱۱۵۳ ص ۱۱۵۴ ص ۱۱۵۵ ص ۱۱۵۶ ص ۱۱۵۷ ص ۱۱۵۸ ص ۱۱۵۹ ص ۱۱۶۰ ص ۱۱۶۱ ص ۱۱۶۲ ص ۱۱۶۳ ص ۱۱۶۴ ص ۱۱۶۵ ص ۱۱۶۶ ص ۱۱۶۷ ص ۱۱۶۸ ص ۱۱۶۹ ص ۱۱۷۰ ص ۱۱۷۱ ص ۱۱۷۲ ص ۱۱۷۳ ص ۱۱۷۴ ص ۱۱۷۵ ص ۱۱۷۶ ص ۱۱۷۷ ص ۱۱۷۸ ص ۱۱۷۹ ص ۱۱۸۰ ص ۱۱۸۱ ص ۱۱۸۲ ص ۱۱۸۳ ص ۱۱۸۴ ص ۱۱۸۵ ص ۱۱۸۶ ص ۱۱۸۷ ص ۱۱۸۸ ص ۱۱۸۹ ص ۱۱۹۰ ص ۱۱۹۱ ص ۱۱۹۲ ص ۱۱۹۳ ص ۱۱۹۴ ص ۱۱۹۵ ص ۱۱۹۶ ص ۱۱۹۷ ص ۱۱۹۸ ص ۱۱۹۹ ص ۱۲۰۰ ص ۱۲۰۱ ص ۱۲۰۲ ص ۱۲۰۳ ص ۱۲۰۴ ص ۱۲۰۵ ص ۱۲۰۶ ص ۱۲۰۷ ص ۱۲۰۸ ص ۱۲۰۹ ص ۱۲۱۰ ص ۱۲۱۱ ص ۱۲۱۲ ص ۱۲۱۳ ص ۱۲۱۴ ص ۱۲۱۵ ص ۱۲۱۶ ص ۱۲۱۷ ص ۱۲۱۸ ص ۱۲۱۹ ص ۱۲۲۰ ص ۱۲۲۱ ص ۱۲۲۲ ص ۱۲۲۳ ص ۱۲۲۴ ص ۱۲۲۵ ص ۱۲۲۶ ص ۱۲۲۷ ص ۱۲۲۸ ص ۱۲۲۹ ص ۱۲۳۰ ص ۱۲۳۱ ص ۱۲۳۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۴ ص ۱۲۳۵ ص ۱۲۳۶ ص ۱۲۳۷ ص ۱۲۳۸ ص ۱۲۳۹ ص ۱۲۴۰ ص ۱۲۴۱ ص ۱۲۴۲ ص ۱۲۴۳ ص ۱۲۴۴ ص ۱۲۴۵ ص ۱۲۴۶ ص ۱۲۴۷ ص ۱۲۴۸ ص ۱۲۴۹ ص ۱۲۵۰ ص ۱۲۵۱ ص ۱۲۵۲ ص ۱۲۵۳ ص ۱۲۵۴ ص ۱۲۵۵ ص ۱۲۵۶ ص ۱۲۵۷ ص ۱۲۵۸ ص ۱۲۵۹ ص ۱۲۶۰ ص ۱۲۶۱ ص ۱۲۶۲ ص ۱۲۶۳ ص ۱۲۶۴ ص ۱۲۶۵ ص ۱۲۶۶ ص ۱۲۶۷ ص ۱۲۶۸ ص ۱۲۶۹ ص ۱۲۷۰ ص ۱۲۷۱ ص ۱۲۷۲ ص ۱۲۷۳ ص ۱۲۷۴ ص ۱۲۷۵ ص ۱۲۷۶ ص ۱۲۷۷ ص ۱۲۷۸ ص ۱۲۷۹ ص ۱۲۸۰ ص ۱۲۸۱ ص ۱۲۸۲ ص ۱۲۸۳ ص ۱۲۸۴ ص ۱۲۸۵ ص ۱۲۸۶ ص ۱۲۸۷ ص ۱۲۸۸ ص ۱۲۸۹ ص ۱۲۹۰ ص ۱۲۹۱ ص ۱۲۹۲ ص ۱۲۹۳ ص ۱۲۹۴ ص ۱۲۹۵ ص ۱۲۹۶ ص ۱۲۹۷ ص ۱۲۹۸ ص ۱۲۹۹ ص ۱۳۰۰ ص ۱۳۰۱ ص ۱۳۰۲ ص ۱۳۰۳ ص ۱۳۰۴ ص ۱۳۰۵ ص ۱۳۰۶ ص ۱۳۰۷ ص ۱۳۰۸ ص ۱۳۰۹ ص ۱۳۱۰ ص ۱۳۱۱ ص ۱۳۱۲ ص ۱۳۱۳ ص ۱۳۱۴ ص ۱۳۱۵ ص ۱۳۱۶ ص ۱۳۱۷ ص ۱۳۱۸ ص ۱۳۱۹ ص ۱۳۲۰ ص ۱۳۲۱ ص ۱۳۲۲ ص ۱۳۲۳ ص ۱۳۲۴ ص ۱۳۲۵ ص ۱۳۲۶ ص ۱۳۲۷ ص ۱۳۲۸ ص ۱۳۲۹ ص ۱۳۳۰ ص ۱۳۳۱ ص ۱۳۳۲ ص ۱۳۳۳ ص ۱۳۳۴ ص ۱۳۳۵ ص ۱۳۳۶ ص ۱۳۳۷ ص ۱۳۳۸ ص ۱۳۳۹ ص ۱۳۴۰ ص ۱۳۴۱ ص ۱۳۴۲ ص ۱۳۴۳ ص ۱۳۴۴ ص ۱۳۴۵ ص ۱۳۴۶ ص ۱۳۴۷ ص ۱۳۴۸ ص ۱۳۴۹ ص ۱۳۵۰ ص ۱۳۵۱ ص ۱۳۵۲ ص ۱۳۵۳ ص ۱۳۵۴ ص ۱۳۵۵ ص ۱۳۵۶ ص ۱۳۵۷ ص ۱۳۵۸ ص ۱۳۵۹ ص ۱۳۶۰ ص ۱۳۶۱ ص ۱۳۶۲ ص ۱۳۶۳ ص ۱۳۶۴ ص ۱۳۶۵ ص ۱۳۶۶ ص ۱۳۶۷ ص ۱۳۶۸ ص ۱۳۶۹ ص ۱۳۷۰ ص ۱۳۷۱ ص ۱۳۷۲ ص ۱۳۷۳ ص ۱۳۷۴ ص ۱۳۷۵ ص ۱۳۷۶ ص ۱۳۷۷ ص ۱۳۷۸ ص ۱۳

وقال الساجی ہرم من اهل الصدق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات اتعلی ملخصاً۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ نیلج کی حدیثیں صالح ہیں وہ مدینہ کے شیوخ سے مستقیم حدیثیں روایت کرتا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس پر افتاد کیا ہے اور بہتوں نے ان سے روایت کیا ہے اور وہ میرے نزدیک لا باس پر ہیں اور وارثی نے ان کو لا باس پر کہا ہے اور برقی نے کہا لوگ ان کی حدیثوں کو لکھتے تھے۔ اور ان کی خواہش کرتے تھے اور ساجی نے ان کو اہل صدق سے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ فاخذہم وکن من الشاکرین آگے چلیے

# حرف القاف

**قولہ** (۱۱۶) قتادہ بن دعامة السدوسی ثقی بالقداس قالہ یحییٰ بن معیین وسمیٰ هذا فاحتج به اصحاب الصحاح ترجمہ کیا کہ یحییٰ بن معیین نے کہ یہ قدر کہے ساتھ وفسد سب لکھے اور باوجود اس کے اصحاب صحاح نسیان سے دلیل پکڑی ہے۔ ایضاً

**اقول**۔ اس کی تردید ابوداؤد نے نہایت معقول طریقہ سے کر دی ہے۔ اور تباد یا ہے کہ یہ قدر نہ تھے۔ حافظ ابن حجر بدی الساری میں لکھتے ہیں: **ابو داؤد فقال لم یثبت عندنا من قتادہ القول بالقداس انتہی**۔ یعنی ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہم سب کے نزدیک قتادہ سے کوئی قول ایسا نہیں ثابت ہوا جس سے ان کا قصہ یہ ہونا معلوم ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ قدر یہ نہ تھے لہذا اس بنا پر جو آپ کا اقتراح ہے وہ بھی غلط اور باطل ہو گیا کیونکہ اللزوم باطل فالملزوم مثلاً۔ اب اصل حقیقت سنئے قتادہ محدثین نزدیک ایسے ثقہ اور حافظ ہیں کہ ان کا ثانی و دہرا نہیں ہے۔ پس جب بدی ثانی قابلِ حجت نہ رہیں تو سارا معاملہ غت رہو ہو جائے۔ کیونکہ ج۔ جو کفران کعبہ پر تیز و کھانا تہستانی + تقریب میں ہے ثقہ ثابت اور میزان میں ہے حافظ ثقہ ثابت۔ یعنی یہ حافظ ہیں ثقہ میں ثابت ہیں۔ علامہ صفی الدین غلامی میں لکھتے ہیں **احمد الامامة الاحمد حافظ قال ابن السیب ما انا لاهل الحفظ من قتادہ وقال ابن السیب** قتادہ احفظ الناس وقال ابن مہدی قتادہ احفظ من خمسين مثل حميد وقد احتج به اصحاب الصحاح انتہی۔ یعنی قتادہ ائمہ اعلام سے ہیں حافظ ہیں ابن السیب نے کہا نہیں آیا ہمارے پاس کوئی عراقی کہ زیادہ حافظ ہو قتادہ سے اور ابن سیرین نے کہا قتادہ سب لوگوں سے زیادہ حافظ ہے اور ابن مہدی نے کہا قتادہ حمید جیسے پچاس شخصوں سے زیادہ حافظ ہے اور صحاح استدلال نسیان سے حجت پکڑا ہے۔ بدی الساری میں ہے **احمد الاثبات المشہورین کان یحضر بہ المثل فی الحفظ** یعنی یہ مشہور اثبات سے ہیں حافظ ہیں ان کی مثال بیان کی جاتی تھی اگر آپ تفصیل سے سننا چاہتے ہیں تو گوش ہوش متوجہ ہو کر سنیں۔ حافظ ابن حجر رخانہ الحفاظ تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں ارقام فرماتے ہیں **قال مجید ما کنت اظن ان الله خلق مثله** وعن

۱ ما ۲ ما ۳ ما ۴ ما ۵ ما ۶ ما ۷ ما ۸ ما ۹ ما ۱۰ ما ۱۱ ما ۱۲ ما ۱۳ ما ۱۴ ما ۱۵ ما ۱۶ ما ۱۷ ما ۱۸ ما ۱۹ ما ۲۰ ما ۲۱ ما ۲۲ ما ۲۳ ما ۲۴ ما ۲۵ ما ۲۶ ما ۲۷ ما ۲۸ ما ۲۹ ما ۳۰ ما ۳۱ ما ۳۲ ما ۳۳ ما ۳۴ ما ۳۵ ما ۳۶ ما ۳۷ ما ۳۸ ما ۳۹ ما ۴۰ ما ۴۱ ما ۴۲ ما ۴۳ ما ۴۴ ما ۴۵ ما ۴۶ ما ۴۷ ما ۴۸ ما ۴۹ ما ۵۰ ما ۵۱ ما ۵۲ ما ۵۳ ما ۵۴ ما ۵۵ ما ۵۶ ما ۵۷ ما ۵۸ ما ۵۹ ما ۶۰ ما ۶۱ ما ۶۲ ما ۶۳ ما ۶۴ ما ۶۵ ما ۶۶ ما ۶۷ ما ۶۸ ما ۶۹ ما ۷۰ ما ۷۱ ما ۷۲ ما ۷۳ ما ۷۴ ما ۷۵ ما ۷۶ ما ۷۷ ما ۷۸ ما ۷۹ ما ۸۰ ما ۸۱ ما ۸۲ ما ۸۳ ما ۸۴ ما ۸۵ ما ۸۶ ما ۸۷ ما ۸۸ ما ۸۹ ما ۹۰ ما ۹۱ ما ۹۲ ما ۹۳ ما ۹۴ ما ۹۵ ما ۹۶ ما ۹۷ ما ۹۸ ما ۹۹ ما ۱۰۰ ما

سعید بن المسیب قال ما اتانی عن ابي الحسن من تنادۃ فقال بکیر بن عبد اللہ المزنی ما لکیت الذی هو حافظ منہ ولا اجدا ہر ان یودی الحدیث کما سمعہ وقال ابن سیرین تنادہ ہو حفظ الناس وقال معمر الوری ان کان تنادۃ اذا سمع الحدیث یحفظہ وقال عبد الوہاب من معمر عن تنادۃ ما قلت لحدیث قط اعد علی وما سمعت اذا نای شیئا قط الا وعاہ قلبی وقال ابو حاتم سمعت احمد بن حنبل و ذکر تنادۃ فاطلب فی ذکرہ فجد فی نشر من علمہ وفقہہ ومعرفتہ بالاختلاف والتفسیر ووصفہ بالحفظ والفقہ وقال قلما تجد من یتقدمہ اما المثل فاعل وقال الاثرم سمعت احمد یقول کان تنادۃ یحفظ من اهل البصرۃ لم یرسم شیئا الا یحفظہ وقرئ علیہ صحیفۃ جابور و واحدۃ یحفظہا وکان سلیمان التیمی والیوب یخاجون الی حفظہ ولما لونه وقال اسحق بن منصور عن یحیی بن یحیی ثقتہ وقال ابو زرعة تنادۃ اعلم اصحاب الحسن وقال ابو حاتم اثبت اصحاب الحسن الزہری ثم تنادۃ وقال ابن سعد کان ثقتہ ما مننا حجة فی الحدیث وقال ابن حبان فی الثقات کان من علماء الناس بالقرآن والعقائد ومن حفاظ اهل زمانہ انتہی ملخصا یعنی سعید تنادہ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں اخیال نہیں کہ خدا نے میرے جیسا کسی کو پیدا کیا ہو گا اور سعید بن مسیب نے کہا میرے پاس کوئی عراقی تنادہ سے زیادہ حافظ نہیں آیا اور بکیر بن زنی نے کہا میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو تنادہ سے زیادہ حافظ ہو اور حدیث کو جیسا کہ سزاویسا ہی بیان کر دے اصحاب سیرین نے کہا تنادہ سب لوگوں سے زیادہ حافظ تھے اور مطرف واق نے کہا تنادہ جب سنتے کسی حدیث کو فوراً اس کو یاد کر لیتے اور عبد المناق بروایت معمر وہ بروایت تنادہ بیان کرتے ہیں کہ تنادہ نے کہا میں نے کسی محدث سے یہ نہیں کہا کہ پھر فرمائیے بلکہ جو کچھ میرے کان نے سنا فوراً میرے دل نے یاد کر لیا اور ابو حاتم نے کہا میں نے امام احمد کو تنادہ کا ذکر کرتے سنا وہ تنادہ کے علم اور فقہ اور معرفت اختلاف و تفسیر اور حافظہ وغیرہ کی بڑی تعریف کرتے اور فرمایا کہ بہت کم ہیں ایسے جو کہ تنادہ سے بڑے ہوں اور ہر کے شاگرد ہوں اور اثرم نے کہا میں نے امام احمد کو سنا فرماتے تھے تنادہ تمام بصریوں سے زیادہ حافظ ہے اور جو سنتا ہے فوراً یاد کر لیتا ہے ان پر حضرت جابر کا بڑا سارا صحیفہ ایک مرتبہ پڑھا گیا تنادہ نے سب کو یاد کر لیا اور سلیمان والیوب تنادہ کے حافظہ کے محتاج تھے اور ان سے پوچھا کرتے تھے اور تنادہ کو اسحاق بن منصور نے بروایت ابن معین ثقتہ کہا ہے اور ابو زرعة نے کہا تنادہ اصحاب حسن میں سب سے زیادہ عالم تھے اور ابو حاتم نے کہا حسن کے





ثقة تھے۔ ہمدانی اسلمی میں ہے احتجاجہ بالجماعة وقد بالغ ابن معين فقال هو وثق من الزهري  
وقال يعقوب بن فضالة فمن اصحابنا من رفع قدرا عظيما وجعل الحديث عنه من اصحابنا  
انتهى يعني قيس کے ساتھ ایک جماعت نے حجت پکڑا ہے اور ابن معين نے کہا یہ زہری سے زیادہ ثقہ  
تھے اور یعقوب نے کہا ہمارے اصحاب ان کی قدر کو بلند سمجھتے ہیں اور ان کی تعظیم کرتے ہیں اور ان  
کی حدیث کو اصح سندوں والی جانتے ہیں۔ اور تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال الاجوي عن  
ابن حازم اجود التابعين اسنادا فليس بن ابی حازم قال ابن معين هو وثق من الزهري وقال مرة  
ثقة وحكي ابن حبان في الثقات انتفى بالخصا۔ یعنی ہمدانی نے بروایت ابی داؤد کہا ہے قیس کی سند  
سب سے تابعین میں زیادہ عمدہ تھی اور ابن معین نے خود ثقہ کہا ہے اور کہا کہ قیس زہری سے زیادہ ثقہ  
تھے۔ اور ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ ۶۔ زمانہ قیس کا گذر انوار تواب نورین  
ہماری ہے

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ صفحہ ۱۶۹ الاصابۃ ج ۵ ص ۳۷۷، ۳۷۸ وایضاً انکزالمخاض ص ۳۷۷  
ولا ریب فی کونہ ثقہ ورجحہ الجارح مودود علیہ۔  
حاشیہ صفحہ ۱۷۰ ص ۳۷۷ ج ۵ ص ۳۷۷، ۳۷۸

# حرف الکاف

**قولہ** (۱۱۸) کثیر بن شظیہ قال ابن معین لیس بشی وقال الفلاس کان یحیی کالمحدث عنہ ودی عباس لیس بشی وقال النسائی لیس بالقوی ترجمہ کہا ابن معین نے کہ کچھ نہیں ہیں اور کہا فلاس نے کہ کچھ ان سے روایت نہیں کرتے تھے اور روایت کی عباس نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ قوی نہیں ہیں ایضاً **اقول** شظیہ غلط ہے صحیح شظیر ہے۔ یہ کثیر اگر ایسے ہی ہوں جیسا کہ آپ نے نقل کیا ہے تو ہمارا کوئی حجت نہیں برہملا کہ ان کی توثیق ثابت ہے کمایسیجی۔ وجر جرح نہ ہونے کی یہ ہے کہ امام بخاری نے ان سے بالانفراد روایت نہیں کیا ہے۔ بلکہ جو کچھ بھی روایت کیا ہے وہ بالمتابعت چنانچہ بخاری میں ان سے دو جگہ روایت ہے ایک تو بتابعت لیث ہے دوسری بتابعت ابن جریر۔ اور متابعت کے متعلق علامہ عینی کا قول نمبر ۲۲ میں گند چک ہے فانما فح الذیواد کا اشکال علیہ لیکن امام بخاری کی احتیاط اور ملاحظہ فرمائیے کہ متابعت میں بھی ایسے راوی کو لائے ہیں جس کی بابت محدثین کے اقوال تبدیل کے بھی ثابت ہیں چنانچہ تقریباً میں ہے صدق من السامیة اور میزان میں ہے قال احمد صالح الحدیث روی عثمان بن سعید عن یحیی ثقتہ قال ابن عدی احادیثہ ارجلہا نکوت مستقیمہ۔ یعنی امام احمد نے کثیر کو صالح الحدیث اور عثمان نے روایت کی تھی ثقہ اور ابن عدی نے مستقیم الحدیث کہا ہے۔ پدی السامی میں ہے وثقتہ ابن سعد وقال الساجی صدق احتجاجہ بالجماعۃ سوی النسائی یعنی کثیر کو محمد بن سعد نے ثقہ اور ساجی نے صدوق کہا ہے اور ان سے نسائی کے سوا تمام لوگوں نے محبت کیڑا ہے تدریجہ التدریج جلد ہشتم میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد سألت ابی عنہ فقال صالح الحدیث مرۃ صالح الحدیث وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وكان ابن مہدی یحدث عنہ وقال ابن عدی ارجلہا نکوت احادیثہ مستقیمہ قلت وقد قال ابن سعد وكان ثقة النشاء اللہ وقال ابن عدی لیس فی حدیثہ شی من المنکوح قال الاثرم سئل البیہد اللہ عن کثیر بن شظیہ قال یکتب حدیثہ وقال الساجی صدوق وقال البیہد لیس بہ باس انتہی فلفظاً ترجیہ۔ عبد اللہ نے کہا میں نے اپنے والد امام احمد سے کثیر کی بابت سوال کیا انہوں نے صالح الحدیث کہا



کہا ان کی حدیث لائق لکھنے کے ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۲۰) کہ جس بن المہال - اتھم بن القدر دہلہ حدیث منکروہ داخلہ من اجلہ البخاری فی کتاب المنعنا و ترجمہ ان پر قدیر ہوئے کی تہمت ہے اور ان کے پاس نامقبول حدیث ہے اور اسی وجہ سے بخاری نے ان کو کتاب المنعنا میں داخل کیا ہے۔ ایضاً

اقول۔ امام بخاری نے ان کو صحیح میں متاثر ذکر کیا ہے نہ کہ اس لئے کہ آپ کا اعتراض جویہ درست ہو تا کہ امام بخاری ان کے ساتھ انفراد کرتے دا ذلیس غلیس چنانچہ غلطی ہے۔ ردی المذہب حدیث مقروفا اور تہذیب جہ میں ہے ردی لاہ البخاری حدیثا واحدا مقروفا بغیرہ اور ہدی الشریعہ میں ہے اخراج لاہ البخاری حدیثا واحدا مقروفا بغیرہ بن سواع یعنی امام بخاری نے کہیں سے مقرر روایت کیا ہے یعنی بمثل ابوت محمد بن سواع پس متابعت کا حکم بھی اس سے تین نمبر اوپر گذرا ہے لہذا ما بقی من الاعتراض شئی لیکن وجہ روایت کرنے امام بخاری کی کہ جس سے یہ ہے کہ ان کے بابت یہ بھی ثابت ہے جیسا کہ تقریب میں ہے صدوق من التامیۃ اور خلاصہ میں ہے قال ابن حبان فی ثقاتہ اور میزان میں ہے قال ابو حاتم محلہ الصدوق غلط ہے کہ کہ جس صدوق ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ ہدی الشریعہ میں ہے قال ابو حاتم محلہ الصدوق یکنب حدیثہ اور تہذیب التہذیب جلد ہشتم میں ہے قال ابن ابی حاتم سألت ابی عقیق فقال محلہ الصدوق یکنب حدیثہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات اتفقوا یعنی ابو حاتم نے کہ جس کو صدوق کہا ہے۔ ان کی حدیث قابل لکھنے کے ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔ اس کے احوال اللہ نداد؟ اور ہوا آخر میں لام الف بڑھا یا ہے؟ اچھا۔

## حرف الميم

١٠ ص ١٥٨ ج ١ | ٢ ص ١٥٨ ج ١ | ٣ ص ١٥٨ ج ١ | ٤ ص ١٥٨ ج ١ | ٥ ص ١٥٨ ج ١ | ٦ ص ١٥٨ ج ١ | ٧ ص ١٥٨ ج ١ | ٨ ص ١٥٨ ج ١ | ٩ ص ١٥٨ ج ١ | ١٠ ص ١٥٨ ج ١



النبی صلعم وانا محتل من خطب الناس فذاكر الحديث افتقلى - یعنی صحیح مسلم میں ان کی حدیث جو حضرت علی کے ابو جہل کی بیٹی سے پیغام نکاح دینے کے واقعہ میں ہے اس حدیث میں ہے مسود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلعم کو خطبہ پڑھتے سنا حالانکہ میں اس وقت محتل اور بالغ تھا۔ دو کھدو مسلم جلد ثانی ص ۲۸ اور یہ واقعہ خطبہ کا آخر سہ ماہ یا اول سہ ماہ ہجری کا ہے غرض بعد فتح مکہ کے ہے جیسا کہ نسخ الباری میں ہے وکان من هذا الواقعة بعد فتح مكة (ص ۲۸ ج ۴) اور مدت بلوغ محمد بن کے نزدیک ۱۵ برس ہے جیسا کہ صحیحین کی ابن عمر والی حدیث سے سمجھا جاتا ہے قال عمر وقت علی رسول الله صلعم عام احد وانا اربع عشرة سنة فودني شعبي فنت عليه عام الحناتى وانا ابن خمس عشرة سنة فبلغنا یعنی ابن عمر کہتے ہیں میں احد کی لڑائی کے لیے آنحضرت صلعم پر ۱۴ برس کی عمر میں پیش کیا گیا آپ نے مجھے لوٹا دیا پھر خندق کی لڑائی کے لیے ۱۵ برس کی عمر میں پیش کیا گیا تو مجھے احادیث ملی معلوم ہوا کہ عمر بلوغ ۱۵ برس ہے چنانچہ شرح سنہ میں ہے قالوا اذا استكمل الغلام خمس عشرة سنة كان بالغاً وید قال اشافعی واحمد وغیرہما (مرقاۃ ج ۴) یعنی لڑکا ۱۵ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اور مسور بن مخزوم سہ ماہ ہجری والے واقعہ خطبہ کے وقت اپنا بالغ ہونا بیان کرتے ہیں اس وقت اگر ان کی عمر ۱۵ برس کی مانی جاوے تو بھی سن ہجری ۱۵ سال کا برس پہلے پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر مدت بلوغ ۱۸ برس موافق قول ابو حنیفہ رحم کے لیا جاوے جیسا کہ قدوری اور بہاری میں ہے وبلوغ الغلام حتی یتیم له ثمانية عشر سنة عند ابی حنیفة رحم یعنی لڑکا ۱۸ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے تو مسور کی عمر اس وقت میں ۱۸ برس ماننا ہوگا جس سے ۱۰ برس پہلے سن ہجری کسان کا پیدا ہونا ثابت ہوگا۔ غرض بہر حال ان کا سن ہجری کے پہلے پیدا ہونا اظہر من الشمس وابین من الامس ہے ۱۔ اسی واسطے حافظ ابن حجر اصابع فی تمییز الصواب ص ۳۲ میں لکھتے ہیں ووقع فی بعض طرقہ عند مسلم سمعت النبی صلعم وانا محتل و هذا امیدال علی انه ولد قبل الهجرة (ص ۳۲ ج ۴) یعنی صحیح مسلم کے بعض طرف میں وارد ہے مسود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا حالانکہ میں بالغ تھا یہ صاف بتلاتا ہے کہ وہ مسود قبل ہجرت کے پیدا ہوئے تھے اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ مسور بن مخزوم سہ ماہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسے کہ علامہ ابن طاہر و صاحب اسد الغابہ وغیرہ۔ حافظ ابن حجر رحمان کا ان لفظوں میں رو کر نے کیا قال ابن طاہر ولد المسور بن مخزوم بعد الهجرة لیسنتین رالی قول (وہو من دود الخلفائین) اصابع جلد ۳ ص ۳۲) یعنی ابن طاہر نے جو کہا ہے کہ مسور بن مخزوم سہ ماہ میں پیدا ہوئے تھے یہ بات

بالکل مردود و غلط ہے۔ اور اس کا خلاف ثابت ہے۔ اور وہ خلاف وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا کہ ان کی ولادت قبل سن ہجری کے ہے و ہوا المطلوب۔ اور یہ مسود بن مخزوم چونکہ مکہ میں پیدا ہوئے تھے اس لیے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ان کو رسول اللہ سے لقائ نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ ہمارے معترض صاحب نے مردان کے بارے میں گمان کیا ہے کہ اسے کما سبجی لہو۔ بلکہ معلوم والی روایت مذکورہ سے صاف تہمت چلتا ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت تھی۔ تقریب التہذیب میں ہے لہ و لا یبہ صبیحة۔ اور تہذیب التہذیب ج ۱۰ میں ہے رومی عن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسدات المیطا السیوطی میں ہے لہ و لا یبہ صبیحة۔ خلاصہ یہ کہ مسود اور مخزوم دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت حاصل ہے۔ فالجید للہ کہ میرا مطلب یہ طور ثابت ہے۔ اور آپ کا غلط بدیہی البطلان پس آگے کا آپ کا قول کیسے ہے تحقیق ہے جس کو یوں آپ کھینچتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہر گاہ کہ وقت انتقال رسول اللہ کے ان کی عمر آٹھ برس کی تھی تو کیونکر اس امر پر وثوق کامل ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ کے حالات و اقوال ان کو ٹھیک ٹھیک خیالی تھے کس واسطے کہ یہ عمر بالکل طفولیت کا زمانہ ہے اور اس عمر میں کسی کے حالات و اقوال وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک خیالی رکھنا مشکل ہے۔ اور اگرچہ بخاری میں ہے اباجان کے ساتھ ایک اور راوی بھی کئے گئے ہیں۔ یعنی مردان بن حکم۔ لیکن اس کی عمر بھی وقت انتقال رسول اللہ کے آٹھ برس کی تھی جیسا کہ نیچے لکھا جاتا ہے۔ پس ان کا ساتھ ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہے میری گزارش اس پر یہ ہے کہ اوپر بات تقصیر ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت علی کے خطبہ والے واقعہ میں جو شدہ ہجری میں ہوا تھا۔ یہ مسود بالغ ہو چکے تھے۔ خود مسود اس بات کے متفرق ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ۱۸ ہجری میں ہوا ہے تو اس وقت مسود کی عمر بقاعدہ بلوغ عند المحدثین ۱۸ برس کی ہوگی اور ہمارے امام صاحب کے قاعدہ مقررہ کے مطابق ان کی عمر وقت انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۱ برس کی ہوگی تو کونسا ایسا عقلمند ہوگا جس کو اس امر پر وثوق کامل نہ ہوگا کہ اتنا بڑا جوان شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو ٹھیک طور پر یاد نہیں رکھ سکتا۔ چہ جائیکہ محدثین کے نزدیک چار پانچ برس کی عمر کے بچے کی روایت مقبول ہے چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب منعقد کیا ہے باب متى یصح سماع الصغیر یعنی چھوٹے بچے کا سماع کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اور معروض استدلال میں محمود بن الریح کی حدیث لائے ہیں قال عقلت من ابی صلی اللہ علیہ وسلم حجة جہانی و دجی انا ابن خمسین من دلو یعنی محمود کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی جواب نے میرے منہ میں میرے پانچ برس کی عمر میں کی تھی یاد ہے۔ معلوم ہوا کہ ۵ برس کے لڑکے کی روایت صحیح ہے بلکہ بعض روایت میں ہے

کہ محمود بن الربیع اس وقت چارہی برس کے تھے چنانچہ حافظ فتح الباری میں لکھتے ہیں فی بعض الروایات انہ کان ابن اربع یعنی وہ چارہی برس کے تھے پس بفرض تسلیم اگر اس بات کے ہم قائل ہو جائیں کہ مسودہ ادم روان کی عمر وقت انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۴ ہی برس کی تھی تو بھی ہمارے مضر نہیں۔ کیونکہ جب چار یا پانچ برس کا بچہ صحیح واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد رکھنا ہے تو ۴ برس والا تو بدرجہ اولیٰ یاد رکھے گا یہ ہیں وجوہات امام بخاری کے ان سے روایت لینے کی سببیں اب سمجھ لیا نہیں۔ ورنہ اس کی بحث میرے رسالہ الریح العقیقہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آگے چلیے۔ ہاں ذرا ملاحظہ کیا بھی جائے۔ دیکھ لیجئے گار۔

قولہ (۱۲۲) مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ۔ اولیٰ توان کی عمر وقت انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ برس کی تھی ادا اس عمر میں کسی کے حالات اور اقوال کا خیال رکھنا مشکل ہے۔ اور اس پر انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا نہیں تھا کس واسطے کہ چھ تک رسول اللہ نے حکم کو نکال دیا تھا اس وجہ سے یہ بہت ہی بچپن میں اپنے باپ کے ساتھ طائف چلے گئے تھے اور برابر وہیں رہے جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے توان دونوں کو مدینہ بلوا لیا جیسا کہ کتاب اسد الغابہ اور کتاب شرح اسامی الرجال الصمیمین مذکور میں لکھا ہے و لد سنة اثنتی من الهجرة ولعمره اثني عشر سنة خرج الى الطائف طفلاً لا يعقل لما نفى النبي ﷺ الى الحکم وكان مع امیه بالطائف حتى استخلف عثمان فدخلها فالتقى النبي ﷺ وهو ابن ثمانی سنین۔ ترجمہ یہ دو بچری ہیں پیدا ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ کو نہیں دیکھا تھا کس واسطے کہ یہ بہت ہی بچپن میں طائف چلے گئے تھے بوجہ اس کے کہ رسول اللہ کے ان باپ حکم کو نکال دیا تھا اور یہ اپنے باپ کے ساتھ طائف میں رہے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان بن عفان خلیفہ ہوئے توان دونوں کو بلوا لیا۔

**اقول**۔ اس ساری تحریر کا خلاصہ منہن نقطوں میں ہے (۱) ایک یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا (۲) دوسرے ان کی پیدائش ۳۵ ہجری کی ہے (۳) تیسرے بوقت انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ برس کے تھے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل اقوال و افعال کا ان کو یاد رکھنا مشکل ہے۔ (۴) اسی ترتیب سے جواب سنیہ (۱) مروان معانی ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اس کی روایت ثابت ہے حافظ ابن حجر مدنی الساری میں لکھتے ہیں لہ وہ دیکھ لینی اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا۔ اس سے اور بھی تفصیل سے سنیں تاریخ نجاشی میں ہے وفی دول الاسلام وكان مروان قد لحق النبي ﷺ و الله عليه وسلم وهو صبي رضيع مع امیه یعنی مروان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے جس وقت وہ صبی عفا۔ اب آپ کو بتادیں کہ صبی کس کو کہتے ہیں۔ کلام عرب میں بولتے ہیں طفل

الصبی بالقاء شمرج ماتہ یعنی لڑکا جب تک بالغ نہ ہو ویسی رہتا ہے جس سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بلوغت کے ہوئی تھی جیسا کہ آگے ان کی پیدائش و عمر کی تحقیق میں متفق ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ (۲) مروان کی پیدائش سلسلہ میں ہرگز نہیں ہوئی بلکہ جس نے ان کی پیدائش سلسلہ میں لکھا ہے اس نے بے حیضہ مجہول لکھا ہے حافظ ابن حجر نے اصابعۃ ۳۵۲ میں بھی یوں ہی لکھا ہے بقالی بعد الحجۃ لبسین یعنی کہا جاتا ہے کہ مروان سلسلہ ہجری میں پیدا ہوا ہے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ کے خلاف ہے اس لیے تو حافظ نے بے حیضہ تریف (یعنی نفل مجہول) کے ساتھ اس کو لکھا ہے جس کا ضعیف ہونا مسلم ہے چنانچہ حافظ ابن حجر خود اس کا آگے ذکر کرتے ہیں لکھتے ہیں: قال ابن طاهر: دل، مراد بعد الحجۃ لبسین (الی قولہ) وهو دود الخلفاء ثابت انقیاد اصابعۃ ۳۵۲ مثلاً یعنی ابن طاهر نے جو یہ کہا ہے کہ مروان کی پیدائش سلسلہ ہجری میں ہوئی تھی یہ بالکل غلط ہے اور اس کا خلاف ثابت ہے۔ لیجئے صاحب اسن لیا؟ آئیے اب ہم آپ کو بتا دیں کہ اس کے خلاف میں کیا ثابت ہے۔ تاریخ نخیس میں ہے: مات بدمشق سنة خمس ومنتین وھو ابن ثلاث وسمیعین سنة کذا فی المختصر (خمس جلد ۳ صفحہ ۳) یعنی مروان نے دمشق میں سلسلہ ہجری میں وفات پائی ہے اور ان کی عمر ۴۲ برس کی تھی۔ اب تہر سے ۱۵ کو تفریق کیجئے تو سن ہجری سے ۸ برس پہلے ان کا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے کیجئے عدم تحقیق پر کس کا قول بنی تھا اب اس سے بھی بڑھ کر سنیے اور اپنے دل سے غفلت کا پردہ اٹھائیے حیوۃ الحیوان میں ہے: توفي مروان فی سنة خمس ومنتین مکان ہما ثلاثا وثمانین انقیاد جلد اول صفحہ ۵۴) یعنی مروان سلسلہ ہجری میں مر رہا ہے اور اس کی عمر ۴۸ سال کی تھی جس سے ثابت ہوا کہ مروان سلسلہ ہجری سے ۸ برس پہلے پیدا ہوا تھا۔ آئیے ہم آپ کو اس بھی زیادہ مختصر قول سنا دیں۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ وجر اچھی صحیح میں مروان کی روایت لائے ہیں جس پر آپ کو اعتراض ہے اپنی تاریخ صغیر میں لکھتے ہیں: مات مروان سنة ثلاث ومنتین وھو ابن احدی وثمانین و تاریخ صغیر بخاری ص ۱۱۱) یعنی مروان نے سلسلہ ہجری میں رحلت کی ہے اور ان کی عمر ۴۸ برس کی تھی جس سے یہی ثابت ہوا کہ مروان سلسلہ ہجری سے ۸ برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ اور جب مروان کی پیدائش کے متعلق خود امام بخاری کی یہ تحقیق ہے کہ ان کی پیدائش سلسلہ ہجری سے ۸ سال قبل ہے تو پھر وہ ان کی حدیث لائے سے کیوں رکیں گے خصوصاً اس وقت کہ امام بخاری کی اس تحقیق پر صاحب حیوۃ الحیوان کا بھی صواب ہے نیز اس سے ثابت ہوا کہ مروان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت (جو سلسلہ ہجری میں ہوا تھا) ۲۹ برس کے تھے۔ ۸۰ کو ۱۸ سے جمع کر کے دیکھ لیں۔ پھر کونسا ایسا ذمی عقل ہے جو اتنی عمر کے جوان شخص کی نسبت یہ شک کرے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا یاد رکھنا مشکل ہے الا من سفہ

نفسہ۔ بالفرض والتقدير اگر ہم یہ مان لیں کہ مروان سترہ ہجری میں پیدا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت وہ آٹھ ہی برس کا تھا تو بھی ہمارے مفسر نہیں اس لیے کہ اوپر ہم بالتعقیل لکھ آئے ہیں کہ محدثین خصوصاً امام بخاری کے نزدیک پانچ چار برس کے لڑکے کی روایت اور سماع مقبول ہے کما مر فی الصحاح۔ ہاں اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ مروان کی ثقافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ اور کسی دلیل سے ثابت کر دے رحمان لکھ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے تو ہم یہ جواب دیں گے کہ مروان کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالارسال ہے یعنی یہ روایت من قبیل مراسیل الصحابہ ہو گی چنانچہ بعض طرق میں ان کا ارسال ثابت ہے صحاح ابی جبر اصحاب میں مروان اور سوروول کے ہمارے میں لکھتے ہیں

وفي بعض طرقه عندهما روايا ذلك عن بعض الصحابة وفي اكثرها ارسال الحدیث فتعنی مرسلہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں ہے کہ مروان اور سوروول نے اس حدیث کو بواسطہ بعض صحابہ روایت کیا ہے اور اکثر میں ان دونوں نے ارسال کی ہے اور مراسیل صحابہ حجت ہے بالاتفاق بین المحدثین والمالکین والاحناف والشوافع والحنابلة جیسا کہ تدریب الراوی اور فتح المذنب وغیرہ کتب اصول حدیث میں صرح ہے۔ لہذا بہر صورت ہمارے ہی مفید ہے۔ باقی بحث اس امر کی میرے رسالہ الریح العقیق ص ۴۸ اور مارجم ص ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے باقی آپ نے ان کے متعلق جو دوسری بحث اوقام فرمائی ہے ہم اس کی طرف اب متوجہ ہوتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں ”دویم یہ کہ کتب التاریخ و احادیث اور اقوال محدثین سے بھی جو حالات ان کے ظاہر ہوتے ہیں اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ یہ اس قابل نہ تھے کہ ان سے حدیثوں کی روایت کی جاتی جیسا کہ ماہرین فن تاریخ اور حدیث پر ظاہر ہے۔ ہم بحوث طوالت ان کے پورے حالات یہاں نہیں لکھ سکتے۔ صرف ان کا ایک واقعہ جو اسی بخاری کی ایک حدیث میں مذکور ہے اور ایک قولی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا یہاں نقل کرتے ہیں کہ جس سے ناظرین کو کیف قدر اندازہ ان کی وقعت کا ہو سکے حدیث بخاری کی یہ ہے مضاف علی الحجاز استملہ مخریفة فخطب وجعل یذکر یزید بن معاویة لکی یمایع له لعبد ابیہ فقال له عبد الرحمن بن ابی بکر شیعاً فقال خذنا فندخل بیت عائشة فنفیضها۔ ترجمہ مروان حجاز میں امیر معاویہ کی طرف سے عامل تھے پس خطبہ پڑھا انہوں نے اور یزید بن معاویہ کا یہ ذکر شروع کیا کہ لوگ بعد امیر معاویہ کے یزید کے لائق بریعت کریں۔ پس عبدالرحمن بن ابی بکر نے ان کو کچھ کہا پس کہا مروان نے کہ پھر مروان کو۔ پس عبدالرحمن حضرت عائشہ کے مکان میں گھس گئے اور اس وجہ سے لوگ ان کو پکڑ نہ سکے۔ اور قولی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا جو رسالہ مسمیٰ یہ (جواب سوالات عشرہ شاہ بخاری) میں مذکور ہے یہ ہے مروان علیہ اللعنة ناید



گفتن و بدل از وزیران بدون خصوصاً در سلوک کے کہ با حضرت امام حسینؑ و اہل بیتؑ می نمود و عداوت مستقرہ انان بزرگواران مدخل طاشت از لوازم سنت و محبت اہل بیت است کہ از جملہ فرائض ایمان است" اسپر میری گزارش یہ ہے کہ آپ کی انہی بڑی لمبی ساری تقریر کا حاصل یہ ہے کہ مروان قابلِ اخذ روایت نہیں ہے اس پر آپ کی دونوں دلیلین خیریت سے آپ کے موافق نہیں۔ صحیح بخاری و ابی حنیفہ اور سیاحی انتظام سلطنت کے متعلق ہے یا بول کیجئے کہ اس میں پولٹیکل معاملات کا بیان ہے جس کو اس امر سے کچھ بھی تعلق نہیں کہ مروان اس قابل تھا کہ اس سے روایت لیا جاسے یا نہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ زین کحل ہے۔ اس لیے کہ مادل سفید ہے" باقی رہا جناب شاہ صاحب کا قول یہ ان کی فانی مانگے اور اپنا حیا ل ہے حکم ہے کہ غلط ہو یا کسی احد اعتبار سے صحیح ہو۔ در نہ مروان میں اس بات کی صلاحیت ہے کہ اس سے روایت لیا جاسے کیونکہ وہ بڑا فقیہ اور علم والا تھا۔ تاریخ خمیس میں ہے کہ ان کا مکان فقیہا ہا لمانا اعدیا یعنی مروان فقیہ اہل عالم اور ارب تھا۔ اب ہمارے قول کہ مروان قابلِ اخذ ہے یہ کاشوت اس سے بھی صاف غلط ہے کہ گوش گزار فرما دیجئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ مروان بن زبیر کا نہ صرف لایہ صرف الحدیث و قد روی عنہ سہلی بن سعد الساعی الصحابی اعتماداً علی حدیثہ و قد ائتمنا مالک علی حدیثہ و ساریۃ والباقر بن موسیٰ مسلم بن الحنفی۔ ترجمہ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ مروان حدیث میں شیر تہم ہیں اور مروان سے سہل بن سعد ساعی رحمہ اللہ نے ان کے صدق پر اعتماد و بھروسہ کر کے ان سے روایت کیا ہے۔ اور امام مالک نے ان کی حدیث اور اسے پر اعتماد کیا ہے اور سوا مسلم کے سب محدثوں نے ان پر اعتماد کر کے ان سے روایت لیا ہے۔ کیسے سمجھ گئے یا کچھ کسر ہے معلوم ہوا کہ مروان ضرور اس قابل ہیں کہ ان سے روایت لی جائے و ہما لطلوب۔ آگے چلیجئے۔

قولہ (۱۲۳) مجاہد بن جبر المقری۔ قال النبی د کو مجاہد فی کتاب الصنفاء لاد بن حبان التبتی توجہ کیا باقی ہے کہ ابن حبان تبستی کی کتاب الصنفاء میں مجاہد کا ذکر کیا گیا ہے اور میزان الاعتدال اقوال۔ مجاہد امام المفسرین پر آپ کی براہ نظر ہے۔ مجاہد کے قابلِ محبت ہونے میں محدثین کا اجماع ہے کما سیجی۔ افسوس کہ آپ نے یہاں پر کھلا سترہ کیا ہے۔ اور میزان کی پوری عبارت مضمون کر گئے۔ اسے جناب علامہ ذہبی نے توس قول کو نقل کر کے خود جواب دیا ہے۔ چنانچہ جواب کی عبارت کہ آپ نے چھپائی۔ اور صرف اعتراض کو نقل کر دیا الی اللہ المشتکی۔ ہم میزان کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں جس سے آپ کے اعتراض کا جواب اور آپ کے سترہ کا حال ظاہر ہو گا۔ علامہ ذہبی میزان میں یوں رقم طراز ہیں۔



قال الباقی ذکر مجاہد فی کتاب الصنعا ولا بن حبان اللبثی ولعیدہا کما حدیثت ألف فی الصنعا  
ومجاہد ثقة بلا مدافعة انتفی۔ یعنی باقی نے یہ کہا ہے کہ مجاہد کا ذکر جو ابی حبان کے کتاب الصنعا  
میں ہے یہ درست نہیں کیونکہ جن لوگوں نے صنعا کے بیان میں کتابیں تالیف کی ہیں ان میں کہیں  
مجاہد کا پتہ نہیں دیکھتا۔ مجاہد بے اختلاف ثقہ ہے۔ اس کیسے۔ ع۔ نحو غلط بود انچہ پابند اختتام۔ اس ان  
کی توثیق اور بھی گوش گزار فرمائیے تقریب التہذیب میں ہے ثقہ امام فی التفسیر و فی العلم۔ یعنی  
مجاہد ثقہ ہیں علم تفسیر کے امام ہیں۔ علامہ صفی الدین علاؤ الدین لکھتے ہیں وثقہ ابن معین والوزرعة  
قال ابن حبان مات وهو مسلج انتفی۔ یعنی ان کو کبھی بن معین اور الوزرعة نے ثقہ کہا ہے اور ابی  
حبان نے کہا کہ یہ ایسے پرہیزگار تھے کہ سجدہ کی حالت میں ان کی روح پرواز کر گئی (انا للہ) اور میراث  
الاعتقال میں ہے واجتہدت الامامة علی امامة مجاہد الاحتجاج بہ انتفی یعنی تمام امت نے مجاہد  
کے امام بن اور قابل احتجاج ہونے پر اجماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد عاشر میں  
لکھتے ہیں۔ قال ابن معین والوزرعة ثقة قال ابن سعد کان ثقة فقیہا لما کثیر الحدیث  
وقال العجلی کی تابعی ثقة وقال الذہبی فی آخر ترجمتہ اجتہدت الامامة علی امامة مجاہد  
الاحتجاج بہ انتفی الخ۔ یعنی مجاہد کو ابن معین والوزرعة نے ثقہ کہا ہے اور محمد بن سعد نے کہا مجاہد  
ثقہ فقیہ عالم بہت حدیث دے گئے۔ اور علی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ذہبی نے کہا کہ مجاہد کے امام و  
قابل حجت ہونے پر اجماع ہے۔ فافہم آگے چلیے۔

قولہ (۱۲۴) محارب بن نفار۔ قال ابن سعد کان یجتہد بہ کان من یروی علیا و عثمان و کما یشہد علیہما  
بایمان و لا کفر۔ ترجمہ کیا ابن سعد نے کہ لوگ ان سے حجت نہیں پکارتے ہیں۔ اور یہ ان لوگوں میں تھے کہ جو  
علی اور عثمان کو مرجعہ مانتے تھے اور نہ ان دونوں کے ایمان پر گواہی دیتے تھے اور نہ ان کو کافر کہتے تھے۔  
اقول محارب بن نفار کا در حقیقت یہ عقیدہ نہ تھا بلکہ اصل وجہ اس قول ابن سعد کی میں آپ کو بتاؤں۔  
(فخافہ ہر جیسے گا) محارب بن نفار کو نہ کہ قاضی مقرر ہوئے اور مدینہ والے عراق والوں کے جن میں  
سے کو فوج بھی ہے سخت دشمن اور ان کو بہت برا سمجھتے تھے اور چونکہ عراق والوں میں اکثر لوگوں کا  
یہ عقیدہ تھا کہ حضرت علیؑ و حضرت عثمانؓ کو مرجعہ ہیں نہ مومن نہ کافر اس لیے مدینہ والے کل عراق والوں  
کو یہ لحاظ لا کر حکم الکل ایسا ہی سمجھتے تھے۔ بلکہ جو شخص غیر مکہ کا عراق میں جا لبتا اس پر بھی یہی

فتوے لگ جاتا پس یہ وجہ ہے حقیقت میں محارب بن وثار کی طرف اس عقیدہ بد کے انتساب کی اس کو خوب یاد رکھیں۔ حافظ ابن حجر مدی الساری میں اس ساری باتوں کا مختصر نوٹ لکھتے ہیں۔ لیکن ابن سعد یقیناً لواقداوی والواقداوی علی طریقۃ اهل المدينة فی الاخرات علی اهل العراق فاعلم ذلك تو مشد ان شاء الله تعالیٰ۔ انتھی۔ یعنی محمد بن سعد نے محارب کی طرف اس عقیدہ کے انتساب میں) واقداوی کی تقلید کی ہے اور واقداوی مدینہ والوں کے طریق پر ہیں۔ جو عراقیوں سے بہت بیزار رہتے ہیں اس سے آگاہ رہنا تم کو فائدہ ہوگا۔ اللہ سبکے جناب سمجھ گئے مختصر وجہ جرح کی یوں سنئے الکوفی لایونی۔ آئیے ہم اب آپ کو ان کی ثقاہت کھلے لفظوں میں سنا دیں۔ تقریباً یہ ہے ثقۃ امام زاہد۔ اور خلاصہ میں ہے قال البزرعة ثقة مامون یعنی محارب ثقہ امام زاہد میں البزرعہ نے ان کو ثقہ مامون کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے۔ من ثقات التابعین واخيارهم ولی قضاہ الکوفۃ وثقة غیر واحد انتھی۔ یعنی یہ ثقات تابعین میں سے ہیں اور جدیدہ لوگوں میں سے ہیں کوفہ کے قاضی ہوئے تھے۔ ان کو بہت لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ مدی الساری میں ہے احمد الدائمۃ الاثبات تابعی جلیل وثقه احمد وابن معین والبوہاتم والنسائی والبیہقی واخر من قلت اختیجہ الائمة کلہم وقال البزرعة مامون انتھی۔ یعنی یہ ائمہ ثقات سے جلیل القدر تابعی ہیں ان کو احمد و بیہقی والبوہاتم و نسائی و عجل اور بہتوں نے ثقہ کہا ہے میں کہتا ہوں ان سے کل ائمہ نے محبت پکڑا ہے اور البزرعہ نے مامون کہا ہے تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال احمد وابن معین والبزرعة والبوہاتم ولیقوب بن سفیان والنسائی ثقة زاہد البوہاتم صدوق زاہد البزرعة مامون وذکرہ ابن حبان فی الثقات مقال البیہقی کوفی تابعی ثقة وقال یعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقة انتھی ملخصاً یعنی محارب بن وثار کو احمد و بیہقی والبزرعہ والبوہاتم ولیقوب و نسائی نے ثقہ کہا ہے۔ بلکہ البوہاتم نے ثقہ کے ساتھ صدوق اور البزرعہ نے ثقہ کے ساتھ مامون بھی کہا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور عجل اور یعقوب بن سفیان اور دارقطنی نے بھی ثقہ کہا ہے آگے قولہ (۱۲۵) محبوب الحسن القرشی۔ قال ابوہاتم لیس بالقوی وقال النسائی عنیہم زجرہ کہا ابوہاتم نے کہہ توئی نہیں ہیں اور کہا نسائی نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً

اقول محبوب الحسن لکھنا صریح غلط ہے۔ صحیح محبوب بن الحسن ہے اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ محبوب ان کا نام نہیں ہے بلکہ ان کا نام محمد بن حسن ہے اور محبوب ان کا لقب ہے اور امام بخاری نے ان سے ایک حدیث اپنی صحیح میں مقترن ذکر کیا ہے۔ اور وہ روایت جو مقرون بالغیر ہوا اس کو کوئی اعتراض نہیں جس کی تحقیق بارگاز دہی۔ ہاں امام بخاری اگر ان کے ساتھ تفرّد کرتے تو اعتراض قابل جواب ہوتا یہی وجہ ہے کہ تمام ناقدین نے متفق الرائے ہو کر لکھ دیا کہ ان سے بخاری میں روایت مقرون ہے علامہ صفی الدین نے خلاصہ میں لکھا ہے ورویہ خذ فی حدیثنا مقروفاً اور ذہبی نے خود میزان میں لکھ دیا خروج لہ البخاری مقروفاً ونا باخر۔ حافظ نے بھی الساری میں فرمایا لہ فی البخاری حدیث واحد مقروفاً ونا بغیرہ اور تہذیب جلد ۹ میں فرمایا ورویہ لہ البخاری مقروفاً ونا بغیرہ انتحی۔ اصل سب کا یہ ہے کہ امام بخاری نے ان سے تفرّد نہیں کیا ہے جس پر اعتراض وارد ہو بلکہ ان سے مقترن روایت کیا ہے اور مقترن بھی ان سے اس وجہ سے روایت لیا کہ ایک جم غفیر نے ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب میں ہے صدوق اور ضائع میں ہے وثقہ ابن معین و ابن حبان اور میزان میں ہے وثق و ضائع ابن حبان اور ہی الساری میں ہے قال ابن معین لیس بہ باس۔ خلاصہ یہ کہ محبوب صدوق ہی ان کو بخاری بن معین نے قوی اور ثقہ اور لا باس بہ اور ابن حبان نے ثق کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد ۱۰ میں ہے قال عبد اللہ بن احمد عن یحییٰ بن معین لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتحی یعنی محبوب کو عبد اللہ بن احمد نے بروایت ابن معین لا باس بہ رثقہ کہا ہے۔ و ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فقہر۔ آگے چلیے۔

قوله (۱۲۶) محمد بن حیدر سلیمی الحنفی۔ قال ابو حاتم لا یجوز له وقال القسوی لیس بالقوی  
رجحہ کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑائی جاتی ہے ان سے اور کہا قسوی نے کہ قوی نہیں ہیں۔ ایضاً۔  
اقول سلیمی بالجیم غلط ہے اصل میں سلیمی بالجار ہے۔ ان کے متعلق جو جرح و آہدے نقل کیے ہیں وہ غیر  
مقبول ہے اس لیے کہ جرح کے اسباب کوئی مبین اور مفسر نہیں ہیں بلکہ اس میں بالکل ابہام ہے اور  
ایسی جرح مقبول نہیں کہ اس فی التہدید علاوہ بریں امام بخاری نے ان کی متابعت بھی کی ہے جبکہ  
حافظ کے قول و ذکرولہ متاخر بہدی الساری سے مفہوم ہوتا ہے فاندفع ما قبل ملینا اب کوئی اعتراض  
نہیں رہا۔ بلکہ واقع میں محمد بن حیدر بڑے ثقہ شخص ہیں تقریباً بیس سے صدوق من التا سعة اور خلاصہ

0.1% 0.2% 0.3% 0.4% 0.5% 0.6% 0.7% 0.8% 0.9% 1.0%

۲۵۰ ۹۰ ۵۴۰ ۸۰ ۵۳۰ ۷۰ ۹۷۰ ۶۰

اقول۔ عبد اللہ الزیادی غلط ہے صحیح عیبد اللہ الزیادی ہے یہ لو آپ کی نقل میں غلطیوں کا حامل ہے اور جرح بھی ناشر اللہ ایسی ہے کہ نخبہ پڑھنے والے لڑکے منہ پر رومال ڈال کر منہ سے ہیں۔ ایک ابن مندہ کی جمع نقل کرتے وقت آپ نے یہ نہیں سوچا کہ دیکھنے والے شاؤ کہیں گے تو پھر باقی ہی کیا رہے گا۔ اچھا لیجئے میں ان کہ جواب دیتا ہوں کہ یہ جرح بھی بوجہ مبہم غیر مبین ہوئے کی نامقبول۔ چلیے بات طے شد۔ اور بر تقدیر تسلیم منصف چنداں۔ حرج نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے ان سے مقرر روایت کیا ہے خلاصہ میں ہے وعنه حماد بن عیسیٰ مقرر ونا اور میزان میں ہے وعنه البخاری حدیثاً واحداً کا لمقر ونا لغیرہ اور تہذیب ج ۹ ہے روی عنه البخاری کا لمقر ونا انتہی۔ خلاصہ سب کا یہ کہ امام بخاری نے ابن زیاد سے مقرر روایت کیا ہے۔ یعنی بہت اہت کی بنیاد پر امام فیصل الاعترافی۔ اور وہ روایت یہ ہے کہ اکثر کا مذہب ان کے ثقہ ہونے کا بھی ہے تقریباً میں ہے صدوقی اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان میں ہے قال ابن حبان فی الثقات

۴۲۹۰۰۰ ۲۸۰ ۹۲۱۲۵۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰  
 ۴۲۹۰۰۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰

اور بدی الساری میں ہے ساری ابن خزیمہ فی المصیح ذکوة ابن حبان فی ثقافته اور تندیب التندیب جلد تاسع میں ہے ذکوة ابن حبان فی الثقافات انتقی ما حصل وخص به کہ ابن زیاد صدوق بنی ان کو ابن حبان نے ثقافہ میں ثقہ کہا ہے اور ابن خزیمہ نے اپنی مصیح میں ان سے روایت لیا ہے پس یہی دلیل امام بخاری کی بھی ان سے روایت لینے کی ہے۔ زیاد کیا چاہئے ان سے آگے چلیے

قوله (وہ) محمد بن سابق قال ابو حاتم لا یخبر بہ لعمریہ عن ابن معین اذہ منعه ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل بکڑی جاتی ہے ان سے اور روایت کی گئی ابن معین سے یہ کہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ابن معین نے ایضاً

**اقول** آپ نے تو میزان سے یہ عبارت نقل کر دی لیکن خود علامہ ذہبی کا جو فیصلہ آگے مرقوم ہے اس کو چھپا گئے۔ امام ذہبی آگے دو دنوں قول کا رد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ وثقة عندی۔ جس کو مطلب یہ ہوا کہ میرے نزدیک وہ قابل جمع نہیں معلوم ہوئے۔ بلکہ وہ ثقہ ہیں۔ جس سے آپ کی ہر وجہ کا جواب ہو گیا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بتا لست بنید اللہ روایت کیا ہے اور متابع کے متعلق تحقیق بار بار گذر چکی کہ لا حوجہ اذہ۔ علاوہ بریں ان کو ابھی بہت سے لوگوں نے ثقہ کہا ہے تقریب میں ہے صدوق من کبار العلماء اور فلاحہ میں ہے وثقة العیسیٰ یعقوب بن شیبہ۔ یعنی یہ صدوق ہے ان کو عیسیٰ اور ابن شیبہ نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے قال یعقوب السدوسی صدوق وقای النسائی یسبہ باس وقال یعقوب بن شیبہ هو ثقة انتقی۔ یعنی یعقوب نے ان کو صدوق اور نسائی نے باس کہا ہے اور ابن شیبہ نے ثقہ کہا ہے۔ ہی الساری میں ہے وثقة العیسیٰ وقایہ احمد بن حنبل وقال یعقوب بن شیبہ کان ثقة وقال النسائی لا باس بہ انتقی۔ یعنی ان کو عیسیٰ نے ثقہ اور احمد بن حنبل نے قوی اور یعقوب بن شیبہ نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تندیب التندیب جلد نہم میں ہے قال العیسیٰ کونی ثقة وقال یعقوب بن شیبہ کان شیخاً صدوقاً وقال ابن عقیل سمعت محمد بن صالح قال کان حیا لا باس بہ فقال النسائی یسبہ باس وقال ابو حاتم یکنب حدیثہ انتقی ملتقطاً یعنی محمد بن سابق کو عیسیٰ نے ثقہ اور یعقوب بن شیبہ نے شیخ صدوق اور ابن عقیل نے روایت محمد بن صالح پر گزیدہ لا باس بہ

۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

اور نہائی نے لاہاس بہ کہا ہے اور ابو حاتم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قابل کتا بہ ہے۔ آگے چلیے  
 قولہ ۱۲۹ محمد بن سواد لاسدوسی۔ قال ازدی غال فی الفکر۔ ترجمہ کیا ازدی نے کہ یہ سخت تدبیر ہے اللہ  
 اقول یہاں پر انہیں ازدی میاں کی حرج پیش کی ہے جو غیریت سے خود ضعیف ہیں چنانچہ ان کے  
 منقطن بالتفصیل سے میں بیان ہوا من شامہ فلیو لجم الیہا۔ بالفعل میں آپ کی توجہ اسی طرف  
 مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ ملاحظہ فرمادیں کہ جب ازدی خود ضعیف ہے تو کسی کے حق میں اس کی حرج  
 کب حیز قبول میں آسکتی ہے۔ لہذا میں آپ کی اس حرج کو آپ کو واپس دیتا ہوں۔ علاوہ بریں امام بخاری  
 نے جو روایت محمد بن سواد سے لی ہے وہ مقرون بریزید بن زریع ہے۔ اور مقرون روایت کا حکم بارہا  
 اوپر گذرا علاوہ بریں امام بخاری کے ان سے روایت لینے کی وجہ یہ ہے کہ بعض کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔  
 ملاحظہ ہو تقریب میں ہے صدوق من التا سعة اور علامہ میں ہے وثقہ ابن حبان اور میرزا میں ہے  
 احد الثقات المحدثین اور ہدی السی میں ہے فداک یزید بن زریع وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ کایہ کہ  
 محمد بن سواد صدوق ہی ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ذہبی نے مشہور ثقات سے کہا ہے۔ اور  
 یزید بن زریع وغیرہ نے ان کو قوی کہا ہے۔ حافظ تندیب التندیب مبد تاسخ میں لکھتے ہیں۔ ذکوۃ  
 ابن حبان فی الثقات وقال ابن شاہین فی الثقات وكان یزید بن زریع یقول علیہ کذب و  
 صدوق انتہی الملتح یعنی ابن سواد کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا  
 ہے اور یزید بن زریع لکھتے ہیں کہ لازم یکڑ محمد بن سواد کو وہ بہت سچے ہیں آگے چلیے۔

قولہ ۱۳۰ محمد بن الصلت لاسدی قال لو فہم فیہ لکن ترجمہ لافہم فیہ لکن۔ ترجمہ کیا ہے کہ ان میں منفع پہلے لفظ  
 اقول یہ حرج کچھ درجہ مقبول نہیں۔ اصل یہ کہ یہ حرج جمہول مطلق ہے کچھ تہہ نہیں کہ وہ جارجین بعض کون  
 لوگ ہیں ان پر عقاب صحیح فیصلہ کر سکے۔ اور ایسی حرج مقبول نہیں ملاحظہ ہو تہمید دوم محمد بن صلت میں جو  
 حرج لین کی گئی ہے وہ ایسی حرج ہے جس کو محدثین ہی جانتے ہیں۔ بوجہ اس کے یہ حرج غیر مفسر ہوئی جو  
 بھی غیر مقبول ہے کما مر فی التہمید سوم اس کو سرے سے حرج ہی نہیں کہہ سکتے کما لا یخفی علی ماہر  
 الاصول۔ پس آپ گوش ہوش نہ ہو کہ ان کی توثیق میں۔ تقریب میں ہے۔ ثقہ من کہا لا لاثمۃ  
 اور علامہ میں ہے۔ البوزرعة والیحاتم وثقہ۔ یعنی محمد بن صلت ثقہ ہیں۔ البند عبد ابو حاتم نے ان کو  
 ثقہ کہا ہے اور میرزا ناظم الدین میں ہے وثقہ ابو حاتم وقال محمد بن عبد اللہ بن غیرہ وثقہ۔ یعنی

۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲



ان کو ابو حاتم و ابن نمیر نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابو ذرعة و ابو حاتم و ابن نمیر یعنی ابو ذرعة و ابو حاتم و ابن نمیر نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ اور تہذیب التہذیب جلد نہم میں ہے قال محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثقہ فقال ابو ذرعة و ابو حاتم ثقہ و ذکوہ ابن حبان فی الثقات انتھی یعنی محمد بن صمد کو ابن نمیر و ابو ذرعة و ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۳) محمد بن طلحة ابن مصنف قال النبی لیس بالقوی قال عبد اللہ ابن احمد سمعت یحییٰ بن معین یقولی ثلثة یتقی احدا شہر محمد بن طلحة بن مصنف دا یوب بن عتبہ و فلیح بن سلیمان فقلت لیحییٰ یمن سمعت هذا قال من ابی کامل مظفر بن مدارک ترجمہ کہانی نے کہ ذری نہیں ہیں کہ عبد اللہ بن احمد نے کہ سائیں نے یحییٰ بن معین کو کہہ تھے کہ تین شخصوں کی حدیث سے کچھ چاہیے محمد بن طلحہ بن مصنف اور دا یوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان پس کہا میں نے یحییٰ کو کہ یہ تم نے کس سے سنا کہا انہوں نے کہ ابو کامل مظفر بن مدارک سے۔ الفیاض

اقول میں نے آپ کی اس ساری جرح کا جواب ۱۵۱ میں بذیل ترجمہ فلیح بن سلیمان دیا ہے مستشرق کہ آپ اس بات کو کچھ طرح یاد رکھیں کہ جس مادی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یا امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہو بس یہی اس کے امر کو مقوی کر دیتا ہے اور اس کی توثیق کے لیے اسی قدر کافی ہے چنانچہ اس اصول پر آپ کی ساری ۱۵۱ جرحوں کا جواب ایک طرف میں ہو جاتا ہے۔ اگرچہ میں نے تہذیب ترمذی و سابقین بالتفصیل یہ لکھا ہے کہ محدثین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس شخص سے جامع صحیح بخاری میں روایت لی گئی ہے وہ پہلے کے پار ہو گیا۔ لیکن یہاں پر آپ کی جرح کے جواب میں بھی ایک قول ہم ابو عبد اللہ حاکم کا پیش کرنے میں عافظ ابن حجر تہذیب التہذیب جلد ہفتم میں اقام فرماتے ہیں قال الحاکم ابو عبد اللہ اتفاق الشیخین عبید بن ریحی اسود انتھی۔ یعنی شیخی کا اس مادی مذکورہ بالا پر اس سے خارج پر اتفاق کر لینا اس کے امر کو قوی کر دیتا ہے لیکن اسی سے آپ کی جرح و جواب نے محمد بن طلحہ پر کی ہے اس کا جواب ہو گیا علاوہ بریں امام بخاری نے محمد بن طلحہ سے بتا بہت عبد اللہ بن علی و شعبہ روایت کیا ہے نہ احراراً۔ اب آئیے آپ کو صریح نقطوں پر محمد بن طلحہ کا ثقہ ہونا سناؤں تقریباً یہ ہے کوئی یہ صدوق یعنی یہ غلام اللہ میں ہے قال احمد لا یاس بہ وقال ابن حبان ثقہ یعنی امام احمد نے ان کو لا یاس نہ ثقہ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ میں نے آقا خدا

ملک ملکہ ۱۲۷ ج ۹ ص ۵۵۵ ج ۱۰ ص ۵۵۵ ج ۱۱ ص ۵۵۵

ملک ملکہ ج ۳

**قوله** (۱۳) محمد بن عبد اللہ بن مسلم الزهری۔ قال ابی جعفر داود الخاقانی لیس بابا القوی وفي رواية الدارمی عن ابن محين ضعيف ترجمه کہا میں محین اسے ابو حاتم سے کہہ کر قری نہیں ہیں اور وہ کسی شخص بن محین سے آیت کی کڑی غلط فہم ہے۔ ایضاً

**قول**۔ اصل میں تصنیف کے سبب سے آپ کا اثر آپس میں مختلف نہیں ہے۔  
 وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان حدیثیں ایسی بیان کی ہیں جن کا کوئی قدر تھا اس لیے ان پر حکم تصنیف انہیں ہر سر  
 حدیث کے بہت سے خاص انہیں توں حدیثوں میں لگا ہے نہ یہ کہ محمد بن عبد اللہ ہری منہیہ ہیں۔ حافظ ہی  
 السامی کی ہیں کہتے ہیں قال الذہلی: انه وجد له ثلاثة احاديث في اسنن لها قلت الذہلی قد بين ما انكر  
 عليه خالطاه ان تصنيفه من فتنه بسبب تلك الحديث الخ. خلافاً لغيره الخ. یعنی ذہبی نے کہا  
 کہ ان کی تین حدیثیں ہے اصل ہائی گئی تھیں جس کو ذہبی نے بیان کر دیا ہے تو انہیں ان کی تصنیف انہیں  
 حدیثوں کی وجہ سے وہ خاص انہیں حدیث پر سمجھ دینا یہ نقد ہیں۔ اس لیے حافظ تدریب مملکت نہیں کہتے ہیں  
 کہ ابو داؤد کے کسی نے ان کی بابت سوال کیا تو فرمایا لا اسمع احد يقول فيه بشيء. یعنی میں نے کسی کا ان  
 پر کلام نہیں سنا بلکہ ان کی حدیثوں کی بابت ابن عدی کہتے تھے۔ لا ارجو ان يشتموا ولا يأتوا لمحمد بن ابي  
 حنيفة (۹۷) یعنی مجھے ان کی حدیثوں میں کسی قسم کا مصداق نہیں معلوم ہوتا اور نہ میں نے ان کی کوئی حدیث مگر  
 پائی چلیے ان کی روایت کا مقبل ہونا ثابت ہو گیا۔ باوجود اس کے امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں جو تین  
 حکمہ روایت کیا ہے وہ بالمتا نسبت۔ ایک جگہ بتا نسبت احمد و دوسری جگہ بتا نسبت شیعہ تیسری جگہ بتا نسبت  
 سفیان بن عیینہ وغیرہ۔ پس آگے کوئی اعتراض نہیں رہا۔ مجھے آپ کی خاطر میں ان کی توثیق سازوں۔ تقریب  
 التدریب میں ہے۔ محمد بن احمد بن السامی نے اس حدیث میں ہے وثقه ابو داؤد. یعنی یہ محدث ہیں ابو داؤد

۱۵۰۵ م. ص ۲۴۹، ۱۵۱۳ م. ص ۲۶۷، ۱۵۲۰ م. ص ۲۸۵، ۱۵۲۷ م. ص ۳۰۳

نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ بہری الساری میں ہے جو صدوق صالح الحدیث وثقہ ابو داؤد وقال ابن  
 عدی عن اربہ بائنا قال ابو داؤد ثقہ سمعت احمد یثقی علیہ واخبرنی عباس بن یحییٰ بالثنا علیہ فقال  
 ابو حاتم یکنب حدیثہ اتفق یعنی محمد بن عبد اللہ بن مسلم زہری سچے صالح الحدیث ہیں ابو داؤد نے ان کو ثقہ  
 کہا سچا داؤد ابن عدی نے کہا ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں ہے ابو داؤد نے ثقہ کہا ہے امام احمد ان کی  
 تعریف کرتے تھے۔ عباس نے یہ روایت کی ان پر ثناء نقل کی ہے ابو حاتم رو ہی ابو حاتم نے کہا ان کی حدیث  
 قابل کتابت ہے۔ اب اس سے تغلبیل سے نیچے حافظ تندی التذیب جلد ثم میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم  
 عن احمد لا بأس بہ وقال صالح الحدیث۔ وقال ابن ابی خثیمۃ عن ابن حبان مرقہ صالح وقال ابو  
 حاتم ینکب حدیثہ۔ وقال الاجری مثل ابو داؤد عن ابن ابی الزہری فقال لہا سمعہا احد یقول فید  
 بشی فقال مرقہ اخری سالت ابان داؤد عنہ فقال ثقہ سمعت احمد یثقی علیہ واخبرنی عباس عن  
 یحییٰ بن یوسف علیہ السلام قال ابن عدی لہما رجلا ثقہ یا سا داؤد کما اذا روی عنہ ثقہ۔ کان کثیر  
 الحدیث صالحا قال النساہی صدوق اتفقوا علیہ ابی یوسف علیہ السلام سمعہ روایت احمد لا بأس بہ رثقہ  
 اور صالح الحدیث کہا ہے اور ابن ابی خثیمہ نے ہذا روایت ابن معین رو یہ وہی ابن معین ہیں جن سے پہلے  
 جرح نقل کی ہے) صالح الحدیث کہا ہے اور ابو حاتم رو یہ وہی جامع ہیں ان کی حدیث قابل  
 کتابت ہے اور احمدی نے کہا کہ ابو داؤد سے کسی نے ان کی بابت سوال کیا تو کہا میں نے ان پر کسی کو  
 کچھ کہتے نہیں سنا۔ اور احمدی کہتے ہیں نے خود ابو داؤد سے ان کی بابت پوچھا تو کہا کہ ثقہ ہے اور  
 میں نے احمد سے ان پر تعریف کے کلمات سنا وہ عباس بن معین سے روایت کیا کہ وہ ان  
 کی تعریف کرتے۔ ابن عدی نے کہا میں ان کی حدیثوں میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا اور جب ان سے کوئی  
 فقرہ روایت کرتا ہے تو اس کو میں بھی ذکر کرتا ہوں۔ احمدی بہت حدیث اسے ثقہ اور نیک ثقہ ذکر یا  
 ساہی نے ان کو سچا کہا ہے۔ اُسے چلیجے۔

قولہ (۱۳) محمد بن عبد الرحمن الطفاری۔ قال ابو حاتم منکر الحدیث وکذا اجابہ عن ابی زعلۃ نوح  
 کہا ابو حاتم نے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے اور ابو زرہ سے بھی ایسے ہی مذہب ہے ایضا  
 اقول۔ لوگوں کا انکار کس کا ترجمہ آپ نے کیا ہے؟ اسے کتاب ابو حاتم نے ان کی بعض حدیث کا حرف انکار  
 کیا ہے جیسا کہ الف لام الحدیث پر اس کا مفسر ہے۔ وہ نہ ابو حاتم نے تو خود طفاوی کو صدوق کہتے ہیں پھر  
 حافظ ہی الساری میں لکھتے ہیں۔ وقال ابو حاتم صدوق ورتبہ التذیب جلد ۱ میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم

لیس بہ باس زاد صدوق صالح یعنی ابو حاتم نے محمد طفاوی کو لا باس بہ اور صدوق اور صالح الحدیث کہا ہے معلوم ہوا کہ ابو حاتم نے ان کی کسی خاص حدیث کو منکر کیا ہے ورنہ دراصل یہ معتبر نفس ہیں اسی لیے ابن عدی کہا کرتے تھے اعداء المتقدمین فیہ کلاما تہذیب ۹۶ یعنی میں نے متقدمین کی انہیں کوئی جرح نہیں دیکھی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بتا بعتہ ابو خالد احمد واسامہ بن جعفر وغیرہ روایت کیا ہے فائدہ نفع ماکا دیلہ اب ذوالن کی صداقت بھی سن لیں اور توثیق بھی تقریب میں ہے صدوق اور عطاء تھک میں ہے وثقہ ابن المدینی یعنی طفاوی صدوق ہے علی بن مدینی نے ان کو ثقہ کہا ہے میزان میں ہے شیخ مشہور ثقہ رضی عنہ احمد بن حنبل والناس قال ابن معین ملکہ باس وثقا وثقہ ابن المدینی انتقی یعنی طفاوی مشہور ثقہ شیخ ہیں امام احمد و کئی لوگوں نے اس سے روایت لیا ہے اور ابن معین نے ان کو لا باس بہ ثقہ (اور ابن مدینی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن المدینی وقال ابن معین لا باس بہ وقال ابن عدی لا باس انتقی یعنی علی بن مدینی نے طفاوی کو ثقہ اور کچھ بن معین و ابن عدی نے لا باس بہ ثقہ (کہا ہے۔ حافظ تہذیب التہذیب) حلیہ تاسع میں لکھتے ہیں قال الدودی عن ابن معین لیس بہ باس وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وقال ابن حبان عن ابن معین لم یرکب بہ باس وقال علی بن المدینی کان ثقہ و قال ابو داؤد لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات فی العلل لابن ابی حاتم قال الطحاوی صدوق وقال ابن عدی یکتب حدیثہ ولا باس بہ انتقی ملخص یعنی دوری نے بروایت ابن معین لا باس بہ ثقہ (اور اسحاق نے بروایت کئی بن معین) صالح الحدیث (اور ابن حبان نے بروایت ابن معین لا باس بہ کہا ہے اور علی بن مدینی نے ثقہ اور ابو داؤد نے لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے اور ابن ابی حاتم کی کتاب العلل میں ہے کہ طفاوی سچا ہے اور ابن عدی نے کہا اس کی حدیث لکھی جاوے گی وہ لا باس بہ ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۳۴) محمد بن عبد العزیز الحمیری الموطی قال ابو ذرعة لیس بالثقی وقال ابو حاتم لم یرکب عنہما بالحدیث ترجمہ کیا ابو ذرہ نے کہہ کر قوی نہیں ہیں۔ اور کہا ابو حاتم نے کہ یہ لوگوں کے نزدیک ستودہ صفات نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ اس میں ابو ذرہ کی جرح ایسی ہی مبہم بلا دلیل غیر قابل قبول ہے۔ جیسا کہ اس کے پہلے نمبر میں قبی ۱۰ ابو حاتم کی عبارت سے نفس محمد بن عبد العزیز میں کوئی جرح نہیں ثابت ہوئی۔ صرف لوگوں کی ان پر

۱۰ ص ۹۶ ۱۱ ص ۹۶ ۱۲ ص ۹۶ ۱۳ ص ۹۶ ۱۴ ص ۹۶ ۱۵ ص ۹۶ ۱۶ ص ۹۶ ۱۷ ص ۹۶ ۱۸ ص ۹۶ ۱۹ ص ۹۶ ۲۰ ص ۹۶

بدلتی منقول ہے وہ بھی بغیر وجہ و دلیل پس ہر وہ جرح جس میں قبول میں آنے کے لائق نہیں جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں تمہید ضروری ہے، میں بالتفصیل بیان کیا گیا کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ طعن غیر مفسر تعدیل پر مقدم نہیں ہوتا ملاحظہ ہو نجد کی شرح الشرح مشکاۃ پس جب رملی پر جرح نہیں ثابت ہوئی تو ثقاہت ان کی ثابت ہے اسی لیے تقریب میں ہے صدوق کا مت لہ معنی فقہ یعنی پیچھے ہیں ان کو حدیث میں دخل تھا اور خلاصہ اور میزان الاعتدال میں ہے قال الضوی حافظ یعنی یہ حدیث کے حافظ تھے۔ یدی الساری میں ہے وثقہ العجلی وقال یعقوب بن سفیان کان حافظا وقال ابن حبان فی الثقات انتفی۔ اور تہذیب التہذیب جلد نہم میں ہے قال یعقوب بن سفیان کان حافظا و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة انتفی ملخصا۔ دونوں کا مطلب یہ ہوا کہ عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور یعقوب نے ان کو حافظ الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے آگے پیچھے قولہ (۱۳۵) محمد بن عبید المظاہفی قال احمد بن حنبل یخطی ویصیب۔ ترجمہ کیا احمد بن حنبل نے کہ یہ خطا بھی کرتے ہیں اور صواب کو بھی پہنچتے ہیں۔ ایضا

اقول۔ یہ تو کوئی جرح نہیں اس لیے کہ کل بنی آدم کی بابت مشہور ہے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان انسان ہی سے تو خطا ہوتی ہے۔ بلکہ کتب اصول وعقائد میں یہ مسئلہ مانا ہوا ہے کہ المجتہد یخطی ویصیب یعنی مجتہد سے خطا و صواب دونوں ہوتا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ جرح ہے تو کل ائمہ مجتہدین اس جرح سے خالی نہیں ہو سکتے بلکہ سب مجروح ہوں گے ولا یقول بہ الا من سلفہ نفسہ اسے جناب محمد بن عبید بڑا ثقہ شخص ہے۔ تقریب التہذیب میں ہے ثقہ یحفظ یعنی ثقہ اور حافظ ہے خلاصہ میں ہے احمد ابن معین وثقہ وقال العجلی کان لیفظا راجحہ الآت انتفی۔ یعنی امام احمد دیکھیں بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اور عجلی نے کہا یہ پارہنراہ حدیث یاد رکھتے تھے۔ دیکھئے یہاں امام احمد سے ان کا ثقہ ہونا منقول ہے اور آپ نے امام احمد سے جہان کی بابت نقل کیا تھا وہ خاص ایک حدیث کی بابت تھا۔ حافظہ ہی الساری میں لکھتے ہیں ولعل ما اشار الیہ احمد کان فی حدیث واحد انتفی۔ یعنی امام احمد کا ان پر اشارہ ایک حدیث خاص کی بابت تھا۔ انوس آپ نے میزان الاعتدال سے صرف اسی قدر اپنے مطلب کی عبارت نقل کر کے آگے کی عبارت چھوڑ دیا جس سے ان کی توثیق ثابت تھی سنیہ میزان میں ہے صدوق مشہور قال احمد بن حنبل وهو ثقة وثقہ ابن معین انتفی

۱۳۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵



یعنی یہ مشہور ہے کہ امام احمد کیسے نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے کہ قال احمد بن حنبل  
 انه كان صدوقاً وثقة في رعاية الاثر ثم دكد وثقه ابن معين والعلی والنسائی وابن سعد  
 وابن عمار و زاد كان البصر بالحديث قلت اخرج به الاثمة كلهم ائتمنى، یعنی امام احمد نے ان کو  
 صدوق اور بروایت اثرم ثقہ اور یحییٰ و نسائی و ابن سعد و ابن عمار نے ثقہ کہا ہے اور ابن  
 عمار نے کہا کہ حدیث میں ان کی بڑی نظر تھی۔ میں کہتا ہوں ان سے کل ائمہ نے محبت پکڑا ہے اور  
 سیف بن عیینہ التمدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ میں لکھتے ہیں قال محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سمعت یحییٰ بن معین  
 و سئل عن ولد عبد المجید و عمہ و یحییٰ فقال کان ثقاتاً وقال المفضل بن خالد عن یحییٰ بن عبد المجید  
 ثقات وقال الاثرم و سئل عن احمد بن حنبل عنہم فوثقہم وقال ابن عمار کلہم ثبت و محمد  
 البصر ہم بالحديث وقال الیٰی کوفی ثقة وقال النسائی ثقة وقال الدارقطنی بنو عبد المجید  
 ثقات و ابوہم وثقة وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث و قال یعقوب بن اسمعیل سمعت ابن المذنی  
 یقول کان کیسا وقال جریر بن احمد کان محمد بن عبد المجید رجلاً صدوقاً ائتمنى المخلص یعنی محمد بن عثمان نے کہا  
 میں نے ابن معین سے سنا ان سے کسی نے عبید کے تینوں بیٹے محمد اور عمر اور یحییٰ کی بابت پوچھا تو ابن معین  
 نے کہا کل کے کل ثقہ ہیں اور مفصل نے بروایت یحییٰ کہا کہ عبید کے کل بیٹے ثقہ ہیں اور اثرم نے کہا  
 کہ میں نے امام احمد سے ان سبھوں کی بابت پوچھا تو فرمایا تینوں ثقہ ہیں اور ابن عمار نے کہا تینوں ثقہ  
 ہیں ان میں محمد بن عبید حدیث پر بڑی نظر والا ہے اور یحییٰ نے کہا محمد بن عبید کوفی ثقہ ہے اور نسائی نے  
 کہا کہ ثقہ ہے اور دارقطنی نے کہا کہ عبید کے کل بیٹے ثقہ ہیں اور عبید بھی ثقہ ہے اور محمد بن سعد نے کہا محمد بن  
 عبید ثقہ کثیر الحدیث ہے اور یعقوب نے کہا کہ میں نے ابن مدینی سے سنا کہ تھے محمد بڑا وانا ہے اور  
 حرب نے بروایت امام احمد ان کو صدوق کہا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ** (۱۳۶) محمد بن عمر بن علفیہ بن قاصم اللیثی المدنی قال یحییٰ بن معین کانوا یتفقون صحابہ  
 ترجمہ کہ یحییٰ بن معین نے کہ ان کی حدیثوں سے لوگ پرہیز کرتے تھے۔ الفناء

**اقول** ابن معین کا یہ قول جملہ خبریہ ہے یعنی چند لوگوں کے ایسے فعل و انفعالات کا ذکر ہے نہ محمد بن معین پر یہ جرح  
 ہے نہ ابن معین کا اس سے جرح کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ انہیں ابن معین نے محمد بن معین کو ثقہ کہا ہے جس کو علامہ  
 ذہبی نے میزان میں نقل کیا ہے اور حافظ نے تہذیب میں جیسا کہ آگے آتا ہے علاوہ بریں امام بخاری نے  
 ان سے جو روایت لی ہے وہ مقرون بغیر ہے۔ خلاصہ میں ہے کہ وہی لفظ مقرون اور حدیث اور میزان الاعتدال



میں ہے قد اخراجہ الشیخان متابعۃ اودہدی السدی میں ہے اخراجہ البخاری مقروفا بغیرہ و قد ثبت  
 ۱۵ میں ہے راوی لہ البخاری مقروفا بغیرہ ان سب کا خلاصہ یہ تھا کہ امام بخاری نے ان سے ایک حدیث  
 اودہدی نے متابعتہ و مقرون بغیرہ روایت کیا ہے اور متابعت کا بیان ملا اور مقرون بغیرہ کا ذکر سابق  
 کے کئی نمبروں میں بالتفصیل ہو چکا ہے۔ پس اس وقت کوئی حرج نہیں رہی فاخرہ اور امام بخاری کے ان  
 سے روایت کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ائمہ نقادین کے نزدیک محمد بن یحییٰ ثقفی ہے تقریباً بیس ہے صدق  
 من السامۃ۔ یعنی یہ کچھ ہیں۔ یہی ہیں ہے مشہور صدوق یعنی مشہور کچھ ہیں۔ میزان میں ہے شیخ  
 مشہور حسن الحدیث راوی احمد بن ابی مریم عن ابن معین ثقفی وقال ابن عدی ارجو انہ کا  
 باس بہ وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ باس، اتفقوا یعنی محمد بن یحییٰ مشہور شیخ معروف  
 حدیث والا ہے محمد بن ابن معین سے روایت کیا کہ وہ ثقفی ہے ابن عدی نے لا باس بواوہ ابو حاتم نے صالح  
 الحدیث اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ خلاصہ میں ہے علامہ صفی الدین فرماتے ہیں احمد ائمة الحدیث  
 وثقہ النسائی قال ابن عدی لا باس بہ اتفقوا یعنی محمد بن یحییٰ حدیث کے امول میں سے ایک امام ہیں نسائی  
 نے ان کو ثقفی اور ابن عدی نے لا باس بہ کہا ہے۔ تندیب التندیب جلد نہم میں ہے قال ابو حاتم صالح الحدیث  
 یکتب حدیثہ و هو شیخ وقال النسائی لیس بہ باس وقال موق ثقفی وقال ابن عدی لہ حدیث  
 صالح وارجو انہ لا باس بہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال احمد بن مریم عن ابن معین ثقفی  
 وقال المحاکم قال ابن المبارک لہدیک بہ باس وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث اتفقوا ملغ۔  
 یعنی محمد بن یحییٰ کو ابو حاتم نے شیخ صالح الحدیث قابل کتابت کہا ہے اور نسائی نے لا باس بہ وثقفی کہا  
 ہے اور ابن عدی نے صالح الحدیث لا باس بہ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے  
 اور احمد بن محمد نے بروایت یحییٰ بن معین ثقفی اور حاکم نے بروایت ابن مبارک لا باس بہ اور محمد بن سعد نے  
 کثیر الحدیث کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ ثقفی ہیں و ہوا المطلوب۔ آگے چلیے

قولہ (۱۳) محمد بن فضیل بن عازم قال ابو حاتم کان شیعياً محترفاً وقال ابن سعد لہم مکتباً یخبر بہ  
 ترجمہ کیا ابو حاتم نے کہ یہ سمت شیعہ ہیں اور کہا ابن سعد نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے ایضاً  
 اقول سبحان اللہ! ایک تو نام غلط دوسرے ترجمہ بھی غلط۔ اسے جناب اعرفان بالعین المملکہ نہیں ہے۔  
 بلکہ غرضان بالنین المعجمہ ہے اور ترجمہ آپ نے بالکل عام کیا ہے کہ ان سے دلیل پکڑی جاتی ہی نہیں حالانکہ

۱۱ مکتبہ ۱۲ مکتبہ ۱۳ مکتبہ ۱۴ مکتبہ ۱۵ مکتبہ

۱۶ مکتبہ ۱۷ مکتبہ ۱۸ مکتبہ ۱۹ مکتبہ ۲۰ مکتبہ

ابن سعد یہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ ان سے دلیل نہیں پکڑتے۔ اور وہ بھی اس لیے کہ ان کے خیال میں یہ شیعہ تھے  
 ورنہ حقیقت میں یہ شیعہ نہ تھے۔ بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ سے تھے۔ حضرت عثمان کے حق میں ہمیشہ وعائے خیر  
 کیا کرتے تھے ملاحظہ ہو ہدی الساری۔ بلکہ اسی ہدی الساری میں احمد کا قول یوں منقول ہے قال احمد بن علی  
 اکا بار ملایت علیہما آثارا اهل السنۃ والجماعۃ یعنی یہ سنی تھے شیعہ نہ تھے۔ یہ تو ہوا البوداؤد کی جرح کا جواب  
 اب محمد بن سعد کی بابت سنیہ کہ خود انھوں نے محمد بن فضیل کو ثقہ کہا ہے جیسا کہ آگے ہدی و تہذیب کی عبارت  
 میں آدے گا۔ اب سنیہ ان کی توثیق! تقریباً یہی ہے صدوق عارف اور علامہ ہیں ہے قال النسائی لیس بہ  
 باس یعنی یہ کچھ عارف بالحدیث ہیں نسائی نے ان کو لا باس بہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کو فی  
 صدوق مشہور کان صاحب حدیث ومعرفة وثقة ابن معین وقال احمد حسن الحدیث وقال النسائی  
 لیس بہ یاس انتحی یعنی محمد کو فی مشہور ہے ہیں اور صاحب معرفت و حدیث ہیں ان کو ابی معین نے ثقہ اور  
 اور احمد نے حسن الحدیث اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے۔ اور ہدی الساری میں ہے۔ وثقه الجعفی وابن  
 معین وقال احمد حسن الحدیث وقال ابو نعۃ صدوق من اهل العلم وقال النسائی لا باس بہ و  
 قال ابن سعد کان ثقة صدوقا کثیر الحدیث واختبر بہ الجماعة انتحی یعنی علی او ابی معین نے  
 ابن فضیل کو ثقہ اور احمد نے حسن الحدیث اور البوزعہ نے صدوق اور اہل علم اور نسائی نے لا باس بہ  
 اور محمد بن سعد نے ثقہ صدوق کثیر الحدیث کہا ہے اور ان سے ایک جماعت نے حجت پکڑا ہے کہ  
 جناب! آپ نے تو لکھا تھا کہ ان سے نہیں دلیل پکڑائی جاتی اس کا ذرا غور سے مطالعہ فرمائیے حافظ  
 تہذیب التہذیب جلد تاسع میں لکھتے ہیں قال حرب عن احمد کان حسن الحدیث وقال عثمان الدارمی  
 عن ابن معین ثقة وقال ابو حاتم شیعہ وقال النسائی لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات  
 وقال ابن سعد کان ثقة صدوقا کثیر الحدیث وقال الجعفی کو فی ثقة کان ابوہ ثقة وقال ابن  
 شاہین فی الثقات قال علی بن المدینی کان ثقة ثبتا فی الحدیث وقال الدارقطنی کان ثبتا فی  
 الحدیث وقال یقرب ابن سفیان ثقة انتحی ملخصا یعنی حرب نے بروایت امام احمد محمد بن فضیل کو حسن  
 الحدیث اور عثمان نے بروایت ابن معین ثقہ اور البوزعہ نے صدوق اہل علم سے اور ابو حاتم نے شیخ  
 زبیریگ اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے اور ابو حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے اور ابن سعد نے  
 ان کو ثقہ صدوق کثیر الحدیث اور محلی نے محمد کو ادا ان کے باپ فضیل کو دونوں کو ثقہ کہا ہے۔ اور ابن



ابن حبان فی الثقات انتقی یعنی ابوداؤد نے کہا میں نے ابن معین سے سنا محمد بن محبوب کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے وہ بڑا عقلمند سپاہی بہت حدیثوں والا ہے اور کہا یحییٰ نے وہ بہت بڑا دانا ہے حدیث میں اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ تقریب میں ہے ثقة من العاشرة یعنی یہ ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں ہے قال ابن معین لیس بہ ما س یعنی کہا، ابن معین نے لا باس بہ (ثقة) ہیں۔ میزان الاعتدال میں ہے قال ابن معین ہذا کیس فی الحدیث انتقی یعنی یحییٰ بن معین نے کہا کہ وہ راکیس بعینہ اسم تفضیل بہت ہی بڑا عقلمند ہے حدیث میں۔ کہیں سن لیا۔ آخر میں آپ کی ایک غلطی بھی بتا دوں بتاتی بالفاظ نہیں بنانی بالنون ہے۔ اگے چلیے

قولہ رہم محمد بن میمون۔ قال ابو حاتم لا یختص بہ ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ان سے۔ ایضاً

اقول۔ ابو حاتم کا یہ قول یا جرح کسی طرح جبر قبول میں نہیں آسکتا۔ اس لیے کہ یہ جرح علاوہ غیر مفسر غیر مبہم و مبہم ہونے کے دعوے بلا دلیل ہے۔ اور ۶۔ دعوے بلا دلیل قبول غرو نہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ محمد بن میمون کیوں قابل حجت نہیں ہے؟ تو بتلایئے آپ کے پاس کیا جواب ہوگا۔ سنیے محمد بن میمون نہایت ثقہ شخص ہے تقریب میں ہے۔ ثقة فاضل من السالعة یعنی یہ بڑا فاضل شخص اور ثقہ ہے۔ خلاصہ میں ہے وثقه احمد ابن معین والنسائی۔ یعنی ان کو امام احمد دیکھی بن معین و نسائی نے ثقہ کہا ہے اور میزان میں ہے صدوق امام مشہور وثقه یحییٰ بن معین انتقی یعنی یہ مشہور سچے امام ہیں ان کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقه یحییٰ بن معین و احمد بن حنبل والنسائی و آخرون وقال النسائی فی سننہ لا باس بہ بابی حمزة و احتج بہ الامامة کلہم والمعتد فیہ ما قال النسائی انتقی یعنی ان کو ابن معین اور امام احمد اور نسائی اور بھی بہتوں نے ثقہ کہا ہے۔ اور نسائی نے اپنی سنن میں لا باس بہ کہا ہے اور ان سے کل ائمہ نے حجت پکڑا ہے روکیئے آپ کہتے تھے کمان سے دلیل نہیں پکڑی جاتی! آخر شریک جوہر نے کہا تھا وہی سچ نکلا۔ اور نسائی نے ان کی بابت جو کہا ہے وہی ان کے باوجود معتبر ہے انتہی۔ اور تہذیب التہذیب جلد نہم میں ہے قال الذہبی عن احمد ما وجدہ عندی باس وقال الدودی کان من ثقات الناس وقال النسائی ثقة انتقی۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

یعنی ائرم نے بروایت امام احمد کہا ہے امام احمد فرماتے میرے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ احمد مدنی نے کہا کہ یہ ان لوگوں سے ہیں جو ثقہ ہیں اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔  
**قولہ** (۱۴۱) مروان ابن شجاع الجزدی قال ابو حاتم لیس بحجة ترجمہ کہا ابو حاتم نے کہ یہ حجت نہیں ہیں۔ ایذا

**اقول**۔ یہ قول ابو حاتم کا ان کی بابت جرح نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے مروان کی چند منکر حدیثوں پر ان کے نہ محبت ہونے کا حکم لگایا ہے حافظ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں قال ابو حاتم لیس بذات القوی فی بعض مایرویہ منا کثیرا انتفی (۱۰) یعنی مروان اپنی بعض منکر حدیثوں میں قوی نہیں ہیں۔ رہا اور عد ثبوت کی نسبت تو ان کو خود ابو حاتم نے صالح والاحتجاج بتایا ہے جیسا ابھی آتا ہے۔ علاوہ ان کے اوروں نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔ تقریب میں ہے صدوق غلامہ میں ہے وثقہ ابن معین قال ابو حاتم صالح وقال ابن سعد ثقہ انتفی یعنی مروان صدوق ہے ابن معین اور ابن سعد نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے میزان میں ہے قال احمد لا بأس بہ یعنی امام احمد نے ان کو لا بأس برثقہ کہا ہے تہذیب التہذیب تہذیب التہذیب میں ہے قال المہم عن احمد شیخ صدوق وقال حرب عن احمد لا بأس بہ وکذا قال ابو داؤد وقال ابن معین ولیعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقہ وقال ابو حاتم صالح لیکتب حدیثہ وقال ابن سعد کان ثقہ صدوقا مذکورہ ابن حبان فی الثقات وثقہ الدارقطنی تخی ملخصا یعنی میمونی نے بروایت احمد لا بأس بہ اور ایسا ہی ابو داؤد نے کہا ہے۔ اور ابن معین ولیعقوب و دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ** (۱۴۲) مروان بن محمد الدمشقی المطاہری ضعفہ ابن حزم۔ ترجمہ عنیف ٹھہرایا ان کو ابن حزم نے لایضا **اقول**۔ ابن حزم نے ان کی تضعیف میں زیادتی سے کام لیا ہے۔ نہ تو کوئی ان کے پاس اس کی وجہ ہے نہ ان میں کوئی ان کا موید ہے۔ بلکہ وہ نقد رجال میں ذرا عجبت کر جاتے ہیں اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے اس پر تعاقب کیا ہے چنانچہ تہذیب التہذیب میں ارقام فرماتے ہیں وضعہ ابو محمد بن حزم فخطا لانا لانعلم له سلفا فی تضعیفہ انتفی (۱۰) یعنی ابن حزم نے ان کی تضعیف میں خطا کیا ہے کیونکہ سلف میں کوئی اس کا قائل نہیں ہوا بلکہ مروان دمشقی بالفاق محدثین ثقہ ہے۔ تقریب میں ہے ثقہ موافقا و خلاصہ میں ہے وثقہ ابو حاتم وجز رقہ یعنی مروان ثقہ ہے۔ اس کو ابو حاتم و جزرہ نے ثقہ کہا ہے۔

میزان میں ہے فتقہ امام وثقہ ابو حاتم وکان احمد یثقی علیہ ویختہ بالعلم انتقی یعنی مران ثقہ ہے امام ہے ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور امام احمد اس کی طرح وثنا اور اس کے علم کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال ابو حاتم وصالح بن محمد ثقہ وذکوہ ابن حبان فی الثقات وقال الدوری عن ابن معین لا باس بہ وقال الدارقطنی ثقہ انتقی۔ یعنی مران کو ابو حاتم وصالح نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور دوری نے بروایت ابن معین لا باس بہ (ثقہ) اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ اگے چلیے۔

قولہ (۱۴۳) مسکین بن بکیر الخ فی۔ قال ابو احمد الحاکم لہ منالکثیر۔ ترجمہ کہا ابو احمد حاکم نے کہ ان کے پاس نامقبول حدیثیں بہت ہیں۔ ایضاً

**اقول۔** اس سے کوئی جمع ان پر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ جس جگہ ڈھیر کسی چیز کا ہوتا ہے وہاں ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اعلیٰ و ادنیٰ مسکین حرائی بذات خود ثقہ شخص ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے وہ بھی مبتلا بقرعہ روح بن عبادہ۔ اب سنیہ ان کی ثقاہت! تقریب میں ہے صدوق کان صاحب حدیث من التاسعة اور غلام میں ہے قال ابن حبان فی الثقات یعنی مسکین صدوق صاحب حدیث ہیں ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

میزان میں ہے صدوق مشہور صاحب حدیث قال ابو حاتم لا باس بہ صالح الحدیث انتقی یعنی یہ مشہور صدوق صاحب حدیث ہیں ابو حاتم نے ان کو لا باس بہ صالح الحدیث کہا ہے۔ ہرمی الساری میں ہے وثقہ ابن عمار وقال احمد وابن معین ابو حاتم لا باس بہ کان یحفظ الحدیث انتقی یعنی ان کو ابن عمار نے ثقہ اور امام احمد وابن معین ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے اور یہ حافظ حدیث تھے۔ تہذیب التہذیب جلد عاشر میں ہے قال ابو حاتم سمعت احمد یقول لا باس بہ وقال ابن معین لا باس بہ وکان قال ابو حاتم وفادکان صالح الحدیث یحفظ الحدیث فذکوہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن شاہین فی الثقات قال ابن عمار یقولون انه ثقہ انتقی ملخصاً یعنی ابو داؤد نے بروایت امام احمد لا باس بہ اور ابن معین نے لا باس بہ (ثقہ) اور ابو حاتم نے لا باس بہ وصالح الحدیث و حافظ الحدیث کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے ثقات میں کہا کہ ابن عمار نے کہا ان کو تمام لوگ ثقہ کہتے ہیں انتھی۔ اگے چلیے۔



**قولہ ۱۱۴)** مطرب بن عبد اللہ بن مطرب قال ابن عدی یاتی عننا کثیر ترجمہ کیا ابن عدی نے کہ یہ نامقبول حدیثوں کی روایت کرتے ہیں۔ ایضاً

**اقول۔** یہ بھی کوئی جمع نہیں ہو سکتی اس لیے کہ اس سے ان کا استمرار نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ابن عدی ایسا کہنے میں بھی بالکل متفرد ہیں۔ اودیرہ تضعیف ان کی من قبیل الشاذ اور غیر مسلم ہے۔ اسی وجہ سے حافظ نسائی کا تعاقب کیا اور تقریب میں فرمایا لم یصب ابن عدی فی تضعیفہ یعنی ابن عدی کا ان کی تضعیف درست نہیں۔ بلکہ یہ بالاتفاق ثقہ ہیں۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے دو جگہ مبتلا بفتح تنبیہ وغیرہ روایت کیا ہے تقریب میں ہے ثقہ من کبار الدعا شواہد یعنی یہ تقریب مخلصہ میں ہے قال ابو حاتم صدوق قلت وثقہ الدارقطنی وغیرہ یعنی مطرب کو ابو حاتم نے صدوق کہا ہے ذہبی ان کو بزرگ فقہا میں شمار کرتے ہیں بدی الساری میں ہے۔ قال ابن ابی حاتم عن ایبہ صدوق وقال ابن سعد والد الدارقطنی ثقہ انتحی یعنی ابن ابی حاتم نے بروایت اپنے باپ کے مطرب کو صدوق اور محمد بن سعد اور الدارقطنی نے ثقہ کہا ہے تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال ابن ابی حاتم سئل ابی عنہ فقال صدوق وقال ابن سعد کان ثقہ مذکورہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقہ انتحی ملخص یعنی ابو حاتم کے بیٹے نے کہا کہ میرے باپ ابو حاتم مطرب کی بابت سوال کے گئے تو فرمایا کہ وہ صدوق ہے۔ اور محمد بن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور الدارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ اگے چلیے۔

**قولہ ۱۱۵)** معویۃ بن اسحاق بن طلحۃ۔ قال ابو ذرۃ شیخ والاکہ ترجمہ کیا ابو ذر نے کہ یہ شیخ فاضل ہیں ایضاً

**اقول۔** یہ جرح لہجہ ابہام کے ناقدین کے نزدیک مفید نہیں بلکہ اس کو جرح کہنا ہی غلط ہے۔ جرح کے لیے مفصل ہونا ضروری ہے جس کا بار بار بیان ہوا۔ علاوہ بریں امام بخاری نے معاویہ سے مبتلا بفتح حبیب بن ابی عمرہ روایت کیا ہے فائدہ فہم ما کا دیود۔ بلکہ معاویہ کی بابت تقریب میں ہے صدوق۔ اور علاء میں ہے وثقہ احمد والنسائی وابن حبان انتحی یعنی یہ صدوق ہیں ان کو امام احمد و نسائی و ابن حبان نے ثقہ کہا ہے نیز ان میں ہے قال ابو حاتم لا باس بہ وقال احمد و

۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷

النسائی ثقہ و ذکورہ ابن حبان فی الثقات انتہی یعنی ان کو ابو حاتم نے لا باس بہ اور احمد و نسائی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ہدی الساری میں ہے و ثقہ احمد و النسائی وقال ابو حاتم لا باس بہ انتہی یعنی امام احمد و نسائی نے ان کو ثقہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد عاشم میں ہے قال احمد و النسائی ثقہ وقال ابو حاتم لا باس بہ و ذکورہ ابن حبان فی الثقات قلت و ثقہ ابن سعد و العیسی و قال یعقوب بن سفیان لا باس بہ انتہی ملخص یعنی معاویہ کو امام احمد و نسائی نے ثقہ اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے حافظ فرماتے ہیں کہ ان کو محمد بن سعد و عیسی نے ثقہ اور یعقوب نے لا باس بہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۴) معروف بن خربوذ۔ منعہ عیسی بن معین۔ ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو یحییٰ بن معین نے ایضاً اقول۔ کیوں ان کو ابن معین نے ضعیف ٹھہرایا؟ اس کی کوئی وجہ آپ نے نہیں لکھی۔ اور نہ تائبہ امت لکھ سکتے ہیں پس یہ حرج بھی ابو جہم غیر مبین ہونے کے داخل دفتر یعنی غیر مقبول ہوگی۔ اس کہنا ہوں کہ ابن معین نے بلا وجہ ان کو ضعیف ٹھہرایا ہے اور اسی لیے وہ اپنے اس قول میں متغروشا نہیں۔ بلکہ ان کے مقابل میں ایک جماعت کثیرہ نے معروف کی توثیق کی ہے۔ تقریب میں ہے صدوق و خلاصہ میں ہے و ثقہ ابن حبان۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ نیز ان میں ہے صدوق قال ابو حاتم یکتب حدیثہ انتہی۔ یعنی یہ صدوق ہیں ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال الساجی صدوق وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ انتہی یعنی ذکر یا ساجی نے معروف کو صدوق اور ابو حاتم نے لائق کتابت حدیث ازو کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثہ و ذکورہ ابن حبان فی الثقات قال الساجی صدوق یعنی ابو حاتم نے معروف کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے ثقات میں کیا ہے اور ان کو ذکر یا ساجی نے صدوق کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۵) محمد بن مطہر مجہول۔ ترجمہ مجہول ہیں۔ ایضاً

اقول۔ واہ واہ سبحان اللہ کیا ہی معقول جیسے ہے اور پھر لطف یہ کہ محمد کا بیان آپ نے یہاں پر کیا ہے حالانکہ اس کا ذکر اور محمد بن کے ساتھ نمبر ۱۶۴ کے تحت میں آپ کو کرنا تھا۔ یہ چالاکی آپ نے جس غرض سے کی ہے وہ ہم بھی تاثر کئے اور افسوس کہ یہاں بھی آپ کی چالاکی کا فود ہوگئی۔ اب سنئے

اپنا جواب اسے جواب مطرف بالاتفاق ثقہ ہے اس کو مجبوری کب بلا دلیل اور خود جہالت کی علامت ہے اسی لیے تو علامہ ذہبی نے اُسے ثقہ قرار دیا لیکن اس وقت کہ اس کو چھپا گئے۔ اب سنیہ ہم آگے اس کو کھولتے ہیں پہلے ملاحظہ فرمائیے تقریباً لہند سب اس میں مترجم ہے ثقہ من السابعة اور علامہ میں ہے احمد العلماء الا ثبات وثقة ابن معين انتہی یعنی ابن مطرف ثقہ ہے اور علامہ ثقات سے ہے یحییٰ بن معین نکان کو ثقہ کہا ہے اب سنیہ علامہ ذہبی کا فیصلہ میراث میں فرماتے ہیں ثقت هذا هو المحدث المشہور قال محمد بن ابی ہاشم الکنا فی سالت ابی ہاشم عن ابی ہاشم محمد بن مطرف فقال صالح الحدیث فقال احمد بن حنبل داہم ابی ہاشم ابی ہاشم والحدیث ابی ہاشم ولعقوب السدوسی داہم ابن معین ثقہ فقال ابن المدینی کان شیخا وسطا صالحا انتہی منہ یعنی میں کہتا ہوں کہ یہ محمد بن مطرف مشہور محدث ہیں ان کو محمد بن ابی ہاشم نے بروایت ابو ہاشم صالح الحدیث اور احمد داہم ابو ہاشم والحدیث دیکھا دیکھی نے ثقہ اور ابن معینی نے شیخ صالح کہا ہے بدی الساری میں ہے قال ابن المدینی کان شیخا وسطا وثقہ احمد ابو ہاشم والحدیث ابی ہاشم ولعقوب بن شیبہ داہم ابن معین ابی ہاشم انتہی یعنی علی بن المدینی نے ان کو شیخ وسط اور امام احمد ابو ہاشم والحدیث ابو ہاشم ولعقوب بن شیبہ داہم ابن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے اور ان سے تمام ائمہ نے حجت پکڑ لی ہے حافظ ترمذی جلد نہم میں بالتفصیل لکھتے ہیں احمد العلماء الا ثبات قال مجاہد بن موسیٰ ثناء یزید بن ہاشم ابن محمد بن مطرف الدیشی کان ثقہ فقال احمد داہم ابو ہاشم والحدیث ابی ہاشم ولعقوب بن شیبہ ثقہ فقال ابو ہاشم داہم لابن معین فقال ابو ہاشم ذکوة احمد نجعل یثنی علیہ وقال ابن الغضائی عن ابن معین شیخ ثقہ ثبت فقال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقہ فقال اسحاق بن منصور عن ابن معین رجولان یكون ثقہ فقال عثمان الداسی عن ابن معین لیس بہ باس فکان قال ابو داؤد والذہبی وقال ابن المثنی کان شیخا صالحا وذکوة ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصا یعنی ابن مطرف علامہ ثقات سے ہے ان کو مجاہد نے بروایت یزید ثقہ اور امام احمد ابو ہاشم والحدیث ابو ہاشم ولعقوب نے ثقہ اور ابو ہاشم نے لا باس بہ کہا ہے اور ابو ہاشم نے کہا کہ امام احمد ان کی تعریف کرتے اور ابن خلکان نے بروایت ابن معین ان کو شیخ ثقہ ثبت اور ابن ابی مریم نے بروایت یحییٰ بن معین ثقہ اور اسحاق نے بروایت یحییٰ ثقہ اور عثمان نے بروایت یحییٰ لا باس بہ ثقہ اور ابی ہاشم ابو داؤد ولسائی نے (ثقہ) کہا ہے اور ابن شیبہ نے ان کو شیخ صالح الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

[illegible]

١٨٤١٨٦  
٣٦

مع ان صاحب کا علم رفیع لا حظ ہو کہ سُننے کی جگہ سنتہ لکھا اور ترجمہ بھی سنوں کی بجائے سنت کیا ہے راز صنعت؛

فی الحدیث اور ابن عدی نے لا باس بہ ابن حبان نے ثقافت میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ** (۱۲۹۹) مخیرۃ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ الکسادی - قال ابن معین یس اثبتی - ترجمہ کہا ابن معین نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں۔ ایضاً

**اقول** - کچھ نہیں ہیں کیا؟ یعنی آدمی بھی نہیں ہیں؟ یا شیعیت سے ایک دم خارج ہیں؟ ارے جناب! انصاف تو کیجئے کہ کیا ایسی مبہم جرح ہو سکتی ہے؟ میں پھر آپ کی توجہ اس رسالہ کے مقدمہ کی طرف مبذول کرانا ہوں کہ ہرج مبہم غیر مبین غیر منفرسے سے جرح ہی نہیں ہے۔ پس اس قاعدہ کلیہ سے مغیرہ کہ کوئی جرح نہیں ثابت ہو سکتی یہ بھی کا قول عمل شدہ وہیں ہے لہذا منصفین کے نزدیک غیر مسلم بلکہ مغیرہ ائمہ ثقافت سے ہے ملاحظہ ہو تقریب میں ثقہ اور میزان میں ہے وثقہ وقد وثقه ابن عدی یعنی مغیرہ ثقہ ہے ان کو ابن عدی اور بھی بہتوں نے ثقہ کہا ہے خلاصہ میں ہے قال ابو داؤد رجل صالح وقال احمد ما وجدته بائناً - یعنی ابو داؤد نے ان کو صالح اور امام احمد نے لا باس بہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال احمد والابو داؤد لا باس بہ وقد اعتدلا الجماعة یعنی ان کو احمد و ابو داؤد نے لا باس بہ کہا ہے اور ایک جماعت نے ان کے ساتھ ائمتہ و کیا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد عاشور میں ہے قال الجوزجانی عن احمد ما وجدته بائناً وقال اللجوجی عن ابی داؤد رجل صالح وقال فی موضع آخر لا باس بہ و ذکرنا ابن حبان فی الثقافات انتہی یعنی جو زجانی نے بروایت ابی داؤد صالح الحدیث اور لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ** (۱۵۰۰) مخیرۃ بن مقسم لیں احمد بن حنبل روایتہ عن ابراہیم النخعی فقط معہ انہائی المصححین ترجمہ ضعیف ٹھہرا ابراہیم بن حنبل نے ان کو اس کی روایت کو جو ابراہیم نخعی سے ہے باوجود اس کے کہ وہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔ ایضاً

**اقول** - میں نے اس کا جواب گواہی جرحون القدیم ۶۲۶۱ میں دیا ہے۔ لیکن یہاں بھی آپ کی خاطر عرض کیے دیتا ہوں تبلیس امام احمد کی مغیرہ کی بابت وجہ تبدیلیس مغیرہ ہے۔ چنانچہ حافظ نے تقریب میں لکھا ہے کہ انہ کا نیدلس وایما عن ابراہیم یعنی مغیرہ تدلیس بہت کرتا ہے اور خصوصاً ابراہیم نخعی سے جس کو فریبی نے خود میزان میں کھول دیا ہے ان مخیرۃ، غامدہ من حماد عن ابراہیم نخعی - یعنی اس نے کہ مغیرہ نے حماد سے سنا اور حماد نے ابراہیم نخعی سے۔ اور مغیرہ حماد کا ذکر نہیں کرتا بلکہ ان کے اور ان کے شیخ ابراہیم نخعی کا نام

یہودیہ کے چنانچہ تدریس ہی ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ امام احمد کی تضعیف منیرہ کی بابت خاص  
 اسی روایت میں ہے جو اس نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے چنانچہ ہدی الساری میں ہے۔ منہج احمد بن  
 حنبل روایت عن ابراہیم نخعی صفحہ ۱۰۱ قال کان یصلیٰ دایمًا معہما من حیدراتہما یعنی امام احمد نے  
 منیرہ کی اس روایت کو خاص کر کے ضعیف کہا ہے جس کو انہوں نے تدریس کر کے ابراہیم سے روایت کیا  
 ہے حالانکہ اس کو حاد سے سنا تھا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ پھر ایسی روایت صحیح بخاری و مسلم میں کیوں ہے  
 اس کا جواب یہ ہے کہ کتب اصول میں یہ مرحلے ہو چکا ہے کہ دلس جرح ثقہ اور حافظ ہو وہ جب بعینہ  
 اعتبار یعنی خبرنا و قد مرث یعنی حدیثنا روایت کرے تو اس کی حدیث مقبول اور واجب العمل  
 ہے اور جب دلس ثقہ حافظ بعینہ عن روایت کرے تو وہ روایت البتہ متکلم فیہا ہوتی ہے مگر جب  
 دوسرا غیر دلس راوی اس کی متابعت کرے تو وہ محمول علی السماع ہو جاتی ہے۔ چونکہ امام بخاری و  
 امام مسلم نے جو حدیثیں منیرہ عن ابراہیم سے روایت کی ہیں ان کی متابعت بھی دوسرے راویوں سے  
 ساتھ ہی مذکور ہے لہذا منیرہ کا عینہ محمول ہو گا سماع پر لہذا روایات منیرہ بذاتہ قابل حجت ہر گز  
 اسی وجہ سے حافظ نے ہدی الساری میں لکھا ہے قلت ما اخرجہ البخاری عن ابراہیم الا ما تولى  
 علیہ انتہی یعنی امام بخاری نے منیرہ کی وہ روایت ابراہیم نخعی سے ذکر کی ہے جس پر متابعت بھی ثابت ہے  
 پس آپ کا اعتراض ہذا شعثوناً ہو گیا فالجہ للہ۔ اب سنیہ منیرہ کی توثیق تقریب میں ہے۔  
 ثقہ متقی یعنی یہ بڑے ثقہ ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں ہے وثقہ عبد الملك بن ابی سلیمان و یحییٰ بن  
 یعنی منیرہ کو عبد الملك و احمد مجلی نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے امام ثقہ فقال ابن معین ثقہ مامون  
 یعنی یہ امام ثقہ ہیں ان کو یحییٰ نے ثقہ امون کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے احد الاثمة متقی علی  
 توثیقہ ما حثیہ الاثمة انتہی یعنی یہ امام ہیں ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے اور ان سے کل ائمہ نے  
 حجت کھڑی ہے۔ تدریب التدریہ جلد دوم میں ہے قال ابن ابی حریم عن ابن معین ثقہ مامون  
 فقال ابن ابی حاتم سألت ابی مخنف حب الیلۃ اما بن شبلۃ فی الشبی فقال جمیعاً ثقتان قال  
 العیون مغیرۃ ثقہ فقیہ الحدیث وقال النسائی مغیرۃ ثقہ قال ابن سعد کان ثقہ کثیر الحدیث  
 و ذکرہ ابن حبیب فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ابن ابی مریم نے بروایت ابن معین منیرہ کو ثقہ مامون  
 کہا ہے۔ اور البوہاری کے بیٹے نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک منیرہ اچھا



ہے یا ابن شہیرہ مہر فرمایا کہ دونوں ثقہ ہیں۔ اور علی نے کہا کہ مغیرہ ثقہ حدیث کا سمجھنے والا ہے۔ اور نسا نے مغیرہ کو ثقہ اور ابن سعد نے ثقہ کثیر الحدیث اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۵۱) مفضل بن فضالہ قال حمی بن سعد فی توجیہ المفضل بن فضالہ المصری القاضی سکن الحدیث

ترجمہ کہ محمد بن سعد نے بیان میں مفضل بن فضالہ کے کہ ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ ایضاً

اقول اس کا جواب حاکم ابن حجر نے خود تقریب میں دے کر ہم کو سکدوش کر دیا ہے وجہ اللہ حیث

قال داخل ابن سعد فی تضعیفہ یعنی محمد بن سعد ان کی تضعیف میں خطا پر ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفضل

پر کسی قسم کی جرح نہیں ہے۔ علاوہ یہیں امام بخاری نے ان سے دو مقام پر مبتلا لعنت لیث روایت کیا ہے

ابن شہیرہ صریح لفظوں میں ان کی توثیق! تقریب میں ہے ثقہ فاضل عابد اور عاصم ہیں ہے قال ابن یونس

ثقة یعنی مفضل ثقہ فاضل عابد ہے ابن یونس نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے وثقة ابن

معین وغیرہ قال ابن یونس کان من اهل الدین والورع والمفضل قال ابو داود کان حجاب

الدعوة انتقی یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ مفضل صاحب بن

ورع وفضل تھا اور ابو داؤد نے کہا ان کی وضاحت قبول ہو جاتی ہے۔ ہدی الشری میں ہے وثقه یحییٰ

بن معین ابو ذرعتہ والنسائی ناخر دن وقال ابو حاتم وابن خراش صدوق قلت اتفق الائمة

على الاحتجاج به انتقی یعنی مفضل کو یحییٰ ابو البرزہ اور نسا وغیرہ نے ثقہ اور ابو حاتم وابن خراش

نے صدوق کہا ہے اور سارے ائمہ نے ان کے ساتھ حجت پر طے پرا اتفاق کیا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۱

میں ہے قال اصحاب بن منصور عن ابن معین ثقة وقال الدودی عن ابن معین رجل صدوق رقان

الوزرعة لایاس بہ وقال ابو حاتم وابن خراش صدوق فی الحدیث وقال ابن یونس کان من اهل

الفضل والدین ثقة فی الحدیث من اهل الورع ذکوا احمد بن شعیب وثقه و ذکر ابن حبان

فی الثقات انتقی ملخصاً یعنی مفضل کو اسحاق نے بروایت یحییٰ ثقہ اور دوسری نے بروایت یحییٰ صدوق اور

الوزرعة نے لایاس ہوا ابو حاتم وابن خراش نے صدوق و حدیث کہا ہے اور ابن یونس نے کہا کہ وہ

صاحب فضل و دین اور حدیث میں ثقہ اور پرہیزگاروں سے تھا۔ احمد بن شعیب نے ان کا ذکر کر کے ان

کو ثقہ کہا ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے ثقات میں کیا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۵۲) مقسم منعہ ابن حزم والنجیب ان البخاری اخر جہ فی صحیحہ و ذکرہ فی کتاب المنعہ

اقول: آپ نے یہاں دو درجہ میں نقل کی ہے۔ ایک ابن حزم کے۔ دوسرے امام بخاری کی۔ اور لطف یہ کہ درجہ تہذیب کسی کی بھی نہیں بیان کی۔ اچھا ہم آپ کو بتا دیں گے انشاء اللہ دوسری جرح کا جواب

تو میں نے الحرجون القدیم <sup>۱۵۷۷</sup> میں دیا ہے جس کی کچھ تفسیر آگے کروں گا۔ انشاء اللہ باقی رہی  
حرج اول یعنی ابن حزم کی تفسیر سو واضح ہو کہ ابھی تک اس ابن حزم کی حرج کی بابت گزرا کہ یہ

جرح میں عیلت کر جاتے ہیں اور زیادتی سے کام لیتے ہیں۔ اسی لیے محدثین کے یہاں ان کی جرح بحالت متقدم ہونے کے محل نظر رہتی ہے بلکہ اکثر غیر قابل قبول سمجھتی ہے۔ باقی رہا امام سخاری کا ان کو

کتاب الصغفار میں ذکر کرنا وہ تغلیباً ہے اور ایسا ہی ہے حبیباً امام ذہبی کا امام ابو حنیفہ کا تذکرہ

کی ہے۔ حالانکہ مقدم سے حکم نے اس کو سنا نہیں ہے۔ جس کی تفسیر علامہ ذہبی نے میزان میں کی

ہے جس کو آپ نے ضرور دیکھا ہوگا وہ لکھتے ہیں مساق لہ حدیث شعبہ عن الحكم بن مقسم عن ابن عباس رالی قولہ (شعروى عن شعبتنا ان الحكم لم يسمع من مقم الخ یعنی شعبہ حکم سے روایت

ثابت ہوا۔۔۔۔۔ کہ امام بخاریؒ نے مقسمؒ کی اس حدیث

کو منعفا رہیں شمار کیا ہے جس کی سند میں حکم راوی آئے اس لیے کہ حکم نے مقدم سے سنا ہی نہیں ہے اور امام بخاری اپنی صحیح میں جو مقدم کی روایت لائے ہیں وہ صرف دو ہیں ان دونوں کی سند میں ابن جریج ہیں

نہ حکم۔ لہذا ان میں منع کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا کیسے اب آپ کو اصل وجہ معلوم ہو گئی؟ اب قسم کر ثقافت بھی سنتے جائیے، رقص میں سے صدوق اور خلاصہ میں سے قال البحاتیہ ایسا ہے

یعنی یہ صدوق ہیں البو حاتم نے ان کو لا باس نہ کہا ہے۔ میزان میں ہے۔ صدوق وقتاً وثقہ غیر واحد

وفا ابو حاتم صاحب الحدیث اچھی سی قسم صدوق ہیں ان کو بہت سے لوگوں نے فقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے بدی الساری میں ہے وفقہ العجلی ولیقوب بن سفیان والدارقطنی و احمد

بن صالح المصری، متعلق۔ یعنی ان کو بجلی اور یعقوب اور دارقطنی اور احمد بن صالح نے فقہ کہا ہے۔

س ۱۹۸۵ ج ۲ ص ۵۰۶ و ۲ ص ۴۴۱ و ۲ ص ۱۹۸ ج ۲ ص ۵۲۲

تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے۔ قال ابو حاتم صالح الحدیث لا یاس یہ و ذکرہ ابن سعد فی مقعر من الطبقات فقال کان کثیر الحدیث وقال ابن شاصین فی الثقات قال احمد بن صالح المصری ثقتہ ثبت لا شک فیہ وقال العجلی مکی تابعی ثقتہ وقال یعقوب بن سفیان والدارقطنی ثقتہ انتہی ملحقاً یعنی مقعر کو ابو حاتم نے صالح الحدیث لا یاس برادر ابن سعد نے اپنی طبقات کے مختلف مقامات پر کثیر الحدیث اور ابن شاصین نے ثقات میں اور احمد بن صالح نے ثقتہ ثبت بلا شک اور عجلی نے تابعی ثقتہ اور یعقوب و دارقطنی نے ثقتہ کہا ہے۔ آگے چلیے۔

تو کہ ۱۵۳۲ء منصور بن عبد الرحمن بن طلحہ بن عمارت) قال ابن حزم ليس بالقوى او الخجوا۔ ترجمہ کیا کہ ابن حزم نے کہا یہ قوی نہیں یا از میں قبیل اور کچھ کہا۔ ایضاً

**اقول**۔ یہ وہی ابن حزم میں جن کی بابت ابھی اوپر کے نمبر میں بیان ہوا کہ ان کی تضعیف یا اور کوئی برج بحالت تصرف و شد و مقبول نہیں بلکہ یہ درجہ اپنی محبت کے خطا کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت اب سنیہ حافظ ابن حجر تقریب میں اس مقام پر لکھتے ہیں بخط ابن حزم فی تضعیفہ اور ہدی الساری میں فرماتے ہیں دشنہ ابن حزم فقال ليس بالنقوى اور علامہ صفی الدین غلامیہ میں لکھتے ہیں دشنہ ابن حزم ذلینہ ان ہر سہ عبارات کا مطلب یہ ہوا کہ ابن حزم منصور کی تضعیف میں شاذ اور خطا پر ہیں۔ لہذا قابل قبول نہیں اب سنیہ منصور کی توثیق کھلے لفظوں میں تقریب میں ہے نقۃ من الخامة اور علامہ میں ہے وثقة الناس والناس یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو کافی اور تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے احسن احمد

الشیخ علیہ مقال الحاکم صاحب المعیاد وقال الشافعی ثقة اتفقوا یعنی امام احمد نے مفسور کی کلمہ تعریف کی ہے اور الحاکم نے صراحۃ الحدیث اور شافعی نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال الذہبی احسن احمد الشافعی وقال الشافعی ما بن سعد ثقة وقال ابن حبان کان ثبناً تقیماً قلت بل احتج بالجماعة کلمہ حرا نقی یعنی ائمہ نے کہا امام احمد نے مفسور کی اچھی تعریف کی اور ان کو شافعی اور ابن سعد نے ثقہ اور ابن حبان نے ثبت و پرہیزگار کہا ہے۔ حافظ فرماتے ہیں ان سے کل جاعت نے دلیل پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد عاشور میں ہے قال الذہبی ما بن سعد احسن احمد فاحسن الشافعی علیہ مقال

س ٢٥٦ ج ١٥ قال المحاذف ذكره البخاري في الضعفاء ولم يذكر فيه تذاخيل ساق حديثه شعبة عن الحكم عن مقم في الجمامة قال ان الحكم لم يسمع عنه شيئاً. وفي الصغير ذكره البخاري وقال لا يعرف المقم سماع من ام ملة ولا يسمونه ولا عايشة اخطى فلم منه ان ذكره في الضعفاء انما هو بسبب حديث الجمامة س ٥٥٥ س ٥٢٢ س ٣٢٤ س ٥٠٥ س ٢٢٤ س ٢٠٢ س ٥٣٢

1.2 3116310 9

ابن عیینہ یثقی علیہ وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال ابن سعد کان ثقة وقال النسائی ثقة  
وذكر ابن حبان فی الثقات وقال ابن حبان کان ثقتا ثقة انفعلی مخلصاً یعنی ائرم نے کہا امام احمد منصور  
کی بابت پوچھے گئے تو عمدہ تعریف سے جواب دیا اور ابن عیینہ نے کہا کہ امام احمد ان کی تعریف کرتے  
اور ان کو ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ابن سعد نے ثقة اور نسائی نے ثقة اور ابن حبان نے ثقات میں  
ذکر کر کے ثبت وثقة کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (م د) منہال بن عمرو النکفی وعنه شعبۃ والمسدودی والحاج بن الرطاطة ثقفی الاخر ترک الدیلة  
هذه شعبۃ فیما قبل کا نہ سمع من یثقیه صوت غناء مرد وقال الحاکم غم لا یحیی بن سعید وقال الجوزجانی  
فی المنعفا وعلی المذہب وکننا تکلم فیہ ابن حزم۔ ترجمہ روایت کی ان سے شعبہ اور مسعودی اور حجاج  
بن الرطاطة نے پھر کہا گیا ہے کہ شعبہ نے ان سے سنا غم میں روایت ترک کر دی تھی کس واسطے کہ انہوں نے  
ان کے گھر سے گانے کی آواز سنی تھی۔ اور کہا حاکم (حاکم یا حاتم) نے کہ شجک کی ہے ان پر یحیی بن سعید نے  
اور کہا جوزجانی نے منعفا میں کہ ان کا مذہب خراب تھا۔ اور ایسا ہی کلام کیا ان میں ابن حزم نے۔ ایضاً  
اقول۔ آپ نے ان پر اپنے زعم باطل میں بیان جو میں نقل کی ہیں را شعبہ کے گانے سننے کی (۱) حاکم کی  
(۲) جوزجانی کی (۳) ابن حزم کی۔ اب ہر ایک کا نمبر وار جواب دینیے۔ (۱) را را اند آپ کی کل جو میں جڑ  
سے ادا کر دیں گی را، شعبہ کے گانا سننے کا ذکر خود آپ نے فعل مجہول قیل سے کیا ہے جس کا عدم  
جزم مسلم ہے۔ لہذا آپ کی جرح اول کا جواب تو اسی سے ہو گیا کہ یہ قول قابل قبول نہیں۔ اگر یہ ثابت  
ہو جائے کہ درحقیقت ان کے گھر سے گانے کی آواز آئی تو ان پر کیا جرح ہو سکتی ہے۔ حالانکہ یہ گانا کوئی  
ایسے شیخ کی جرح کا باعث نہیں ہو سکتا اسی لیے تو علامہ ذہبی نے میرا ان میں آگے خود فیصلہ کر دیا تھا  
جس سے آپ عدا چشم پوشی کر گئے۔ نتیجہ وہ فرماتے ہیں وهذا اذا انفار لا یوجب قدا حوا مہنا کا  
مجموعہ اشقة انفعلی۔ یعنی بیگانا موجب جرح نہیں ہے اور نہ اس سے ایک ثقة شخص مجروح ہو سکتا ہے  
(۲) دوسرے حاکم کی جرح بھیجی کے غمزہ کی وہ محض بے دلیل ہے۔ نیز مبہم اور غیر مفسر ہے جو بدائشہ قابل قبول  
نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہی کی غمزہ کی اصل وجہ اگر وہی غنا ہے تو اس کا جواب گذرا اور اگر کچھ اور ہے تو اس کو  
پیش کر کے جواب لیجئے ورنہ غیر مسلم۔ اس لیے اس جرح کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی میں فرمایا  
وحاکم الحاکم غیر مفسر تھا۔ یعنی حاکم کی جرح جو غیر مفسر ہونے کے نامقبول۔ (۳) تیسری جرح جوزجانی  
کی یہ وہی حضرت بن جن کی بابت مذکور ہے وغیرہ نمبروں میں بالتفصیل گذرا ہے کہ جوزجانی چونکہ سخت بھی

**اقل** ابن مین کا ایک مرتبہ ان کی بابت ایسا کہا یہ ایک خاص روایت کی بابت ہے جس کو حافظ ہی اس کتاب میں نقل کرتے ہیں ابن عساکر نے ابن مین سے انا عوراً بالنسبة الى رواية مالك النسخ یعنی ابن مین کی تصنیف مؤلف کی بابت صرف اس روایت میں ہے جو مالک کے طرف سے آؤں گے یہ نہیں کہ مؤلف ابن عقبہ عام طور سے معنی ہے اور ابن مین نے یہی کہا ہے۔ اسی لیے حافظ نے تقریب میں فرمایا ہے۔ لعلمهم ان ابن مین مدني يعني ابن مین کی تصنیف ان کی بابت عام طور سے صحیح ثابت نہیں۔ پس آپ کی حرج رفع ہوگئی اب سنیوں ان کی توثیق تقریب میں ہے ثقتہ فقیہ اسم اور میزان جو ہے ثقتہ حجة من مصادر التابعين یعنی یہ عقبہ اور امام اور ثقتہ اور تحت تابعین سے ہیں علیٰ قولہ میں ہے قال مالک ثقة وقال ابن مین ثقتہ در ثقتہ حتیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



داربوحاتم انتہی یعنی ان کو مالک نے اور یحییٰ نے اور احمد نے اور ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے۔ ہدیٰ الساری میں ثقہ المجہور وقد اعتدوا الاثمة کما مر یعنی ان کو تمام لوگوں نے ثقہ کہا ہے اور کل ائمہ نے ان پر اعتماد کیا ہے تہذیب التہذیب میں ماثر میں ہے قال ابن سعد کان ثقة ثبنا کثیر الحدیث قال ابراہیم بن المنذر عن معن بن عیسیٰ کان مالک یقول انه ثقة وقال عبد اللہ بن احمد عن امیہ ثقة وکان اقال الدارمی وغیر واحد عن ابن معین مکن اقال العیسیٰ والنسائی وقال المفضل الغلابی عن ابن معین ثقة وقال ابو حاتم ثقة صالح وقال ابراہیم بن طہمان ثنا موسیٰ بن عقبہ وکان من الثقات و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی لمخصصاً۔ یعنی موسیٰ بن عقبہ کو محمد بن سعد نے ثقہ ثبت کثیر الحدیث کہا ہے اور ابراہیم نے بروایت معن کہا کہ مالک ان کو ثقہ کہتے اور عبد اللہ نے اپنے باپ امام احمد سے ثقہ اور دوری اور بیہوشوں نے بروایت یحییٰ بن معین ثقہ اور احمد عیسیٰ و نسائی سے ثقہ اور مفضل نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے ثقہ صالح الحدیث کہا ہے اور ابراہیم نے موسیٰ کو ثقات سے اور ابن حبان نے ثقات سے کہا ہے۔ آگے چلیے۔

**قولہ (۱۵۶)** موسیٰ بن مسعود منعہ الترمذی قال ابن خزیمۃ لا یحتم بہ وقال عمر بن علی لا یحدث منہ من بعض الحدیث وقال ابو احمد الحاكم لیس بالقوی عندی اترجمہ ضعیف ظہر ایا اکتدیروزی نے اور کہا ابن خزیمہ نے کہ نہیں دلیل پکڑی جاتی ہے ان سے۔ اور کہا عمر بن علی نے کہ جس کو حدیث کی مددگار من منظور ہو وہ اسے حدیث نہیں روایت کرے۔ اور کہا ابو احمد حاکم نے کہ یہ لوگوں کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ ایضاً **اقول**۔ ان تمام چیزوں کا جواب یحییٰ بن معین جیسے ناقد نے ایک ہی اور کیا ہی مختصر دیا ہے جس کو حافظ ہدیٰ الساری میں نقل کرتے ہیں وقال ابن معین لم یکن من اهل الکذب یعنی وہ سب کچھ تھا لیکن جھوٹا نہیں تھا۔ اس لیے کہ کاذب ہونا منافی ہے ثقافت کے۔ اور یہ بذاتہ خود مفسر حرج ہے بخلاف ان تمام حرج کے جس کو آپ نے نقل کیا ہے وہ سب بلکہ مبہم وغیر مفسر ہونے کے بجائے خود حرج اور غیر قابل تسلیم ہیں۔ ماضیہ باقی رہا امام بخاری کا ان سے روایت لینا وہ متابعت ہے جیسا کہ تقریب میں حافظ فرماتے ہیں وحديثه عندنا الجاهل فی المتابعات یعنی بخاری کی حدیث بخاری میں متابعت ہے چنانچہ وہ روایت تین مقام پر ہے پہلی جگہ متابعت ریح و عثمان بن علی ہے۔ دوسری جگہ متابعت دیکھ وغیرہ ہے تیسری جگہ متابعت ابو معاویہ و دیکھ ہے۔ اور ایک جگہ معلق ہے پس فرمائیے اب کوف حرج ہو سکتا ہے! اور امام بخاری کا ان سے متابعت روایت لینا بھی اس وجہ سے ہے کہ یہ اکثر کے نزدیک ثقہ معتبر ہیں چنانچہ تقریب میں ہے صدوق اور علاحد میں ہے قال العیسیٰ ثقة صدوق یعنی



موسىٰ ثقہ ہیں ان کو احمد علی نے ثقہ و صدوق کہا ہے۔ میرزا ان میں سے صدوق و قال ابو حاتم صدوق معروف  
وقال احمد ايضا هو من اهل الصدوق النخعي۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو ابو حاتم نے مشہور صدوق اور احمد نے  
بھی صدوق کہا ہے۔ بدی الساری میں ہے صدوق قال النجاشی ثقہ و قال ابو حاتم صدوق النخعي۔ یعنی موسیٰ  
صدوق ہیں ان کو احمد علی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد دوم میں ہے قال الدكتور قلم  
لاحمد الیس نعمین: اهل الصدوق قال اسامہ اهل الصدوق فنعلم وقال النجاشی ثقہ صدوق وقال ابن ابی  
حاتم سألت ابی عنه فقال صدوق معروف و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان کثیرا لحدیث ثقہ  
اشہارہ اللہ تعالیٰ النخعی ملخص یعنی ائمہ میں نے کہا میں نے امام احمد سے کہا کہ کیا موسیٰ صدوق نہیں ہے؟ فرمایا ہے اور ابو حاتم  
نفس کو ثقہ و صدوق کہا ہے اور الیہ تمام کسے بیٹھے سے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے اس کی بابت سوال کیا تو  
فرمایا کہ وہ مشہور صدوق ہے اور ابن حبان نفس کو ثقہ میں ذکر کیا ہے۔ اور محمد بن سعد نے اس کو کثیر  
الحدیث ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیں۔

**قولہ** ۱۵۸ موٹے بن نافع۔ قال احمد بن حنبل۔ انکو الحدیث رزحیمہ کہا احمد بن حنبل نے کہا ان کی حدیث سے لوگوں نے انکار کیا ہے۔ (الشیخ)

قول: ان کی کئی حدیثیں منکر نہیں ہیں بلکہ بعض ہیں اس لیے کہ الحدیث پر الف لام عبد کا ہے اور اس ستان کے حق میں جرح نہیں ہو سکتی اس لیے کہ پہلے بیان ہوا کہ ڈھیر میں بہتر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں، علاوہ بریں نام بخاری نے ان سے بتا لغت ابن جریر روایت کیا ہے۔ بلکہ مونس بن نافع بالاتفاق ائمہ ثقات سے ہے تقریب میں ہے صدوق من الصادقة اور علاء میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین یعنی یہ صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ یہی الساری میں ہے قال: یحییٰ بن منصور عن ابن معین ثقة یعنی اسحاق نے بروایت یحییٰ ان کو ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ثامن میں ہے قال ابو حاتم قال عثمان بن ابی شیبہ اثنا اربعین علی مولیٰ بن نافع خیرا وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ یکتب حدیثہ قال وغیری یحکی عن ابی امامت قال ثقہ۔ و ذکر ابو حاتم فی الثقات وقال ابن سعد ان ثقہ وقال ابن شاہین فی الثقات قال ابن عارہو ثقہ انتہی ملخصاً یعنی ابو حاتم نے بروایت عثمان کہا کہ ابو نعیم نے موسیٰ کی اچھی تعریف کی اور اسحاق نے بروایت یحییٰ ان کو ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ان کی حدیث قابل کتابت ہے۔ اور ابو حاتم کے بیٹے نے کہا کہ میرے علاوہ کس نے میرے

$\frac{125}{10}$   $\frac{345}{10}$   $\frac{336}{10}$   $\frac{515}{10}$   $\frac{26126}{10}$   $\frac{525}{10}$   $\frac{115}{10}$





ابن عدی لم یزل یحدثنا مکرراً وهو کثیر الحدیث صدوق لا یأس به وقد وثقه الناس وقال ابن حبان فی الثقات وقال مسلمة بن قاسم بصری ثقة انتہی لمختصاً یعنی ہدیہ کو علی بن حنفیہ نے بروایت ابن معین ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے اور ابن عدی نے کہا میں نے ابو یعلیٰ سے سنا وہ ہدیہ اور شیبان کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا ہدیہ شیبان سے زیادہ فضیلت والا اور زیادہ ثقہ و زیادہ حدیث والا ہے ابن عدی نے خود کہا میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی وہ بہت حدیث والا اور سچا لا باس بہ ہے اس کو لوگوں نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور مسلمہ نے ثقہ کہا ہے۔ اگے چلیے

قولہ ۶۰: هشام بن حنین المکی منفعہ ابن معین وقد اسئل عنه یحییٰ القطان فلم یرضہ وضرب علیہ ترجمہ ضعیف ٹھہرا ہے ان کو ابن معین نے اذ کیجی القطان سے ان کی بہ نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے ان کی نسبت رضامندی نہیں ظاہر کی اور ان سے ناپسندیدگی ظاہر کی۔ ایضاً

اقول یحییٰ القطان کی عدم رضا ان کے حق میں جرح نہیں ہو سکتی۔ ہاں ابن معین کی تضعیف الذہبی محل نظر ہے لیکن یہ بھی آسانی سے اٹھ جاتی ہے۔ اس لیے کہ انہیں ابن معین نے ہشام کو صالح الحدیث کہا ہے جیسا کہ لگے تندیب التندیب کی عبارت میں آوے گا اس سے ثابت ہوا کہ پہلے ابن معین کے اجتہاد میں ان کا ضعیف ہونا ثابت ہوا تھا لیکن پھر دوسرے اجتہاد میں ان کا صالح الحدیث ہونا ثابت ہوا۔ لہذا پہلی جرح اٹھ گئی۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بہت الحدیث عبد اللہ بن طاؤس روایت کیا ہے اور متا بعدہ کی بابت بار بار لکھا گیا۔ اور اصل جواب جرح تو وہی ہے کہ امام بخاری کا ان سے روایت کرنا خود ان کے توثیق کی دلیل ہے۔ چنانچہ ذہبی نے میزان میں ان کی توثیق کی دلیل میں بھی پیش کیا ہے کہ ان سے شیخان نے حجت پکڑی ہے کیا سبھی تقریب میں ہے صدق اور علاوہ ہیں۔ یہ وثقہ العجلی یعنی یہ صدوق ہیں ان کو احمد علی نے ثقہ کہا ہے۔ رید الساری میں ہے وثقہ العجلی ما بن سعد وقال ابو حاتم بکتب حدیثہ انتہی یعنی ان کو عجمی وابن سعد نے ثقہ اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو لائق لکھنے کے کہا ہے۔ میزان میں ہے قال العجلی ثقہ صاحب سنۃ وقال ابو حاتم بکتب حدیثہ وثقہ آخرون و احتج بہ الشیخان قال ابن شبرہ سنۃ ما بکتب مثله انتہی یعنی ہشام کو عجمی نے ثقہ صاحب حدیث اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو لائق کتابت کہا ہے اور بہتوں نے ان کو فویٰ کہا ہے اور امام بخاری و مسلم نے ان سے حجت پکڑی ہے اور ابن شبرہ نے کہا کہ مکہ میں ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ تندیب التندیب (ج ۱۱) میں ہے قال ابن شبرہ لیس بکتب مثله وقال اصحاب بن منصور عن ابن معین صالح وقال العجلی ثقہ صاحب سنۃ وقال ابو حاتم بکتب حدیثہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وقال ابن سعد کان ثقہ وقال الساجی صدوق انتہی لمختصاً یعنی

یعنی ابن شہرمر نے کہا کہ کمر میں ان کی مثل کوئی نہیں تھا اور اسحاق نے بروایت ابن معین نے صالح الحدیث اور عجلی نے ثقہ و صاحب حدیث اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابلِ کتابت کہا ہے اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے حافظ فرماتے ہیں ان کو محمد بن سعد نے ثقہ اور زکریا ساہی نے صدوق کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۱) هشام بن ابی عبد اللہ المستوفی۔ ہرچی بالقداد فیما قبل۔ ترجمہ منجملہ ان اموال کے جو بیان کئے گئے ہیں ان کا قدر کی جانب منسوب ہونا ہے۔ ایضاً

**اقول**۔ یہ بھی کوئی جرح ہے؟ جس کو خود آپ فعل مجہول قیل کے ساتھ نقل کر رہے ہیں جس کی بابت بارہا آپ کو کھار گیا کہ فعل مجہول عدم الجزم والیقین کے لیے آئس ہے اسی لیے اس کو صیغہ خبر یعنی کا کہتے ہیں۔ لیکن افسوس آپ کو اسی میزان میں آگے جرح عنہ کی عبارت نہیں سوجھی جس میں آپ کے ظنِ فاسد کا شافی جواب تھا کہ ان کا جوع بھی ثابت ہے چلیے آپ کی جرح کا جواب ہو گیا۔ لیکن لگے ہا تھا کہ ان کی توثیق صاف لفظوں میں آپ کو سناروں اور تقریب میں ہے ثقہ ثابت ہے۔ یعنی یہ ثقہ اور ثبت ہیں اور ضامن ہیں ہے قال البوداد فی الطیالیسی کان امیر المؤمنین فی الحدیث

قال العجلی ثقہ ثبت قال ابن سعد حجة انتہی یعنی البوداد و طیالیسی نے ان کو امیر المؤمنین اور حدیث اور عجلی نے ثقہ و ثبت و محمد بن سعد نے ثبت کہا۔ ہے۔ میزان میں ہے قال البوداد فی الطیالیسی هشام الدستوفی امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی یعنی طیالیسی نے کہا کہ ہشام حدیث میں باوثاق ہے۔ ہدی الشری میں احادیث ثابت مجمع علیہ ثقہ و ثقانہ قال حمید بن سعد کان ثقہ حجة قتلت احبہ بہ الا مئة انتہی یعنی ہشام ثقات سے ہیں ان کے ثقہ و ثبت ہونے پر اجماع ہو چکا ہے ان کو ابن سعد نے ثقہ حجة کہا ہے ان کے ساتھ تمام اموال نے دلیل بکڑی ہے محمد بن التمریب بحدیث یازو ہم میں ہے قال ابو ہشام الرفعی عن دیکم ثنا ہشام و کان ثقیلاً و ذکوة ابن علیہ فی حفاظ البصرہ و قال البوداد فی الطیالیسی ہشام الدستوفی امیر المؤمنین فی الحدیث و قال ابو حاتم ثنا ابو نعیم ثنا ہشام الدستوفی و اشقی علیہ خیر و قال ابن البراء عن ابن المدینی الدستوفی ثبت و قال العجلی یصح ثقہ ثبت فی الحدیث حجة و ذکوة ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً یعنی ابو ہشام رفاعی نے بروایت وکیع ہشام کو ثبت کہا ہے اور ان کو ابن علیہ نے بصرہ کے حافظوں میں شمار کیا ہے اور البوداد و طیالیسی نے ہشام کو امیر المؤمنین و حدیث کہا ہے اور ابو حاتم نے کہا ابو نعیم نے ہشام کی اچھی توثیق کی اور ابن برار نے بروایت ابن مدینی ہشام کو ثبت اور احمد علی نے ثقہ ثبت و حدیث اور ثبت اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۶۲) ہشام بن لیثی الودی البصری۔ قال عمر بن علی کان لیثی لا یرضی بحفظہ ولا کتابہ ولا یجوز عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



یعنی احمد نے روایت یزید ہمام کو قوسی و حدیث اور صالح نے اپنے باپ امام احمد سے ہمام کو ثبت اور ابن حجر نے امام احمد سے ہمام کو ثقہ اور ثابت اور حسین رازی نے ابن معین کو ہمام سے ثقہ صالح الحدیث اور عثمان نے ابن معین سے ثقہ اور محمد بن سعد نے ہمام کو ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم کے بیٹے نے کہا کہ ابو زرعہ ہمام کی بابت سوال کئے گئے تو لا باس بہ فرمایا، اور انہیں ابو حاتم کے بیٹے نے کہیں نے اپنے باپ ابو حاتم سے ہمام کی بابت سوال کیا تو آپ نے ثقہ و صدوق فرمایا۔ اور ہمام کو ابن ہمام سے ثقہ میں ذکر کیا ہے اور ابو بکر برویجی نے ہمام کو صدوق اور ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے اور احمد عیسیٰ نے ہمام کو ثقہ اور حاکم کو ثقہ و حافظ و زکریا ساہی نے ہمام کو صدوق و صالح الحدیث کہا ہے۔ اگے چلیے۔

## حرف الواو

**قولہ** (۱۶۳) درقاو بن حم۔ قال ابو داؤد و درقاو صاحب سنة الا انه فيه ارجاء۔ ترجمہ کیا ابو داؤد نے کہ درقاو صاحب سنت ہیں لیکن ان میں ارجاء ہے۔ ایضاً  
**اقول**۔ سابق میں کئی بار بیان ہو چکا ہے کہ ارجاء منافی توثیق نہیں ہے۔ اور یہاں تو ارجاء ثابت بھی نہیں ہے کیونکہ کہا محمد بن اسماعیل کا انکار ثابت ہے۔ بدی الساری میں ہے قیل لہ کان یثی الا ارجاء قال الا اذری۔ اور تہذیب جلد ۱۱ میں ہے قیل لہ کان موجبا قال الا اذری۔ دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امام احمد سے پوچھا گیا کہ درقاو مرجع تھے؟ اس میں ارجاء تھا؟ تو جواب دیا کہ مرجع ہو اور میں نہ جانوں؟ یعنی یہ مرجع نہیں ہے؛ چلیے آپ کی جرح ارجاء کی کا فور ہو گئی۔ اور صاحب سنتہ (حدیث) ہونا ان کا آپ کو مسلم ہی ہے۔ لیکن توثیق بھی ثابت ہو گئی۔ لیکن میں اپنی عدوت کے مطابق صریح لفظوں میں ان کی توثیق سنا ہوں۔ القریب میرے صدوق اور خلاصہ میں ہے وثقتہ احمد بن معین یعنی یہ صدوق ہیں ان کو امام احمد و یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ نیز ان الاعتدال میں ہے۔ صدوق عالم من الثقات الکوفیین قال احمد ثقہ صاحب سنة قال ابن معین وثقا وثقة وقال ابن عدی کابا سربہ انتہی۔ یعنی درقاو صدوق عالم کو فہم کے ثقہ لوگوں سے ہے۔ ان کو احمد نے ثقہ صاحب حدیث اور ابن معین نے ثقہ اور ابن عدی نے لا باس یہ کہا ہے۔ اور بدی الساری میں ہے۔ قال ابن عدی لا باس بہ وثقتہ یحییٰ بن معین وغیر واحد مطمئن قال احمد ثقہ صاحب سنة انقی۔ یعنی ان کو ابن عدی نے لا باس یہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ مطلق اور امام احمد نے ثقہ صاحب حدیث کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ و ۱۱ میں ہے قتال حرب قال احمد ثقہ وقال احمد بن ابی مریم عن ابن معین وثقا وثقة وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین صالح وقال الخلیفی عن ابن معین وثقا وثقیدان ثقتان وقال ابو حاتم کان شجبة یثنی علیہ وكان صالحا الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن عدی لا باس بہ وقال ابن شاذان فی الثقات قال وکیع وثقا وثقة وثانی ابو داؤد عن احمد ثقہ صاحب سنة انقی۔ مختصراً۔ یعنی درقاو کو حرب نے امام احمد سے ثقہ اور احمد بن ابی مریم نے بغایت ابن معین ثقہ اور اسحاق

نے بروایت ابن معین صالح الحدیث اور غلابی نے بروایت ابن معین ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے ان کو صالح الحدیث کہا اور کہا کہ شعبہ ان کی عمدہ تعریف کرتے تھے اور ان کو ابن حبان نے ثقات میں اور ابن عدی نے لا باس بہ اور ابن شہاب نے ثقات میں اور وکیع نے ثقہ اور ابو داؤد نے بروایت احمد ان کو ثقہ اور صاحب حدیث کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۴) دھب بن جریر بن حازم کان عفان یتکلم فیہ۔ ترجمہ عفان کو ان میں کلام تھا۔ ایضاً  
اقول آپ نے عفان کے کلام کی کوئی وجہ نہیں بیان کی جس کی وجہ سے آپ کی جرح یوں ہی موقوف ہو گئی۔ لیکن ہمارا بھی حوصلہ دیکھیے کہ ہم آپ کو وجہ بتلائے ہیں۔ اور آپ کی جرح کو بایہ ثبوت پر پہنچا کہ جواب دیتے ہیں۔ پس سنیہ وجہ نکام عفان یہ ہے کہ وہ جب نے شعبہ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ ان کو شعبہ سے سماع نہیں ہے۔ حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں قال عفان انه لم یسمع من شعبۃ یعنی عفان نے کہا کہ وہ جب کو شعبہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ یہ ہے اصل جرح! لیکن اب اس کا جواب سنیہ اولیٰ امام بخاری نے وہ جب کی حدیث بروایت شعبہ بالا نفرد روایت ہی نہیں کی۔ دوسرے یہ کہ جو روایت صحیح بخاری میں ہے وہ بھی بالمتابعیت ہے چنانچہ ہدی الساری میں ہے لہ من حدیث ابن شعبۃ ما توجہ علیہ۔ یعنی امام بخاری نے وہ جب کی روایت شعبہ سے بالمتابعیت لی ہے اور متابعت وغیرہ کا مفصل بیان علامہ ثابت کے ترجمہ میں اور بھی کئی نمبروں میں ہو چکا ہے فاندفع الجرح اب وہ جب کے متعلق یہ ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بذاتہ خود ثقہ ہیں تقریباً میں ہے۔ ثقہ من الثقات اور علامہ میں ہے ابن معین وثقہ واحتج بہ المباحون۔ یعنی یہ ثقہ ہیں ان کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور باقیوں نے ان سے محبت پکڑی ہے۔ میزان میں ہے وثقہ ابن معین وقال النسائی لیس بہ باس وقال العجلی ثقہ انتہی۔ یعنی ان کو ابن معین نے اور نسائی نے لا باس بہ اور عجل نے ثقہ کہا ہے اور ہدی الساری میں ہے۔ احدا الثقات قال احمد کان دھب صاحب سنة وثقہ ابن معین والعجلی وابن سعد واحتج بہ الدائمة انتہی۔ یعنی وہ جب ثقات سے ہیں ان کو احمد نے صاحب حدیث اور ابن معین اور عجل و ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ اور ان کے کل ائمہ نے محبت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ۱۱

۱۱ مؤلف ۱۲ ایضاً ۱۳ مؤلف ۱۴ مؤلف ۱۵ مؤلف ۱۶ مؤلف

۱۷ مؤلف ۱۸ مؤلف ۱۹ مؤلف

میں ہے قال عثمان وھب ما لم الحدیث وقال الشافعی لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات  
 وقال المجلی بصری ثقة وقال ابن سعد وكان ثقة قال احمد كان وھب صاحب سنة التھلی  
 ملخص: یعنی وھب کو عثمان نے صالح الحدیث اور نائی نے لا باس ہا اور ابن حبان نے ثقات میں اور  
 عجمی نے ثقة اور ابن سعد نے ثقة اور امام احمد نے صاحب حدیث فرمایا ہے۔ اگے چلیے۔

---

# حرف اللام الف

**قولہ (۱۶۵) لاحق بن حمید -** کاوی الحسین بن حبان عن معین قال مضطرب الحدیث ترجمہ روایت کی معین بن حبان نے معین سے کہا معین نے کہ یہ مضطرب الحدیث ہیں۔ ایضاً **اقول**۔ یہ ان کے ثقہ ہونے کے مخالف نہیں اس لیے کہ احتمال کچھ اضطراب ان کے اواخر عمر میں ہوا ہو جیسا کہ مسلم ہے کہ سن اختلاف وہی شیخوفتہ ہے۔ اور امام بخاری نے قبل اختلاف روایت لینے کا التزام کیا ہے۔ لہذا ان کے بھی مضرب نہیں۔ بہر حال ان کے ثقہ ہونے کی منافی نہیں بلکہ ان کا ثقہ ہونا ثابت ہے تقریباً ہے ثقہ من کبار الثالثة۔ یعنی یہ ثقہ ہیں علامہ میں ہے وثقہ البوزعة یعنی ان کو البوزعة نے ثقہ کہا ہے میزان میں ہے من ثقات التابعین قال البوزعة وجماعة ثقہ انتہی یعنی لاحق ثقہ تابعین سے ہے اس کو البوزعة اور ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے۔ قال ابن سعد کان ثقة وقال الجلی بصری تابعی ثقة وقال البوزعة دا بن خراش ثقة وقال ابن عبد البر وثقة عند جمیعہم انتہی ملخص۔ یعنی لاحق کو محمد بن سعد نے ثقہ اور احمد عجلی نے ثقہ اور البوزعة دا بن خراش نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ یہ سب کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اگے چلیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



**اقول**۔ حافظ نساس کی بابت ہدی الساری میں فرمایا ہے مع ذلك نكاحه لم يكن حائجة یعنی یہ دعویٰ الی القدر تونہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اولاً ان کا قد یہ ہونا ہی غیر مسلم ہے اس لیے کہ آپ نے صبیحہ تمہرین کا نقل کیا ہے۔ یعنی یہی جو مجہول ہے جس کا عدم یقین مسلم ہے۔ پہلے آپ کی جرح کا فور ہو گئی۔ اب سینے ان کا ثقہ ہونا۔ تقریب میں ہے ثقہ اور علامہ میں ہے وثقہ ابن معین وحجیم۔ یعنی یہ تقریب ان کو بخیر و وحیم نے ثقہ کہا ہے۔ میزان میں ہے صدوق عالم قال ابو حاتم صدوق وقال ابن سعد صالح الحدیث قال وحیم موثقہ عالم عالم انتہی۔ یعنی یحییٰ صدوق و عالم ہے ان کو ابو حاتم نے صدوق اور ابن سعد نے صالح الحدیث اور وحیم نے ثقہ عالم عالم رد ہوا۔ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ احمد ابن حنین والوداد صاحبہ الجماعۃ۔ یعنی یحییٰ کو احمد و یحییٰ والوداد نے ثقہ کہا ہے اور ان سے ایک جماعت نے تحت پکڑا ہے اور تہذیب التہذیب عبد یار و وحیم میں ہے قال صالح بن احمد عن ایہ لیس بہ باس وقال الخلابی وغیرہ عن ابن معین ثقہ وقال الخلابی کان ثقہ وقال عثمان الدارمی عن وحیم ثقہ عالم وقال اوسری عن ابی حاتم ثقہ وقال السنائی ثقہ وقال یعقوب بن سفیان ثقہ وقال عبد اللہ بن محمد بن سنان باس بہ وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث وقال العیسیٰ ثقہ وقال یعقوب بن شیبہ ثقہ مشہور و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتہی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ کو صالح نے اپنے باپ امام احمد سے لا باس برا اور مفضل بن ابی وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ اور غازی نے خود بھی ثقہ کہا ہے اور عثمان نے وحیم سے ثقہ عالم اور اجری نے الوداد سے ثقہ اور نسائی نے ثقہ اور یعقوب بن سفیان نے ثقہ اور عبد اللہ نے لا باس برا اور محمد بن سعد نے کثیر الحدیث اور عیسیٰ نے ثقہ اور یعقوب بن شیبہ نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ آگے چلیے۔

قولہ (۱۶۸) یحییٰ بن سعید (ابن موسیٰ الکوفی بن ابان) ذکرہ الحنفی فی الضعفاء۔ ترجمہ ذکر کیا ان کا عقلی نے ضعیف ہیں۔ ایضاً

**اقول** عقلی کی کتاب الضعفاء میں نعمان کا ذکر آگیا ہے۔ نہ یہ کہ عقلی نے یہ جو ان کے ضعیف ہونے کے ضعیف ہیں ذکر کیا ہے۔ من یدعی ذلک البیہان۔ بلکہ یحییٰ بن سعید ائمہ ثقات سے ہے۔ کیا صحیح علامہ بریں امام بخاری نے ان سے چار جگہ ثقات ذکر کیا ہے۔ پہلی جگہ مبتلا ثقتہ الوداد اسمہ ہے۔ دوسری جگہ مبتلا ثقتہ زائدہ وشعبہ ہے۔ تیسری جگہ مبتلا ثقت عثمان بن الشیم ہے۔ چوتھی جگہ مبتلا ثقتہ وکیع ہے۔

فلاح حجاج اکاف۔ تقریب میں ہے صدوق اور غلامہ میں ہے وثقہ ابن معین اور میزان میں ہے وثقہ ابن معین وغیرہ۔ یعنی یہ صدوق ہیں ان کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے وثقہ ابن سعد والیواد ابن معین وابن عمار وغیرہم وقال احمد لیس بہ باس واجتہد بہ الباقون انتفی۔ یعنی یحییٰ کو محمد بن سعد والیواد ابن معین وابن عمار وغیرہ نے ثقہ اور احمد نے لا باس بہ کہا ہے اور بانیوں نے محبت پکڑی ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ماویٰ عشر۱۱ میں ہے۔ قال الیواد عن احمد لیس بہ باس وقال الیواد لیس بہ باس وثقہ وقال یزید بن الہیثم عن ابن معین ہرم اہل الصدق لیس بہ باس وقال الدوری وغیرہ عن ابن معین ثقہ وکذا قال محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی والدارقطنی وقال النسائی لیس بہ باس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد کان ثقہ انتہی ملخصاً یعنی یحییٰ کو الیواد نے روایت احمد لا باس بہ اور الیواد نے خود بھی لا باس بہ ثقہ اور یزید نے ابن معین سے صدوق لا باس بہ اور دوری وغیرہ نے ابن معین سے ثقہ اور محمد موصلی اور دارقطنی نے ثقہ اور نسائی نے لا باس بہ اور ابن حبان نے ثقات میں اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیے

قولہ (۱۶۹) یحییٰ بن سلیمان الحجفی الکوفی۔ قال النسائی لیس بثقة۔ ترجمہ کیا نسائی نے کہ ثقہ نہیں ہیں۔ ایضاً

اقول۔ امام نسائی نے ان کو بوجہ سند و عداوت کے ایسا کہہ دیا ہے ورنہ حقیقت میں یحییٰ ایسے نہ تھے حافظ ہدی الساری میں فرماتے ہیں وکان النسائی یسئى المرای ذیہ۔ یعنی امام نسائی ربوبہ صند کے یحییٰ کی بابت بری رائے رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے ان کے ثقہ نہ کہنے کی۔ ورنہ یحییٰ بن سلیمان اصل میں ثقہ ہے تقریب میں ہے صدوق اور غلامہ میں ہے وثقہ ابن حبان اور میزان میں ہے وثقہ بعض الحفاظ یعنی یحییٰ صدوق ہیں ان کو ابن حبان وبعض الحفاظ نے ثقہ کہا ہے۔ چنانچہ ان بعض کا نام بھی سنیے۔ ہدی الساری میں ہے۔ والدارقطنی والعتیابی وثقہا و ذکرہ ابن حبان فی الثقات انتفی۔ یعنی یحییٰ کو دارقطنی وعتیابی نے ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے قال الیواحتم شیخ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الدارقطنی ثقہ وقال مسلمة بن قاسم لا باس بہ

۵۳	۳۶	۳۹	۳۵	۳۴	۳۳
۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳

قولہ زائد البخاری بن صالح البیحا علی الجمعی قال القیاسی جمیعۃ زمرہ کا عقلمی نے کہ جمعی  
جمعیہ بن ابی نعیم

**اقول**۔ یہاں بھی آپ نے غلطی کی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آپ کی آخری غلطی ہے اس لیے میں تباہی دیتا ہوں  
 البوحاتمی نہیں ہے بلکہ ابو حاتم ہے باقی رہا عقیل کا ان کو جہمہ کہنا۔ یہ بلادلیل اور من قبیل الشذوذ ہے  
 کیونکہ ان سے کوئی عقائد جہمہ ظہور میں نہیں آئے۔ اگر ہوں تو بغی کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں  
 لاسکتے۔ پس ثابت ہوا کہ انکا جہمہ ہونا غلط اور عقلی سے خط ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بالانفاق ثقہ  
 ہیں۔ تقریباً میں ہے صدوق یعنی یہ بہت سچے ہیں۔ خلاصہ میں ہے احمد کبار الحدادین قال ابو زرعة  
 الدمشقی عن ابن معین ثقہ فقال ابو حاتم صالح انتہی یعنی یحییٰ بن یزید محمد بن سہب بن ابن کو ابو زرعة  
 نے بروایت یحییٰ اور ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث کہا ہے۔ یزید بن سہب ثقہ ابن معین وغیرہ  
 وقال ابو حاتم صدوق یعنی ان کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ یحییٰ بن سہب  
 میں ہے وثقہ یحییٰ بن معین وابو الیمان وابن عدی وقال النسائی ہون اهل الصدق والامانة۔  
 وقال ابو حاتم صدوق اتفقوا یعنی ان کو یحییٰ وابو الیمان وابن عدی نے ثقہ اور نسائی نے صدوق و  
 امانت وار ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔ تہذیب التہذیب جلد ہادی عشر (۱۱) میں ہے قال ابو زرعة  
 سألت یحییٰ بن معین عنہ فقال ابو حاتم صدوق وذكر ابو ابن عدی فی جماعۃ من ثقات  
 اهل الشام وذكر ابو حبان فی الثقات وقال الساجی ہو عندہم من اهل الصدق والامانة  
 وقال الخلیلی ثقہ انتہی ملخصاً۔ یعنی یحییٰ کو ابو زرعة نے بروایت ابن معین ثقہ وار ابو حاتم نے صدوق  
 اور ابن عدی نے اہل شام کی ثقہ جماعت میں اور ابن حبان نے ثقات میں اور ذکر کیا ساجی نے صدوق  
 اور امانت دار اور خلیلی نے ثقہ کہا ہے۔ آگے چلیں۔

قولہ ۱۰: یحییٰ بن عبد الصنعی - صفحہ ۲۷۲ یا ۲۷۳ - ترجمہ ضعیف ٹھہرایا ان کو ذکر یا سا جی نے بشی  
 اقل یہ جرح بالکل مبہم اور حد درجہ ابہال میں ہے اس لیے کہ ضعف کے مدارج اور انواع و اقسام  
 و اصناف بہت ہیں۔ کما جی، مصحفی کتب اصول الحدیث - اور یہاں کوئی بھی وجہ مذکور نہیں۔ پس ذکر

ساجی کی تضعیف بالکل مجروح اور باطل ہوئی۔ لہذا اس کا حیز تسلیم میں آنا ناممکن بلکہ محال ہے۔ اور بڑی وجہ ان کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ ثقہ کی روایت میں ان کی کوئی حدیث منکر پائی نہیں گئی جبکہ خطیب کا قول آگے آتا ہے۔ ان کی بابت تقریباً میں ہے صدوق من التامعة یعنی بڑے بڑے میں خلافت میں ہے قال ابو حاتم لیس بہ باس وقال الخطیب لا نعلم دوی حدیثاً منكراً انتقی یعنی یحییٰ جعی کو ابو حاتم نے لا باس نہ کہا ہے اور خطیب نے کہا میں ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں جانتا۔ میزان الاعتدال میں ہے ثقہ صدوق وقال ابن معین صدوق وقال الدارقطنی حجة انتقی۔ یعنی یحییٰ ثقہ صدوق ہے ان کو ابن معین نے صدوق اور دارقطنی نے حجة کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے قال ابو حاتم وغیرہ لیس بہ باس وقال ابن معین کان صدوقاً وقال الخطیب لا نعلم فی دعاہ شئاً منكراً انتقی یعنی یحییٰ کو ابو حاتم وغیرہ نے لا باس بر اور ابن معین نے صدوق کہا ہے اور خطیب نے کہا میں ان کی کسی روایت کو منکر نہیں جانتا۔ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے قال حسین بن حبان عن ابن معین کان صدوقاً وقال ابو حاتم لیس بہ باس وقال الدارقطنی یفتج بہ و ذکرہ ابن حبان فی اشکات انتقی ملخص یعنی یحییٰ ضعیف کو حسین نے بروایت ابن معین صدوق اور ابو حاتم نے لا باس بر اور دارقطنی نے محبت اور ابن حبان نے ثقہ میں ذکر کیا ہے آگے چلیے۔

قولہ (۱۲۲) یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر المصری۔ قال النسائی ضعیف وقال ابن معین لیس بثقة ترجمہ کہنا نالی نے کہ ضعیف ہیں اور ایک مرتبہ کیا کہ ثقہ نہیں ہیں۔ راویہ اقول۔ ان میں جو کلام کیا گیا ہے وہ ان کے مالک سے سماع کی بابت ہے۔ یعنی انھوں نے مالک سے روایت کی ہے اور ان سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اس لیے محض انہیں روایات کی بابت ان میں کلام کیا گیا ہے چنانچہ تقریباً میں ہے۔ تکرار فی سماعہ من مالک چنانچہ امام نسائی کا کلام (ضعیف) اسی قبیل سے ہے لیکن ان کی جو روایات لیث سے ہیں ان میں کوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثقہ ہیں۔ جیسا کہ ان کی توثیق آگے آتی ہے اور بحمد اللہ کہ صحیح بخاری میں ان کی روایت لیث سے ہے نہ مالک سے فائدہ عند الجرح تقریباً میں ہے ثقہ اور خلاصہ میں ہے وثقہ ابن حبان فاصاب یعنی ابن حبان نے حبان کو ثقہ کہا ہے یہی ٹیک ہے نہ تضعیف نسائی۔ میزان الاعتدال میں ہے ثقہ صاحب حدیث ومعرفۃ شخبہ فی الصحیحین قال ابو حاتم ینتہ حدیثہ مد ثقہ غیر واحد انتقی۔ یعنی یحییٰ بن بکیر ثقہ اور صاحب حدیث

۱۱	۲۳۶	۵	۵۲	۳	۲۹۵	۲	۳۶۵	۱۰	۲۹۵
۱۱	۲۳۶	۵	۵۲	۳	۲۹۵	۲	۳۶۵	۱۰	۲۹۵

و معرفت ہے اس صحیح بخاری و مسلم میں حجۃ بکڑی گئی ہے۔ ابو حاتم نے ان کی حدیث کو لائق لکھنے کے کہا ہے اور بہتوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ہدی الساری میں ہے۔ قال ابن عدی ہوا ثبت الناس وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ انتھی یعنی ابن عدی نے ان لوگوں میں اثبت اور ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل کتب کہا ہے تہذیب التہذیب جلد گیارہ میں ہے قال ابو حاتم یکتب حدیثہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الساجی ہو صدوق و قال ابن عدی ہوا ثبت الناس وقال الحللی کان ثقۃ و قال ابن قانع مصری ثقۃ انتھی المختص۔ یعنی ابو حاتم نے ان کی حدیث کو قابل تحریر اور ابن حبان نے ثقات میں اور ساجی نے صدوق اور ابن عدی نے لوگوں میں اثبت اور خلیلی نے ثقہ اور ابن قانع نے ثقہ کہا ہے اگے چلیے

قولہ (۱۸۳) یعقوب بن حمید ابن کاسب المدنی۔ دی عباس عن یحییٰ لیس بثقة وقال یحییٰ والنسائی لیس بشیئ و قال ابو حاتم ضعیف۔ ترجمہ روایت کی عباس نے یحییٰ سے کہ یہ ثقہ نہیں ہیں۔ اور کہا یحییٰ اور انسائی نے کہ یہ کچھ نہیں ہیں اور کہا ابو حاتم نے کہ ضعیف ہیں۔ ایضاً  
اقول۔ یہ تین شخصوں کی جرحیں جو آپ نے نقل کی ہیں ان کی بابت بھی آپ کو معلوم ہے؟ کہ کس بنا پر یہ ہیں ہیں سینہ کتب اسرار الرجال میں بتایا ہے کہ یعقوب کو کسی وجہ سے حدادی گئی تھی۔ پس ان کے محدود ہونے کی وجہ سے یحییٰ اور انسائی اور ابو حاتم نے ان کو ضعیف کہہ دیا۔ حالانکہ محدود ہونا کبھی ضعیف کی وجہ نہیں ہو سکتا ورنہ کتب اصول سے حوالہ دیکھئے اسی وجہ سے حافظ ابن حجر نے ہدی الساری میں صاف لکھ دیا قلت من هذا الجهة لیس الجرح فیہ بقادر۔ یعنی محدود ہونا یعقوب کے حق میں کئی جرح ڈالنے والی جرح نہیں ہو سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ ان تین ناقدوں نے بلا دلیل یعقوب پر جرح کی ہے۔ اسی لیے تو حاکم نے فرمایا ہے جس کو حافظ تہذیب التہذیب ج ۱ میں نقل فرماتے ہیں قال المحاکم ابو عبد اللہ لم یتکلم فیہ احد بحجة انتھی یعنی حاکم نے فرمایا کہ یعقوب کی بابت کسی نے دلیل کے ساتھ کلام نہیں کیا۔ بلکہ ان پر جو کلام کیا گیا ہے محض بلا دلیل ہے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے بتا لجت محمد بن الصباح روایت کی ہے فلا حرج فی المتابعة ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ جہا بابت نہ ویسے جاویں جو حاکم نے ابھی لکھا ہے تو صرف اتنا کہہ دینا ان کی توثیق کو کافی ہے کہ حب امام بخاری نے ان سے روایت کیا تو ان سے جرح ساقط ہو گئی۔ جب کہ تہذیب التہذیب میں اس کا بیان ہوا اسی لیے تو علامہ دیزان و ہدی الساری و تہذیب میں خود امام بخاری

اقول۔ آپ نے اسی کلمے کی عبارت کو کیوں چھوڑ دیا جس میں خود ہی علامہ فرمے اس جرح کا جواب دے رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں قلت بنی الاحتجاج بد واجبت لفظة یعنی یونس کے ساتھ دلیل پڑانا واجب ہے کیونکہ یہ فقہ میں معلوم ہوا کہ ابن حبان نے بالکل غلط کیا کہ یہ حجت نہیں ہیں اسی واسطے حافظ بدی السکری میں لکھتے ہیں وشد ابن حبان فقال لا يجوز ان يحتج به لفظة المتأکیر فی نعیاتہ یعنی ابن حبان نے جر یونس کو غیر قابل حجت کہا ہے اس میں وہ شاذ ہیں۔ ان کا قول ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ انہیں حافظ نے تقریب میں فرمایا لعل یصل ابن حبان فی تلخیصہ یعنی ابن حبان ان کے غیر قابل حجت کہنے میں مواب پر نہیں ہیں بلکہ ان سے خطا ہوئی حقیقتہ میں یونس قابل حجت و فقہ میں تقریب میں ہے فقرة من السلسلة اور غلامش میں ہے و فقرة ابو داؤد اور میزان میں ہے و فقرة احمد وغیرہ یعنی یونس فقہ ہے ان کو ابواب و فروع وغیرہ نے فقہ کہا ہے یہی السکری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



میں ہے وثقہ ابو داؤد و نسائی وقال ابن المجید عن ابن معین لیس بہ باس وهذا التوثیق من ابن معین  
 وقال عبد الله بن احمد عن ابیہ وجوان یكون ثقةً نفعی۔ یعنی یونس کو ابو داؤد و نسائی نے ثقہ اور ابن معین  
 نے بروایت یحییٰ لا باس بر ثقہ اور عبد اللہ نے اپنے باپ احمد سے ثقہ کہا ہے تہذیب التہذیب میں لکھا گیا ہے کہ  
 میں ہے۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ وجوان یكون صالحاً الحديث وقال ابیہ عن ابن المجید عن  
 ابن معین لیس بہ باس وقال ابو داؤد و نسائی ثقةً استہل ملح۔ یعنی یونس کو عبد اللہ نے بروایت اپنے  
 باپ احمد صالح الحدیث اور ابیہ نے بروایت یحییٰ لا باس بر ثقہ اور ابو داؤد و نسائی نے ثقہ کہا ہے  
 اگے چلیے۔

## باب الکنی حرف الباء

قولہ ۱۱، ابو بکر بن عباس الکوفی المقرئ صدیق ثبت فی القراءة لکنہ فی الحدیث یغلط ویہم وقال ابو نعیم لحدیثی فی شیوخنا احدا کثروا غلطاً منہ ترجمہ یہ ہے اور محمد بن قرقا میں لیکن حدیث میں غلطی کرتے ہیں کو دخل دیتے ہیں۔ کہا ابو نعیم نے کہ ہمارے شیوخ میں ان سے زیادہ کوئی غلطی کرنا والا نہیں تھا ایضاً  
اقول ۱۲، ان کا وہم وخطا بعد ان کے بڑھے ہو جانے کے تھا۔ قبل کہ ولادت کے حافظ ہدی الساری میں لکھتے ہیں۔  
لما کبر ساد حفظہ فکان یہمو۔ یعنی جب یہ بڑھے ہو گئے تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا اور وہم کرنے لگے۔ پس  
سن شیخ رخت کا تو یہی مقتضا ہے۔ اس کو محدثین اختلاط وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور امام بخاری نے روایت قبل  
اختلاط کبر سن کے لینے کا التزام کیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ امام بخاری نے ان سے جس وقت روایت لی تھی اس وقت  
یہ صاحب وہم نہ تھے۔ علاوہ بریں امام بخاری نے ان سے جو روایت لیا ہے وہ میں جگہ ہے اور بالمتابعیت ہے۔ (۱) ایک  
تو بتا لعلت گویدی (۲) دوسرے بتا لعلت ابن عیینہ (۳) تیسرے بتا لعلت جریر۔ پس جب امام بخاری نے ان سے بلا متابعیت  
روایت ہی نہیں لیا تو ان کی غلطی وہم سے کیا حرج ہو سکتا ہے۔ نا فہم۔ باقی رہا وہم وخطا کا ہونا۔ یہ تو ان کی جملہ  
میں داخل ہے کیونکہ انسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ حافظ بن حجر نے تہذیب التہذیب کی بارہویں جلد میں  
انہیں ابوبکر کے ترجمہ میں کیا خوب لکھا ہے الخطاء والوہم شینان لا یفلح عنہما البشر فمن کان لا یکتوز لک منہ  
فلا یتحقق توک حدیثہ بعد تقدم عدالتہ انتفی یعنی خطا وہم یہ دونوں ایسی شے ہیں کہ ان سے کوئی بشر علیحدہ  
نہیں۔ پس جس سے خطا وہم زیادہ نہ صادر ہو اس کی حدیث نہ چھوڑنا چاہیے اور خصوصاً اس وقت جب پہلے  
اس کی عدالت ثابت ہو چکی ہو چنانچہ ابوبکر کی عدالت ملاحظہ فرمائیے۔ تقریب التہذیب میں سے ثقۃ عابد  
دکنامہ صحیحہ یعنی ابوبکر ثقہ اور عابد ہیں ان کی کتاب صحیح ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر یہ غلطی بھی کرتے ہوں تو ان کی کتاب تو صحیح ہے۔  
جس سے حدیث کی حاتی ہے اور نیچے علامہ صفی الدین غلامی سے فرماتے ہیں قال احمد ثقۃ قال ابن عدی لہ  
احد لہ حدیثاً منکلاً۔ یعنی ان کو احمد نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا میں نے ان کی کوئی حدیث منکر

نہیں پائی منکر توجب ہوتی جب ان کی کتاب غلط ہوتی۔ واذلیس خلیس علامہ ذہبی میزنان عندال میں فرماتے ہیں صدوق ثبت صالح الحدیث وقال احمد ثقة وقال ابن معین ثقة وکتبہ لیس فیہ خطا و انتھی۔ یعنی ابوبکر سچے اور مستند اچھی حدیث والے ہیں ان کو امام احمد نے ثقہ و یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے اوصان کی کتابوں میں خطا نہیں ہے۔ حافظ ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں فرماتے ہیں قال احمد ثقہ وقال ابن عدی لعرجا حدثنا منکروا وقال ابن سعد کان ثقة صدوقا لما بالحدیث وقال الجلی کان ثقة صاحب سنة انتھی یعنی ابوبکر کو احمد نے ثقہ کہا ہے اوصان عدی نے کہا میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں پائی اور ان کو محمد بن سعد نے ثقہ صدوق عالم حدیث اور علی نے ثقہ صاحب حدیث کہا ہے اور وہی حافظ ابن حجر انہی ضخیم کتاب تہذیب التہذیب جلد دوم وازدہم میں مفصل ارقام فرماتے ہیں قال الحسن بن علی ذکر ابن المبارک ابابکر بن عیاش ناشی علیہ فقال صالح بن احمد عن ابیہ صدوق صالح وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقة و ذکر ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی لاباس بلہ وافی لعرجا حدثنا منکروا وقال الجلی کان ثقة قد یأما صاحب سنة وعبادة وقال ابن سعد کان ثقة صدوقا عارفا بالحدیث والعلم وقال الساجی صدوق انتھی لمختصا یعنی حسن نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک نے ابوبکر کا ذکر کر کے ان کی اچھی تحریف میان کی اور صالح نے روایت اپنے باپ احمد ان کو صدوق صالح الحدیث اور عبداللہ نے روایت اپنے والد احمد ان کو ثقہ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اوصان کو ابن عدی نے لاباس بہ کہا اور کہا کہ میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں پائی۔ اور ان کو احمد علی نے پرانے ثقہ صاحب حدیث وعبادہ اور محمد بن سعد نے ثقہ صدوق اور علم حدیث کا عارف اور ذکر ابیہ نے صدوق کہا ہے کہیے سمجھ گئے۔

بس اک نگاہ پر ٹھہرا تھا فیصلہ دل کا

دیکھا جناب ابیہ سے امام بخاری کی صحیح جامع بخاری کا کمال اور اس کے نفاذ کا جروج و قدوح سے پاک و بڑا ہونا اور زور توشیح سے مزین و محلی ہونا۔ کیا اب بھی آپ اپنی آنکھ نہ کھولیں گے۔ اور صحیح جامع بخاری کے بے مثل ہونے پر ایمان نہ لائیں گے۔ لیکن جو شخص دلہرا عین کا بیصر دن بھکا مصداق ہوا اس سے مجبوری ہے صحیح کہنا مقننی نے جس کو صحیح بخاری زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

واذا خفیت علی الغبی فاعلم ان لا تلافی مقلۃ عمیاء

الحمد لله الذي برز به فريده سله باوجود قلب فرس وكثرت منحصر وجوم انكار وكثرت اسفار وعدم فراغ بال از مهمات والارواح اشغال بعون الهي وبركته رسالت پناهي كيفا اتفق كسوت انجام ولباس اعتقاد پيدا. اور پریشانی نفس رساله علامه كی جس لوح سے كه ماسل قلمی شیرازہ جمعیت كا پاياس،  
ديكي هذا آخر ما ظهر لي في هذا الكتاب - وبدا الي من توفيق الملك العزيز الوهاب - في ابطال ما فاه  
في الكلام الحكم بان شتهار الى الدجاجة القصوى - ودفن ما عدي بده وهو قليل المجدوى لبعض من  
وتح بادعاء الحنفية في وصلة التقيد - وترك السنة بالتمسك والتعقيب وحيداً لجنود الارواح الفاسدة  
والافكار الكاسدة - لينفع ويطلع لورا البخاري بافاده ورسالته والله متم نوره ولو كره الكافرون وهو  
مع هذه الصنعة والجهالة والحاجة لا يكف بل يخوض في ما لا يعلم - ويكتب بما لا يفهم ويخالط  
المسلمين ويهينهم اساس الدين - فاني الله المشتكى - الذي يعلم اني - واخفى - فاحمد الله على ما انعم  
علي باختتام هذه الرسالة المباركة مني وان كنت لسنت بنالك بل خائف من اعماله و  
خداي وخراتي وعجزي وسعدي تافه في وناوادي وارحمي داياها واختم  
لي بالحنس انت غفار لمن تاب وتسمع لمن تاب - وآخر دهلي ان الحمد لله رب العالمين وصلى  
الله على خاتم النبيين وسيد المرسلين وشفيهم المذنبين وسلم الى يوم الدين - آمين برحمتك  
يا ارحم الراحمين

يلوح الخط في القرطاس دهلي

وكاتبه ساميل في القرب

حامداً و مدحیلاً مسلماً حاقق میں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے ان کو صحیح بخاری کے ساتھ بھی ضروری محبت ہے اس لیے کہ یہ مطابق خواہ بعض بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص کتاب ہے چونکہ اس کی تحریر میں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب نے رسالہ الامام المبرر مٹا لیفٹ کیا ہے لہذا میں مولف کیلئے اس دعا رختا کرتا ہوں اللھم انھن نصیرین محمد و خذل من خذل مدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد بعض قاصرين ناعا قسنت اندیش نے مقتضائے ۶۔  
نہی رویداد از تخم بدبار نیک کے صحیح بخاری جس کا اصح الکتاب ہونا بعد کتاب اللہ کے فقہاء و محدثین کے نزدیک  
ایک اہم مبرم و مسلم ہے کے بعض رواۃ پر حرج و قدح کیا تھا اور اس کا نام ۶۔ برعکس نہند نام زندگی کا فور۔  
الکلام الحکم رکھا تھا اس کا ایسا صحیح و واقعی جواب مولوی محمد ابوالفتح صاحب نے لکھا جس سے مرود و کا  
غیر محکم اور رو کا مبرم ہونا کاشمیں فی نصف النهار بین الابصار ظاہر ہو گیا۔ خدا اس سعادت مند محبوب کی حقانیت  
حق و البطل بالمل میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

حکیم عبد المجید عفی عنہ

از مولوی سید محمد عبد الکبیر صاحب بہاری مدرس مدرسہ مذکور بنائیں

الحمد لله الذي له ملك السموات والارض وهو على كل شئ قدير والصلاة والسلام على رسوله  
محمد المذي ارسل الى كل صغير وكبير امامجد - اس عاجز نے کتاب الاسرار المبرم کو من اولہ الی آخرہ وکلیا مآثر  
الشرف کتاب ہے اپنے باب میں فی زمانہ بے مثل ویکفنا ہے مولف نے اس کی تالیف میں طبعی محنت  
و جانفشانی کی ہے۔ اسے اللہ اس کتاب کو مقبول انام فرما اور مولف کو یونانید عالم دینی و نبوی میں ترقی  
دے گا و اس کو اپنے اعزاز پر غالب کرے اور اس کے اعزاز کو مغلوب - آمین

الاقم الحروف عبد الكبير عفى عنه

از مولانا محمد منیر الدین خالص صاحب (ملا) مدرس مدرسہ مصباح الہدے بنارس

ماشاء اللہ بنارس کے شہرہ آفاق جوان صالح جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ اپنی طاقت خدا داد سے پوری دہوتی پرشاد کو ایسی پچھاڑ پچھاڑی کہ کسری کی وال اور بھونچا چال اتنوں سے باہر نکل پڑا اور ذہن کو انتوں سے پکا کر سمجھنا اور اپنے کیے کا دبا لی بھگت رہا ہے۔ ان بھٹس دیکھ لاشعاید جن اکہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیرا انجزا

خاکہ محمد منیر خاں عفا اللہ عنہ

از مولوی ابوالحسنین محمد عبد المجید صاحب (ملا) مدرس مدرسہ مذکور بنارس

یہ رسالہ مولوی عمر کریم ایسے منہ پھٹ منتر من کا منہ ٹوڑ جواب ہے جس نے مذہبی دنیا میں بخاری ایسی کتاب پڑھیں کہ رواد کے ثقاہت پر قیروں سے اتفاق امت ہے جو ع کر کے فرقہ ناجیہ انا علیہ داعیانی کامل دکھایا خداوند تعالیٰ ہمارے دوست مولوی ابوالقاسم صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے کل توہیات کو سباز منشور کر دیا۔ خاکہ محمد عبد المجید۔

از حاجی حافظ حمنازا احمد صاحب دہلوی مقیم شہر بنارس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ دَکْتُ - وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - اے اجداد - یہ رسالہ الامام المبرم مصنفہ جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب زاد اللہ علمہ وعلوہ وفضلہ جو جواب میں الکلام الحکم مولفہ مولوی عمر کریم پٹنوی بدوہ اللہ تم کے لکھا گیا فی الواقع بے مثل بے نظیر ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں امر حق کا اظہار ہے اور الحق یصلو ولا یغلیٰ ایک سچی گفتار ہے۔ خدا مولا کو ہمیشہ اظہار حق کی توفیق دیوے۔ آمین خاکہ ابوالوجید حمنازا احمد

از مولوی محمد حیات اللہ صاحب واعظ شہر بنارس!

عمر کریم (علیہ السلام) کے جواب میں آپ نے جس قدر رسائل لکھے ہیں۔ سب کا میں نے مطالعہ کیا۔ اور ہر ایک کو اپنے باب میں بے نظیر پایا خصوصاً اس کتاب سے زیادہ اور کوئی امر مبرم نہیں ہو سکتا خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

محمد حیات اللہ بناری



از مولوی ابوالسراٹیل محمد اسماعیل خالص صاحب ساکن پریلو اضلع پرتاب گڑھ

مولانا! آپ کی الامر المبرم واقعی امر مبرم ہے جو مصنوعی الکلام الحکم کے لیے سیف صارم ہے۔ آپ کی یہ کم سنی اور بلا کی ذکاوت! بے شک یہ اسی امام کا اثر ہے جو اپنی کم سنی میں امام باکمال پر چکا تھا۔ یعنی بد اکھلاۃ المہمالم الجاری علیہ الختم من اللہ الباری بخدا آپ کو اس اور زیادہ توفیق دے ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ رہ جننا اے اللہ الناس عننا جیبیعا لخیو حننا ذی ماء وحننا اور آپ کا احسان ملک کے ہر قوم کے سر پر ہے۔ لہذا سب کو ضرور ہے کہ آپ کے حق میں دست بردار ہیں۔

وہما ۛک یا فخر الا ناعزل واجب رھے حل ذی فضل بدھ مظلم  
حاجہ ابوالسراٹیل محمد اسماعیل عفی عنہ

از مولوی کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین بانگی پور ٹپنہ

صاۃ السن میں جو کار نمایاں آپ سے ہو رہے ہیں تعجب خیز و حیرت انگیز ہیں۔ مولوی عمر کریم کے جوابات کا التزام جو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے عامر المحدث خصوصاً ہم لوگ اہل ٹپنہ غایت مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرما کر اپنے جناب میں نہایت قبولیت عطا فرما دے اور آپ کو کجیح الوجہ بدرجہ اعلیٰ ستارہ دارین سے مشرف و ممتاز فرما دے۔

کفایت حسین عفی عنہ

## قصائد

در مدح امام بخاریؒ و توصیف جامع صحیح ایشان از سخنور فصیح اللسان

نکتہ سنج بلیغ البیان مولوی اقبال احمد بدہر پوری!

مقبول سلف صحت یکنائے بخاری  
صحت میں صحیفہ کوئی ہمتائے بخاری  
حقاً ہے ہر ایک وصف میں مائتائے بخاری  
پر سب سے مزج ہے یہ دعوائے بخاری  
کیونکہ نہو ہر دل میں تمنائے بخاری  
ہم وہ نہیں جو مانتے ہوں رائے بخاری  
سرمہ ہے انہیں خاک کف پائے بخاری  
ایمان کی علامت ہے تولاے بخاری  
اللہ رے جمال رخ زیبائے بخاری  
ہے آج جنہیں نٹ صباے بخاری  
گر دیکھ لے نخل قدر عنائے بخاری  
وہ خزانہ چمن آرائے بخاری  
دیکھئے جو کبھی روضہ خضرائے بخاری  
کیوں روکش سدہ نہو طوبائے بخاری  
ہے پاک تریں عین مصفاے بخاری  
تب ہاتھ لگا لو لٹے لالائے بخاری  
ہر سر پر ہے احسان کرم ہائے بخاری  
وہ کس لیے کہنے لگے پروائے بخاری  
ہیں وہ تو دل و جان سے شیدائے بخاری  
واللہ ہے کیا فیض مسیحاے بخاری

محسود ملک رتبہ والا سنے بخاری  
قرآن کے سوا آج زمانے میں نہیں ہے  
تحقیق روایت ہو کہ توشیق درایت  
ہے اور کتابوں کو بھی گو دعائے صحت!  
مجموعہ اخبار رسول عربی ہے  
یہ قول نبی ہے اسے کس طرح نہ مانیں!  
جن آنکھوں میں ہے روشنی نیر اسلام  
لمحہ ہے جسے عشق نہیں قول نبی سے  
ہر اہل بصیرت ہے دل و جان سے مفتوں  
سیراب کریں گے انہیں گل ساغ کوش  
سمہ چمن غلد ہو سو بار تصدق  
تالیف ہو بے مثل تو پھر کیوں نہ ہو یکت  
رضواں کو ہزار چمن غلد نہ بھائے  
اوراق ہیں اس کے ثمر بارخ رسالت  
ان چشموں میں جو بحر رسالت سے رواں ہے  
کی غوطہ زنی قسزم تحقیق میں برسوں  
یک جا کیا اخبار صحیحہ کو پر کھ کر  
جو لوگ کہہ ہیں رائے کے پھندے میں گرفتار  
پر بادۂ عشق نبوی سے جو ہیں سدشار  
اک دم میں شفا ہوتی بدعت کے مرض سے

اسلام کا دعوئے کریں اعدائے بخاری  
 سر سے فضلا کے نہیں کم پائے بخاری  
 اللہ سے مراءۃ حیلانے بخاری  
 دیکھو تو ذرا فیض تجھ لائے بخاری  
 چشم اولی الالبصار میں ہے جائے بخاری  
 کیوں اہل نظر کو نہو سووائے بخاری  
 کیوں دیدہ حق میں میں کھج جائے بخاری  
 دل کش ہے غرض جملہ سراپائے بخاری  
 کافی ہے ہمارے لیے فتوائے بخاری  
 کیوں آنکھیں نہوں محو تماشا ئے بخاری  
 مانا ہے عجم مولد و منشائے بخاری  
 تھا عشق نبی ولولہ افزائے بخاری  
 کچھ بھی نہ ہوئیں حوصلہ فرمائے بخاری  
 کیوں قابل توقیر نہ ہو جائے بخاری  
 پتلی سے روشن تھا سویدائے بخاری  
 وہ آئینہ تھا قلب مفرکائے بخاری  
 معیار تھا گویا دل و انائے بخاری  
 ہے راسخ عنبر سارا ئے بخاری  
 اللہ سے کلک گہر آمائے بخاری  
 پھر مومن کامل کو نہ کیوں بھائے بخاری  
 اللہ سے خم زلف چلیپائے بخاری  
 ہاتھ آئیں اگر حوروں کو اجزائے بخاری  
 کب ہونے لگے کورشنا سائے بخاری  
 ہر ایک سے جز دیدہ بینائے بخاری  
 اس عہدہ مشکل سے جو برائے بخاری

زحافات اس میں نظر آئے ہیں حضرت کے شاندار۔

لہذا یہی ماننا صحیح ہے۔

اخبار نبی سے یہ عداوت ہوا داس پر  
 برسوں وہ تحقیق میں سو گرم سفر تھے  
 اس میں نظر آتے ہیں خط و خال رسالت  
 کا قد ہوئی جاتی ہے تاریکی بدعت  
 کیا ہوتا ہے گر شہرہ چشم اس کو نہ دیکھیں  
 ہے سطروں میں اس کے کشش کیسے محبوب  
 جو نقطہ ہے و مرد یک چشم غرور ہے  
 ہر حرف سویدائے دل اہل صفا ہے  
 کیوں حل مسائل کریں ہم زید و بکر سے  
 ہے اس سے عیاں جلوہ خورشید صداقت  
 حافظ تو تھے اقوال رسول عربی کے  
 ہر چند کہ پر غاء ہے یہ مرحلہ لیکن  
 راہ طلب حق میں صعبا ست زمانہ  
 قرائ بھی اسی حرف سے آغاز ہوا ہے  
 یہ پر تو تھا سبلوہ انوار نبی کا  
 چھپ سکتی نہ تھی ظلمت کذب اس کے مقابل  
 خالص کو علیحدہ کیا ہر اک غش و غل سے  
 ہوتا ہے مشام صلیح جس سے معطر  
 جو لکھی روایت وہ خود قلام تحقیق  
 ملتا ہے شبہ دیں سے شرف ہم سخن کا  
 گردوں پر ہوا طائر سردہ بھی گرفتار  
 سواہ کریں برگ گل غسلہ نچھاور  
 حاجت ہے بعیرت کی پے معرفت حق  
 ممکن نہیں چھ لاکھ حدیثوں کا ہر کھنہ  
 تائید الہی تھی ضروران کی معادن

تسلیم ہے سب کو بدھ لولاٹے سجاری  
بر تر ہے بہت شان معلّاٹے سجاری  
افواہ سے ممکن نہیں اطفائے سجاری  
یہ کام ہے الحق بدھ بیضاٹے سجاری  
آساں نہیں حصر صفت ہائے سجاری

تنقید روایات میں اس وقت سے اب تک  
عالم میں کوئی ایسا محدث نہیں گذرا  
اس نور الہی کی ضیائیوں ہی رہے گی  
آساں نہیں تالیف احادیث صحیحہ  
اقبال دل انگار بس اب ختم سخن کر

از شاعر شیریں سخن بنشی عہد الروافضیہ  
محب متوطن ایلیچ پور دکن۔

سجاری کا محبوباں اب کہائے جسکا جی چاہے  
سجاری کا تجب ہوں آزمائے جس کا جی چاہے  
سنا و صاف ان کے مجھ سے آئے جس کا جی چاہے  
محبت ان سے رکھ عظمت بڑھائے جس کا جی چاہے  
بس ایسی روشنی سے فیض پائے جسکا جی چاہے  
سجاری کرے تصدیق اور صادق کہائے جس کا جی چاہے  
شک اس میں لاسٹاؤنکر کہائے جس کا جی چاہے  
میرے کہنے پر کیا ہے آزمائے جس کا جی چاہے  
سجاری کے حسد سے خار کھائے جس کا جی چاہے  
بس ایسی دشمنی سے دیں گنوائے جس کا جی چاہے  
پڑھیں اس کو پڑھائے اور سنائے جس کا جی چاہے  
تو باری باری اس سے فیض ٹھائے جس کا جی چاہے  
حقیقت اس کی ہم سے من کے جلے جس کا جی چاہے  
فضائل سے فضیلت پائے جس کا جی چاہے  
تو منکر بن کے یاں ایمان گنوائے جسکا جی چاہے  
فضائل اور ہم سے سنئے جس کا جی چاہے  
صداقت اس کی کی ہے دیکھ جائے جس کا جی چاہے  
کسے انکار اور شپہر کہائے جس کا جی چاہے

تقصیب اور حسد دل سے مٹائے جسکا جی چاہے  
جہاں میں ان دونوں مجھ پر زبس انعام باری ہے  
ابام باصفا کی مدح سے رطب اللسان ہوں میں  
خلیل اللہ آسا کہہ دیں کو کیا معمور  
ہوئے ان کی سعی سے سنت و توحید یاں روشن  
محمدؐ نے محمدؐ کا کیا دیں ہے ممتور یاں  
ہوئے سولہ برس کی عمر میں اکمل حدیثوں میں  
حدیثوں کی ہوئی شہرت ہے ان سے خوب عالم میں  
سجاری آتا ہے بدعی کو تو بس نام سجاری سے  
سجاری کا ہے جو دشمن وہی دشمن ہے احمدؒ کا  
ہوئی مقبول عالم میں یہ جامع مستجاب ان کی  
ہے درجہ و درسا اس کا کتاب اللہ باری سے  
رسولِ حقؐ نے فرمایا ہے ہاں اس کو کتاب اپنی  
محاسن اس کے ہوں اللہ اکبر کیا بیاں مجھ سے  
مولف کو ملی ہے حضرت نبویؐ سے خوشخبری  
لکھی ہے نزد منبرِ بیٹھ کر مسجد میں حضرت کے  
حیات ان کی میں یاں تشریف ہزارا شخص نے یارو  
جہاں میں بس ہے شہرت اسکی یا مہر اللہ ساں

تو دونوں نعمتوں سے فیض پاگئیں کا جی چاہے  
احادیث نبی کا درس پائے جس کا جی چاہے  
بس اس کھدکس یاں خطا ٹھائے جس کا جی چاہے  
سنا کر اس کو دل ان کا جلائے جس کا جی چاہے  
تو سنی بن کے اس سے لو لگائے جس کا جی چاہے  
مخالف بن کے اس کا بن ناری گھائے جس کا جی چاہے  
پس اس کی قدم سے عزت بڑھائے جس کا جی چاہے  
رکھ اس سے انس اور فرسوس پاگئیں کا جی چاہے  
یاں ایسا کوئی ہم کو سنائے جس کا جی چاہے

ملی نعمت کتاب حق کے بعد از ہم کو یہ عظمتی  
احادیث نبی کی کیا ہوئی تدوین ہے واللہ  
ہوئے ہیں جا بجا اب درس اس کے ہند میں جاری  
ہیں اس سے راضی اور بدعتی یا رو بہت جلتے  
ہیں سنی منبسط اس سے تو بدعتی منقبض اس سے  
موجود ہی کیا کرتے ہیں اکرام اس کا دل سے یاں  
گروہ اہل سنت میں ہے اس کی قدر و قدر افزوں  
مطیعان جناب احمدی ہیں اس کے شیعہ ائی  
موجود کی عزت سن کر کہا یہ اہل سنت نے

## ولہ ایضاً

سجادی کی تو صیغ لکھوں ابھی  
اُسے ربط اللہ باری سے ہے  
مفخر شدہ زبیر چرخ کہن !  
پذیری نہ قولم تو باشی خوئے  
تو گفتار من کن سدا سر قبول  
مخالف نبی کا ہے وہ بے گماں  
سنو گوش دل سے میری گفتگو  
نہ مانے جو اس کو وہ ہے بس جہول  
نبی کی زیارت سے اندر منام  
و شا باشی حضرت سے ان کو ملی  
منور کیسا مثل مہر جہاں  
بس اکمل حدیثوں میں ہے نیک نام  
ملی نعمت ان کو زرب العباد  
ز بس دین احمد کی تزیین کی

پس از حمد ایزد و نعمت سبب  
جسے انس یا رو سجادی سے ہے  
اد و مقام احمد امام زمن  
مزمین نمود است و یون نبی  
عدوے مجازی سمت خصم رسول  
جو دشمن سجادی کا ہے در جہان  
نبی کا ہے دشمن خدا کا عدو  
ہوئے شادان سے جناب رسول  
مشرک ہوئے ہیں و عالی مقام  
ہوئے ہم کلام ان سے حضرت نبی  
محمد نے دین محمد کو یاں  
ہوئے شانزدہ سال میں وہ امام  
حدیثیں تھیں تھہ لاکھ بس ان کو یاد  
احادیث نبوی کی تدوین کی !

احادیث نبوی فراہم کیا  
ہو تا حشر رحمت کا ان پر نزل  
مُحِب ہوں بخاری کا میں خیر سے  
بخاری کا یاں سن کے نام نکو  
صد سے بخاری کے جو خوار ہے  
ہے جامع بخاری بڑی شان کی  
یہ جامع ہے بس جامع فضل و خیر  
کتاب الہی کے بعد ازیں  
وہ مسجد میں احمد کے منبر کے پاس  
ہیں رفائض و بدعی بس اس کے حدود  
ہوئے درس جاری ہیں اس کے پیل  
کردیفین حاصل تم اس سے مدام  
سنو اس کو تم اور سناؤ دوام  
دکھو درس اس کا تم اسے مومنین  
یہ بے نہر فیضان اسے مسلمین  
موحّد کریں قدر اس کی یہاں  
صداقت میں اس کے ہو بس شک جے  
تشفی کریں گے ہم اس کو ضرور  
ہے شہرت میں یہ مثل مہر منیر  
دکھے ہے نہ شپہر کو دن میں ذرا  
رہو درس میں اس کے شاغل بیدل !  
یہاں تم یہ بس فضل جاری یہ ہے  
حیات مؤلف میں اسے دوستدار  
جو منکر ہوا اس کا ایماں گپ  
تو کہ عزت میں اس کی اسے نیکنام

مرتب کیا نسخہ کیمیا  
بحق جناب محمد رسول  
جسے شک ہو وہ آزمائے مجھے  
بخار آتا ہے بدعی زشت کو  
پس اللہ کی اس پر ہفکا رہے  
ہے رہبر یہی ہر مسلمان کی  
نہو چین مومن کو اس کے بے غیر  
ہے درجہ بڑا اس کا اسے مومنوں  
ہے اس کو کھلا بادلوں باسپاس  
مسلمان نہیں ان کو سمجھو یہود  
بہ روم بہ مقرر بہ ہندوستان  
پڑھو اور پڑھاؤ اسے صبح و شام  
عوض اس کے جنت میں پاؤ مقام  
ہوں خرسند تم سے رسول امیں  
کرد تازہ تم اس سے لبنان دیں  
یہ ہے اہل بدعت کے حق میں سناں  
پڑے رنج شک ہم سے آکر ملے  
کریں ہم نہ اس کام میں کچھ قصور  
کرے قدر اس کی جو ہو دوسے بصیر  
تو خود شہید کی اس میں کیا ہے خطا  
جلاؤ تم اعدا رکے بس خوب دل  
تمہارے لیے فیض جاری یہ ہے  
مصدق ہوئے اس کے نوے ہزار  
ہو معذور در زمرہ اشقیار  
نہ ملے تو ہو دوسے سزائے ملام



مخالف بنا ہے وہ اس کا غوی  
 حذر مومنوں کو ہے اُس سے ضرور  
 اشاعت میں بدعت کے مائل وہ ہے  
 حکایاتِ باطل کا ناقص وہ ہے  
 کرے عمر اپنی ہے اس میں تلف  
 گیا بھول محشر کا رنج و تعب  
 وہ محشر میں کیا دے گا حق کو جواب  
 عداوتِ سنت کا ہے پر نفاق  
 رہو دور اس سے تم اے مومنوں  
 گنہ بخش دے میرے آمر زگار  
 نہ فریاد رس ہے کوئی تنجد بغیر

جو پٹنہ کا بدعی ہے اک مولوی  
 ہے سنت کا دشمن زبں پر غرور  
 مٹانے میں سنت کے شاغل وہ ہے  
 یہاں حالِ محشر سے غافل وہ ہے  
 ہے بیجا یہ سب اس کا شور و شغب  
 ہے ناحق یہ سب اس کا شور و شغب  
 کرے عاقبت اپنی ہے یاں خراب  
 ہے رفاغی سے اس کو از بس وفاق  
 نفاق و شقاق اس کا شیوہ ہے یاں  
 دعا تجھ سے میری ہے اے کروگار  
 موحد کا تو خاتمہ کر یہ خیر

### از حکیدہ قلم جادو و رقم شاعر بمثل مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمد فیض آبادی

کتاب حق مقدم اس سے یہ سب سے مقدم ہے  
 کتابِ مصطفیٰ ہونے کا رتبہ صرف کیا کم ہے  
 فقاہت اور ضبط و الفاظ کا مُسلم ہے  
 سر تسلیم سب کا اس کی صحت کے لیے خم ہے  
 جہاں ہے مستفیض اس سے کہ یہ مشہور عالم ہے  
 جو دانا فی میں لقا ہے تو عصمت میں یہ مریم ہے  
 کہ وحی غیر منلو ہونے کا رتبہ ہی کیا کم ہے  
 بخاری کے جو شیدا ہیں انہیں کس بات کا علم ہے  
 یہ آئینہ سکندر کا ہے یا یہ ساغرِ جم ہے  
 نچوڑیں گے اے عشاقِ دم میں حبِ تلک دم ہے  
 عجب معجز نما ہے یہ عجب میلے مریم ہے  
 نہ ایسا کوئی مسند ہے نہ ایسا کوئی معجم ہے

حدیثوں میں بخاری کی عجب شانِ معظم ہے  
 فضائل اور گواس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں  
 رواۃ اس کے ثقہ اور عادل و ثبت اور حجت ہیں  
 محدث جعفر دینا میں ہیں گذرے راسخ و کامل  
 تو ان کی طرح حجت ہیں اخبارِ آحاد اس کے  
 خطاؤں سے مبرا ہے بھری ہے رشد و حکمت سے  
 کلام اللہ کے مانند اس کے تیس پارے ہیں  
 مسرت ہر زمان ہوتی ہے دیدِ حُسنِ جاناں سے  
 احادیثِ نبی کی ساری دنیا دیکھ لو اس میں  
 بسی ہے جان و دل میں اس قدر الفت بخاری کی  
 حیاتِ طیبہ پاتے ہیں ہر یک مرودہ دل اس سے  
 نہیں جامعِ صحیح ایسا سنن ایسا کوئی ہرگز

فیوضِ رشد اور خیرِ کثیرانِ دوسے جاری ہے  
کلامِ مصطفیٰ کے پیر میں مجروحِ جودِ دل ہیں  
محبانِ بنیِ آبِ بقا اس کو سمجھتے ہیں  
نہیں ہے اہلِ سنت سے کبھی طاعنِ بخاری کا  
فانِ تجلہِ یلہٹ اور انِ تنویرِ یلہٹ کا  
نہیں حد اس کی گمراہی کی جو منکر ہوا اس سے  
ابوالقاسم محمد بھی عجب ہے حامیِ سنت  
جہاں پلٹنے کے بدعی نے اٹھایا سر جہالت سے  
لکھی وہ امرِ مبرم کٹ گیا جس سے سرِ بدعی  
مچا ہے شور و دیا کر اچڑا خانہٴ بدعت  
سخنِ سنجی میں تو اسے قسمس اور اعلیٰ فصاحت میں

کتاب اللہ کو شپے بخاری چاہِ زمزم ہے  
مبارک ہو بخاری کی تلاوت ان کو مبرم ہے  
مگر جو مخرف ہیں دیں سے ان کے لیے ستم ہے  
وہ جاہل ہے غبی بے دال کا بے شبہ لبوم ہے  
دہی کلبِ الکلبِ صداق ہے جو شکِ بلعم ہے  
وہ اٹھتی ہے وہ اکھر ہے وہ اجمل ہے وہ ظلم ہے  
کلامِ اس کا ہے یا شمشیر ہے یا امرِ مبرم ہے  
وہاں اس کے مقابل اس کی شمشیریاں حم ہے  
عجب تیغ و دھپیک ہے عجب یہ سیفِ صدم ہے  
بخاری کے جو منکر ہیں پیا اک ان میں ماتم ہے  
نہیں ہرگز ظلوری اور فردوسی کے کچھ کم ہے !

### از مولوی برکت علی صاحب برکت پبشر لودھانوی

فقیہ کشتیِ سنت تمہارا ناخدا کیسا ؟  
امام ابو حنیفہ سا تمہارا رہنما کیسا ؟  
یہ دونوں طبقہ اولیٰ کے تھے اعلیٰ نامور تھے  
بتائے مولوی عمر کریم اب راستبازی سے  
یہ بے خبری ہے سنت سے زباں پر سے ترے نکو  
اجارتِ عقل سے دیکھو تڑپ جاؤ ندامت سے  
امام اعظم سنت سے کیا نسبت ہے بدعی کو  
عجب ناداں ہے حنفی مقابلِ اہلِ سنت کے

امام فنِ احادیثی تمہارا پیشوا کیسا ؟  
ہمارا ابو حنیفہ ہے تمہارا دلربا کیسا ؟  
کسی ناچیز کا منہ ان کے حق میں ہے کھلا کیسا ؟  
وہ یوں بعضِ امام مجتہد پر ہے تلا کیسا ؟  
امام مجتہد کا ملِ بخاری کا جھڈا کیسا ؟  
تیرے ناقص دلائل کا ہوا قلعِ قمع کیسا ؟  
ہے کرتا بدعتی سنت کا دعوئے برملا کیسا ؟  
بتحیل پر دیا ہے کرالیہ سری میں بڑھا کیسا ؟

تعارف ہوتا برکت سے تو سرتا فیض بھی حاصل

گریباں میں نظر ڈالے تو دیکھیں گل کھلا کیسا ؟

تمام شد

# افسوس

اے ندیب مل کے کریں آہ و زاریاں  
تو ہائے گل پکاریں چلاؤں ہائے دل

مولانا ابوالطیب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی سے کون واقف نہیں؟ آپ خاکسار کے شیوخ حدیث سے تھے۔ اور عاجز پر بہت مہربان رہتے خصوصاً فدوی کے رسائل سے بے انتہا خوش ہوتے اور ان کو بالائے ترام من اولہ الی آخرہ ملاحظہ فرما کر تقریظ لکھ دیتے۔ اور ہر قسم کی اعانت اس کے لیے فرماتے۔ یہ کتاب الامرالمبرم بھی فقیر نے آپ کے ایمار سے لکھنی شروع کی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ الکلام المحکم کا جواب لکھو میں تم کو دو عمدہ کتابیں بطور انعام کے دوں گا۔ (۱) ایک نمایہ ابن اثیر کا مل ہر جبار جلد ۲) دوسری تہذیب التہذیب کا مل بارہ جلدیں۔ چنانچہ نہایت یہ تو آپ نے پہلے ہی مرحمت فرمائی۔ اور تہذیب التہذیب کے لیے بعد اتمام کتاب ہذا وعدہ تھا صرف لکھنے کے لیے اپنا نسخہ مرحمت فرمایا تھا۔ اور طبع کے لیے نقدی امداد کا وعدہ تھا اور کچھ محنت بھی فرمایا تھا۔ افسوس کہ قبل اشاعت کتاب ہذا آپ تیار بخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ یوم سہ شنبہ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء بوقت ۶ بجے صبح بجا مرض طحون انتقال فرما گئے۔ اور جس وقت کہ دنیا کا آفتاب طلوع ہوا تھا اسی وقت دین کا آفتاب شمس حق یعنی حق کا آفتاب غروب ہوا۔ انا لله وانا اليه راجعون اللهم اغفر له وارحمہ - ۶

جی کے جی ہی میں رہے اور ان سارے چل بیٹے

اب آپ کے خلف الصدق مولوی حکیم محمد ادیس صاحب رجوزی علم فذی بیات شخص ہیں، سہ امید ہے کہ مولانا مرحوم کی سچی جانشینی فرمادیں گے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح اعلان کریں گے۔ من کان باللہ عند النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عداۃ (ودین فلیاتنا رنجاری پک)

## اشعار و تواریخ انتقال مولانا مرحوم

ما لقلب اسیر من حیث یفرغ بالکیا  
یعنی مولینا الکریم الفاضل المتورع  
مات فی الطاعون قلعا صابرا فی داره  
خامن تقدیری هاتما ویناح براس الاجل  
کیف اسلوه بمیدرجاء نعی الاکل  
اسمه شمس ونور رسمه فی الامثل  
کان بشا شامبقیا اللہ کاملتو عل  
سراح شمس الحق حقاً فی الربیع الاول  
۲۹ھ ۱۳

## دیگر عربی

غاب عن عیننا شمس فی السحاب قد احنی  
خفت فی تاریخہ ای الداعا ع مبارک  
اظلم الدنیا لعقدا کان من اهل الثری  
لنو اللہ بنود تا مرقدہ - اقی  
۲۹ ۱۳

## دیگر فارسی

آدہ فصل خزان در گلستان باغ علم  
رنگ دیگر گل گرفتہ از خزان آخر کجا  
خون دل من گشت از پیکان اندوہ فراق  
حیف در دست غم سپرد و از عالم برنت  
رحلت اوداغ اندوہ و ملال و غم نہاد  
نوبار گلستان خلق و فضل و کرم وجود  
سینہائے دوستان علم چوں صدر برگ شد  
آتش در و وفات آں امیر المومنین  
از چمن بستند محمل بلبلان باغ علم  
آن بہار لالہ زار بے خزان باغ علم  
خون چکد از ہر دو چشم دوستان باغ علم  
فاضل علامہ شمس الحق جوان باغ علم  
ہر دل رنج آشنائے مردمان باغ علم  
حیف رخصت شد ز بزم عالمان باغ علم  
چاک چاک از رحلت این باغبان باغ علم  
سوختہ رخت قرار ساکنان باغ علم

خاتمہ العلماء از حق - فاضل جنتی پیچ

گفتہ شد در گوش من اسے دوستان باغ علم  
۲۹ھ ۱۳

## دیگر اردو

ہر طرف چھا گئی نکبت کی سیاہی کیسی  
گر پڑا کوہ الم ہائے یہ کیسے یکدم

روتے روتے ہوئیں بے نور ہمارے نکھیں  
علم دنیا سے اوشا ڈوب گیا سوچ حق  
صدر سے پور ہے ہر شخص کوئی زیادہ کوئی کم  
کیوں نہ کہرام مجھے - کیوں نہ گھر گھر ماتم  
امی شارج اباداؤد مفتی عالم  
۲۹ ۱۳

## ایضاً - اردو

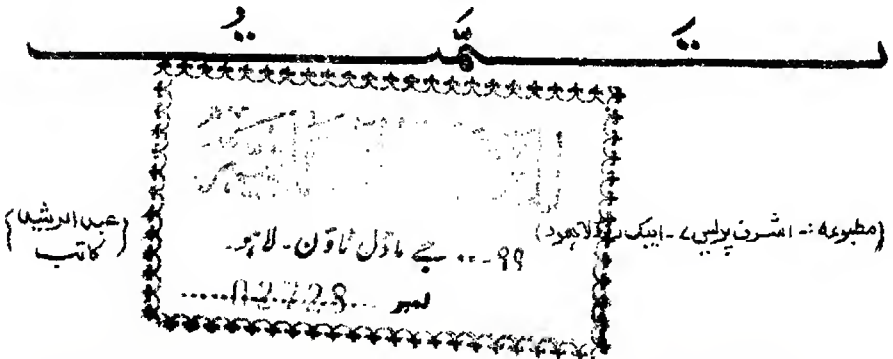
کیا تم سے کہوں کہ غم ہی کیا کیا  
ہوں ایک دو تو بھلا کہوں بھی  
چکر میں ہے داغ ہے ہے ہے  
دیراں ہوا سارا بارغ ہے ہے  
لالمہ سا ہوا یہ مراغ ہے ہے  
کیسے مٹے گا یہ داغ ہے ہے  
اب ہر طرف بوم وزاغ ہے ہے  
کچھ بھی نہ ملا سراغ ہے ہے  
گل ہو گیا اب چراغ ہے ہے  
دور و دسمن کی امید ہو کر  
بہل بھی اڑی یہ زور ہو کر  
ہر شاخ چمن پر تھا بسیرا  
وہاغبان لا پتہ ہے جب سے  
مرت پوچھو بہت ہی سمجھ لو

## مختلف مادہ تاریخ

دھوخیو کہ من ینفخ الناس - غاب بالانوار اللہ - اح شمس الحق کان تقیا  
۲۹ ۱۳ ۲۹ ۱۲

الحنف شمس الحق - نہاں وہ ہوا ہائے نور شیدہیں - اہل جنت خرم - فخر دولت بہا  
۲۹ ۱۳ ۲۹ ۱۳ ۲۹ ۱۳

المخفور - ۲  
محمد ابوالقاسم سیف بنار سے  
۱۳۲۹







## مطبوعات اہلحدیث اکادمی لاہور

- مفردات القرآن (عربی اردو) تصنیف امام راغب اصفحانی ترجمہ مولانا محمد عبده . . . -/۴۲ روپے
- سنن ابن ماجہ شریف مترجم عربی اردو - ترجمہ علامہ وحید الزمان ہرسہ جلد مکمل (مجلد) -/۴۸ روپے
- فتاویٰ نذیریہ از میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ہرسہ جلد مکمل (مجلد) . -/۴۵ روپے
- سیرت البخاری - تصنیف حضرت علامہ محمد عبدالسلام صاحب مبارکپوری . . . -/۶ روپے
- الارشاد الی سبیل الرشاد - مؤلفہ مولانا محمد شاہجہانپوری تلعیز رشید مولانا
- میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی . . . . . -/۵۰ روپے
- اجتہاد و تقلید - تالیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری . . . -/۱۱۲ روپے
- تقویۃ الایمان - تصنیف مولانا اسمعیل شہید رح - طباعت عکسی . . . -/۱۵۰ روپے
- اہل حدیث کا مذہب - تصنیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری . . . -/۱۲۵ روپے
- حیات شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ - تالیف شیخ ابو زہرہ ترجمہ رئیس احمد جعفری
- تنقیح و تحقیق مولانا محمد عطاء اللہ حنیف . . . . . -/۳۰ روپے
- القول السدید فیما تتعلق بتکبیرات العید - تالیف مولانا عبدالرحمن مبارکپوری . . . -/۹۴ روپے
- قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ - تالیف پروفیسر الیاس برنی مجلد معہ گردپوش . . . -/۱۵ روپے
- مقدمہ قادیانی مذہب - تصنیف پروفیسر الیاس برنی - قادیانیت کا تار و پود کھول دیا ہے -/۲ روپے
- سرمایہ زندگی - تصنیف مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی - اسلامی زندگی کیا ہے -/۳ روپے
- تہذیب اسلامی - تصنیف محمد مارمیڈیوک پکھتال (اردو ترجمہ) اسلامی اخلاق
- و معاشرت کا بیان . . . . . -/۴ روپے
- تفہیم الاسلام بجواب دو اسلام - تصنیف مولانا مسعود احمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ -/۱۵ روپے
- حسن البیان فی ما فی سیرت النعمان - تالیف مولانا محمد عبدالعزیز محمدی رحیم آبادی
- مقدمہ حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ . . . . . -/۵۰ روپے
- سلسلہ اسلام - بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ابتدائی کتابوں کا بہترین سیٹ ہے -
- قیمت قاعدہ ۳۰ پیسے - حصہ اول ۴۲ پیسے - حصہ دوم ۷۵ پیسے - حصہ سوم
- ۱/۱۲ روپیہ - حصہ چہارم ۱/۵۰ روپیہ - حصہ پنجم ۲/۲۵ روپے
- شرک :- اس موضوع پر بہترین رسالہ ہے - قیمت صرف -/۳ روپے

ملنے کا پتہ :-

اہلحدیث اکادمی - کشمیری بازار - لاہور